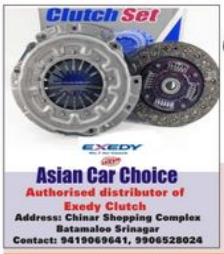


The daily
Surathal
Srinagar
e-paper: surathal.in
https://surathal.in

روزنامہ صورتحال سرینگر

صورت شمشیر ہے دستِ قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب



Address: Chinar Shopping Complex
Batamaloo Srinagar
Contact: 9906528024

Postal Registration No:JKNP-189/SKGPO- 2018-2020/RNI NoJKURD/2012/48314
Vol: 17 Issue No: 271 Thursday 12 November 2026 - 01 Jamad Ul Thani 1448 Pages: 08 Price Rs0.50/-

ویئر ہاؤس مارکیٹ میں آتشزدگی: لیفٹیننٹ گورنر کا ممکنہ کوتاہیوں کی تحقیقات کا حکم، ذمہ داری طے کرنے کیلئے کمیٹی کو 15 دن کی مہلت

جموں، لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے 8 نومبر کو جموں کے ویئر ہاؤس، نہرو مارکیٹ میں پیش آنے والے ہولناک آتشزدگی کے واقعے کی تحقیقات کے لیے ایک اعلیٰ سطحی انکوائری کمیٹی تشکیل دی ہے۔ کمیٹی کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ ممکنہ کوتاہیوں یا لاپرواہی کا جائزہ لے اور 15 دن کے اندر ذمہ داری کا تعین کرے۔ لیفٹیننٹ گورنر کے دفتر کی جانب سے جاری کردہ ایک بیان کے مطابق، کمیٹی میں انسپکٹر جنرل آف پولیس جموں تیجندر سنگھ اور ڈویژنل کمشنر جموں وکاس کنڈل شامل ہیں۔ کمیٹی کو یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ وہ آگ لگنے کی وجوہات اور حالات کا پتہ لگائے، واقعے سے متعلق کسی بھی قسم کی کوتاہی یا لاپرواہی کی تحقیقات کرے اور اگر کوئی ذمہ دار پایا جاتا ہے تو اس کی نشاندہی کرے۔ کمیٹی کو اپنی تحقیقاتی رپورٹ 15 دن کے اندر پیش کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ یہ تحقیقات ویئر ہاؤس، نہرو مارکیٹ کے تجارتی علاقے میں پیش آنے والے بڑے آتشزدگی کے واقعے کے بعد شروع کی گئی ہیں، جس کے نتیجے میں تاجروں کو بھاری مالی نقصان اٹھانا پڑا اور ہنگامی امدادی کارروائیوں اور آگ بجھانے کے انتظامات پر بھی کئی سوالات اٹھے۔ توقع ہے کہ انکوائری کے دوران واقعے سے جڑے تمام حالات کا جائزہ لیا جائے گا اور یہ معلوم کیا جائے گا کہ آیا کسی قسم کی لاپرواہی یا انتظامی کوتاہی نے نقصان کی شدت میں اضافہ کیا۔



کشمیر کے بالائی علاقوں میں تازہ برفباری، گلمرگ، گریز اور زوجیلا سفید چادر میں ڈھک گئے، مغل روڈ بند

سرینگر، جموں و کشمیر کے کئی بالائی علاقوں میں منگل اور بدھ کی درمیانی رات تازہ برفباری کے نتیجے میں سردیوں نے دستک دے دی، جس کے بعد گلمرگ، کونگڈوری، گریز، سونہ مرگ، زوجیلا پاس، منی مرگ اور پیر کی گلی سمیت مشہور سیاحتی مقامات اور پہاڑی درے برف کی سفید چادر میں ڈھک گئے، جبکہ میدانی علاقوں بشمول گرمائی دارالحکومت سرینگر میں ہلکی بارش ریکارڈ کی گئی۔ تازہ برفباری سے جہاں پہاڑی علاقوں کے قدرتی مناظر نے دلکش رُخ اختیار کرلیا ہے، وہیں میدانی علاقوں میں ہلکی بارش کے باعث موسم میں سردی کی شدت محسوس کی جانے لگی ہے۔ یہ صورتحال 12 سے 14 نومبر کے دوران جموں و کشمیر میں متوقع ایک اہم موسمی نظام سے قبل سامنے آئی ہے۔

باندی پورہ میں FAA امتحان پر اورینٹیشن پروگرام کا انعقاد

اے ڈی سی نے منصفانہ اور شفاف انعقاد پر زور دیا

انفو

ضلع انتظامیہ باندی پورہ نے آج کانفرنس ہال، منی سکریٹریٹ باندی پورہ میں فنانس اکاؤنٹس اسسٹنٹ (FAA) کی اسامی کے لیے آنے والے OMR پر مبنی امتحان کے انعقاد کے لیے تعینات کیے گئے افسران اور اہلکاروں کے لیے ایک اورینٹیشن پروگرام کا انعقاد کیا۔ پروگرام کی صدارت ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (اے ڈی سی) باندی پورہ، ظفر حسون شال نے کی۔ اس پروگرام کا مقصد جاموو کشمیر سروسز سلیکشن بورڈ (JKSSB) کی طرف سے 15 نومبر 2026 کو منعقد ہونے والے امتحان سے قبل سینٹر سپرنٹنڈنٹس، انویجیلیٹرز، مجسٹریٹس اور دیگر متعلقہ اہلکاروں کو ان کے فرائض، ذمہ داریوں اور امتحان سے متعلق پروٹوکول سے آگاہ کرنا تھا۔ جے کے ایس ایس بی (JKSSB) کے کوآرڈینیٹرز نے شرکاء کو مقررہ امتحانی طریقہ کار، رہنما خطوط، پروٹوکولز اور متعلقہ حکام کی ذمہ داریوں کے بارے میں تفصیل سے بریفنگ دی۔ اورینٹیشن کے دوران امتحان کے نظم و نسق، متعلقہ شعبوں کے درمیان باہمی تعاون اور امتحان کے پرامن، منصفانہ اور شفاف انعقاد کے لیے ضروری انتظامات پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔



غیر قانونی کان کنی کے خلاف کارروائی

اننت ناگ، اونتی پورہ اور بارہمولہ میں پولیس کی جانب سے 7 گاڑیاں ضبط

ویب ڈیسک

10 نومبر: غیر قانونی کان کنی کی روک تھام اور قدرتی وسائل کے تحفظ کے لیے اپنی مسلسل کوششوں کے سلسلے میں، پولیس نے اننت ناگ، اونتی پورہ اور بارہمولہ میں غیر قانونی کان کنی میں ملوث سات گاڑیاں ضبط کرلی ہیں۔ اونتی پورہ میں، اس مہم کے دوران، ایس ایچ او (SHO) پولیس اسٹیشن کھریو کی قیادت میں پولیس کی ایک ٹیم نے غیر قانونی کان کنی میں ملوث 2 ایل اینڈ ٹی (L&T) مشینیں اور 1 ڈمپر ضبط کیا۔ اس سلسلے میں، پولیس اسٹیشن کھریو میں قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت ایف آئی آر (FIR) نمبر 89/2026 درج کرلی گئی ہے۔ اننت ناگ میں، پولیس نے تھانہ ڈورو کی حدود میں غیر قانونی کان کنی کی سرگرمیوں میں ملوث تین ٹریکٹر ضبط کیے۔ اس حوالے سے تھانہ ڈورو میں قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمات درج کر لیے گئے ہیں اور مزید تفتیش شروع کردی گئی ہے۔ بارہمولہ میں، پولیس نے چیکلورا ناکے پر ایک ڈمپر (رجسٹریشن نمبر JK05-5530) کو اس وقت ضبط کرلیا جب اس میں بغیر کسی جائز قانونی دستاویزات کے کان کنی کا مواد لے جایا جا رہا تھا۔

ڈپٹی کمشنر شوپیاں کی زیرِ صدارت ڈسٹرکٹ لیول ٹیلی کام کمیٹی کا اجلاس

مضبوط کنیکٹیویٹی اور بہتر ٹیلی کام خدمات کی فراہمی پر زور دیا

انفو

ڈپٹی کمشنر (ڈی سی) شوپیاں چرن دیپ سنگھ نے آج ڈسٹرکٹ لیول ٹیلی کام کمیٹی (DLTC) کے ایک اجلاس کی صدارت کنفرنس ہال، منی سکریٹریٹ شوپیاں میں کی۔ اس اجلاس کا مقصد ضلع بھر میں ٹیلی کام انفراسٹرکچر، نیٹ ورک کنیکٹیویٹی اور بلاتعطل ٹیلی مواصلاتی خدمات کی فراہمی سے متعلق امور کا جائزہ لینا تھا۔ اجلاس کے دوران ضلع میں ٹیلی کام انفراسٹرکچر کی توسیع و استحکام، نیٹ ورک کنیکٹیویٹی میں بہتری اور ٹیلی کام سروس پرووائیڈرز کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے جیسے مختلف اہم امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر نے تمام متعلقہ محکمہ جات اور ٹیلی کام سروس پرووائیڈرز کے درمیان باہمی تعاون و ہم آہنگی کی ضرورت پر زور دیا تاکہ بالخصوص ضلع کے دور دراز اور پسماندہ علاقوں میں بغیر کسی رکاوٹ کے بہتر ٹیلی کام خدمات کو یقینی بنایا جا سکے۔



بارہمولہ میں آتشزدگی کے واقعہ پر فوری کارروائی؛ جلشری میں رہائشی مکان کو مزید نقصان سے بچایا

انفو

10 نومبر: بارہمولہ پولیس نے عوامی تحفظ کے تئیں اپنی مستعدی، لگن اور عزم کا مظاہرہ کرتے ہوئے، جلشری کے نور محلہ کے رہائشی بشیر احمد ڈار ولد مرحوم جمعہ ڈار کے گھر میں پیش آنے والے آتشزدگی کے واقعہ پر فوری ردعمل ظاہر کیا۔ اطلاع ملتے ہی پولیس کی ٹیم جائے وقوعہ پر پہنچی اور مقامی باشندوں نیز فائر اینڈ ایمرجنسی سروسز ڈیپارٹمنٹ کے فعال تعاون سے، آگ پر قابو پانے اور اسے بجھانے کے لیے مشترکہ کوششیں شروع کیں۔ بروقت اور مربوط کارروائی کے نتیجے میں آگ پر کامیابی سے قابو پا لیا گیا اور اسے مزید پھیلنے سے روک دیا گیا۔ تاہم، اس واقعے میں رہائشی مکان کو جزوی نقصان پہنچا۔ جموں و کشمیر پولیس کی جانب سے کی گئی فوری کارروائی اور مشترکہ کوششیں، جن میں مقامی باشندوں اور فائر اینڈ ایمرجنسی سروسز کا تعاون بھی شامل تھا، انسانی جانوں اور املاک کے تحفظ کے لیے ان کے غیر متزلزل عزم اور مشکل وقت میں عوام کو فوری مدد فراہم کرنے کے جذبے کی عکاسی کرتی ہیں۔

ضلع انتظامیہ باندی پورہ نے موسم کی صورتحال کے پیشِ نظر ایڈوائزری جاری کی

ایم این این

موجودہ موسمی صورتحال اور باندی پورہ و گریز کے دور دراز علاقوں میں برف باری اور سڑک رابطہ متاثر ہونے کے امکانات کے پیشِ نظر، ضلع انتظامیہ باندی پورہ نے سیاحوں، مسافروں، آنے والے فنانس اکاؤنٹس اسسٹنٹ (FAA) کے امتحان میں بیٹھنے والے امیدواروں اور عام لوگوں کے لیے ایک موسمی ایڈوائزری جاری کی ہے۔ ضلع انتظامیہ باندی پورہ کی جانب سے جاری کردہ ایڈوائزری کے مطابق، ان علاقوں کے ایسے تمام امیدوار جن کا 15 نومبر 2026 کو محکمہ مالیات میں اکاؤنٹس اسسٹنٹ کی اسامی کے لیے OMR پر مبنی تحریری امتحان مقرر ہے، انہیں سڑکوں کی بندش اور موسم کی خرابی کے پیشِ نظر اپنے سفر کی پہلے سے منصوبہ بندی کرنے اور امتحان کی تاریخ سے کافی پہلے قریبی مقامات یا اسٹیشنوں پر پہنچنے کا مشورہ دیا گیا

ڈی سی گاندربل نے ریجنل ٹرانسفارمر ریپیئر ورکشاپ کا معائنہ کیا

انفو

ڈپٹی کمشنر (ڈی سی) گاندربل شریا سنگھل نے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر گاندربل ڈاکٹر سید فہیم اے بیہقی کے ہمراہ آج اولڈ پاور ہاؤس کی عمارت میں واقع ریجنل ٹرانسفارمر ریپیئر ورکشاپ کا دورہ کیا تاکہ اس کے کام کاج کا جائزہ لیا جاسکے۔ دورے کے دوران، ڈی سی نے ورکشاپ کے مختلف اہم شعبوں بشمول اسمبلی یونٹ اور وائنڈنگ وری وائنڈنگ (Winding and Rewinding) سیکشنوں کا معائنہ کیا۔ انہوں نے خرابی کا شکار ٹرانسفارمرز کی روزانہ کی مرمت کی صلاحیت، مشینری کی کارکردگی اور تکنیکی عملے کی تعیناتی کا تفصیلی جائزہ لیا۔ ایگزیکٹیو انجینئر، کے پی ڈی سی ایل (KPDCL) ڈویژن گاندربل نے آنے والے افسران کو ورکشاپ کی عملی صلاحیت، دستیاب افرادی قوت اور مشینری کے ڈھانچے کے بارے میں بریفنگ دی۔ ڈی سی نے ورکشاپ کی مرمت کی صلاحیت کو مزید بڑھانے کے لیے ضروری ہدایات دیں۔ تکنیکی عملے سے خطاب کرتے ہوئے، ڈی سی نے مشینری کی کارکردگی کو بہتر بنا کر اور افرادی قوت کا درست استعمال کر کے ورکشاپ کی روزانہ مرمت کی صلاحیت کو منظم انداز میں بڑھانے کی واضح ہدایات جاری کیں۔



پولیس نے کولگام اور اننت ناگ میں 3 منشیات فروشوں کو گرفتار کرلیا

پی ایم سی

10 نومبر: معاشرے سے منشیات کی لعنت کو ختم کرنے کی اپنی کوششوں کو جاری رکھتے ہوئے، پولیس نے کولگام اور اننت ناگ میں مختلف کارروائیوں کے دوران تین منشیات فروشوں کو گرفتار کیا ہے اور ان کے قبضے سے ممنوعہ نشہ آور اشیاء برآمد کی ہیں۔ کولگام میں، پولیس نے ایس کے یو اے ایس ٹی (SKUAST) کے قریب، کھڈوانی بائی پاس پر ناکہ چیکنگ کے دوران دو منشیات فروشوں کو پکڑا اور ان کے قبضے سے 747 گرام بھنگ (cannabis) نما مواد برآمد کیا، جس میں پودے کے پھول دار حصے بھی شامل ہیں۔ ان کی شناخت مرتضیٰ اشرف (رہائشی چنسار، کولگام) اور محمد عامر کٹے (رہائشی بڑی جالن، ڈی ایچ پورہ، کولگام) کے طور پر ہوئی ہے۔ اننت ناگ میں، سیمتھن کے مقام پر ناکہ چیکنگ کے دوران پولیس پارٹی نے ایک شخص کو گرفتار کیا جس کی شناخت مشتاق احمد راتھر ولد محمد یوسف راتھر (رہائشی سیمتھن) کے طور پر ہوئی ہے۔ تلاشی لینے پر اس کے قبضے سے 15 گرام چرس برآمد ہوئی۔ اس سلسلے میں، متعلقہ پولیس اسٹیشنوں میں این ڈی پی ایس (NDPS) ایکٹ کی دفعات کے تحت مقدمات درج کر لیے گئے ہیں، اور برآمد شدہ منشیات کے ذرائع اور اس کے دیگر روابط کا پتہ لگانے کے لیے مزید تفتیش شروع کردی گئی ہے۔ پولیس نے منشیات کی لعنت کو جڑ سے ختم کرنے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا ہے اور عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ منشیات کی اسمگلنگ کے خلاف جنگ میں پولیس کے ساتھ تعاون کریں۔

کرناہ انتظامیہ نے جن جاتیہ گورو دیوس پروگرام کا انعقاد کیا

ویب ڈیسک

ضلع انتظامیہ کپواڑہ کی ہدایات پر کرناہ انتظامیہ نے بلاک تنگڈار کے گاؤں بچھاں میں جن جاتیہ گورو دیوس کی مناسبت سے ایک پروگرام کا انعقاد کیا۔ پروگرام کی صدارت نائب تحصیلدار نے کی، جس کا مقصد قبائلی حقوق، عوامی شمولیت اور فارسٹ رائٹس ایکٹ (FRA) کی موثر عمل آوری کے بارے میں بیداری پیدا کرنا تھا۔ اس موقع پر محکمہ مال نے، نائب تحصیلدار کی نگرانی میں، حاضرین کو آمدنی کے سرٹیفکیٹس (Income Certificates)، ڈومیسائل سرٹیفکیٹ اور دیگر ضروری دستاویزات سمیت مختلف ریونیو سرٹیفکیٹس فراہم کیے، تاکہ لوگوں کو عوامی خدمات تک آسانی سے رسائی حاصل ہو سکے۔ دریں اثناء مختلف متعلقہ سرکاری محکموں نے اپنے اپنے اسٹالز قائم کیے تاکہ اپنی سرکاری اسکیموں، فلاحی اقدامات اور شعبہ جاتی خدمات کے بارے میں معلومات عام کی جا سکیں۔ ان اسٹالز نے عام لوگوں کو مختلف سرکاری پروگراموں کے فائدے کے بارے میں آگاہ کرنے اور اہل مستحقین کو ان خدمات سے استفادہ کرنے میں مدد فراہم کرنے کا پلیٹ فارم بھی مہیا کیا۔

ڈی سی شوپیاں نے اکاؤنٹ اسسٹنٹ کے امتحان کے انتظامات کا جائزہ لیا

امتحان کو باضابطہ شفاف اور پرامن طریقے سے منعقد کرنے کے لیے افسران کو ضروری ہدایات جاری کریں

انفو

ڈپٹی کمشنر (ڈی سی) شوپیاں چرن دیپ سنگھ نے آج ایک اہم جائزہ اجلاس کی صدارت کی جس میں محکمہ مالیات میں اکاؤنٹ اسسٹنٹ کی اسامی کے لیے 15 نومبر 2026 کو منعقد ہونے والے OMR پر مبنی تحریری امتحان کے انتظامات اور تیاریوں کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس کے دوران بتایا گیا کہ اس امتحان کے لیے ضلع بھر میں 14 مخصوص امتحانی مراکز قائم کیے گئے ہیں۔ ڈی سی نے مختلف محکمہ جات کی جانب سے کیے جانے والے انتظامات کا جائزہ لیا اور متعلقہ افسران کو ہدایت کی کہ وہ امتحان کے پرامن، منصفانہ اور بغیر کسی رکاوٹ کے انعقاد کے لیے باہمی رابطہ اور تعاون کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے امتحانی مراکز میں بنیادی سہولیات کی دستیابی کا بھی جائزہ لیا، جن میں بیٹھنے کا مناسب انتظام، فرنیچر، پینے کا پانی، بجلی، ہیٹنگ کا نظام، صفائی ستھرائی، سیکیورٹی، ٹرانسپورٹ، ٹریفک کی نقل و حرکت اور طبی امداد شامل ہیں۔ ڈی سی نے محکمہ تعلیم کے حکام اور سینٹر سپرنٹنڈنٹس کو ہدایت کی کہ وہ تمام قائم کردہ امتحانی مراکز کا ذاتی طور پر معائنہ کریں اور یقینی بنائیں کہ تمام ضروری سہولیات وقت سے پہلے مکمل طور پر دستیاب ہوں۔



منزل بننے کی بے پناہ صلاحیت موجود ہے

جامع ماسٹر پلان کی تیاری اور وقف ڈیولپمنٹ اتھارٹی قائم کرنے کی اپیل

انفو

سیو نیل ناگ فرنٹ (Save Nilnag Front) نے آج اسپیکر جے کے ایل اے (JKLA) عبدالرحیم راتھر سے ملاقات کی اور حلقے میں سالہا سال سے کیے گئے ترقیاتی اقدامات، بالخصوص سڑکوں کی کنیکٹیویٹی، بنیادی ڈھانچے، تعلیمی و طبی سہولیات، برقی رو کی تقسیم اور دیگر ضروری عوامی سہولیات کی بہتری کو سراہا۔ اسپیکر کو پیش کردہ ایک یادداشت (Memorandum) میں فرنٹ نے عوامی خدشات کو دور کرنے اور علاقے کی سماجی و اقتصادی حالت میں بہتری لانے کی کوششوں کا اعتراف کیا۔ تاہم، انہوں نے پیر پنجال کے جنگلات میں واقع تاریخی اور ماحولیاتی اعتبار سے اہم نیل ناگ جھیل کے تحفظ، بحالی اور پائیدار ترقی کے لیے خصوصی اقدامات کی ضرورت کی طرف توجہ مبذول کروائی۔ نیل ناگ کی تاریخی اور سیاحتی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے فرنٹ نے کہا کہ اس خوبصورت جھیل کا ذکر تاریخی حوالوں بشمول راج ترنگنی میں ملتا ہے۔ اس کے علاوہ برطانوی مورخ سر والٹر لارنس نے بھی اپنی مشہور کتاب دی ویلی آف کشمیر میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ جھیل دہائیوں سے کئی نمایاں شخصیات کی توجہ کا مرکز رہی ہے، جو اس کی تاریخی، ثقافتی اور قدرتی اہمیت کا مظہر ہے۔ یادداشت میں اس بات پر زور دیا گیا کہ اگر نیل ناگ کے قدرتی و ماحول دوست کردار اور ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھتے ہوئے اس کی ترقی کا کام منصوبہ بند اور پائیدار طریقے سے کیا جائے تو اس میں ایک بہترین ایکو ٹورازم (Eco-tourism) منزل بننے کی بے پناہ صلاحیت موجود ہے۔



محکمہ صحت اور ICDS نے باندی پورہ میں بچوں کے لیے ہیلتھ اسکریننگ اور بیداری سرگرمیوں کا انعقاد کیا

جن جاتیہ گورو پکھواڑا 2026 کے تحت محکمہ صحت اور آئی سی ڈی ایس (ICDS) باندی پورہ نے ضلع بھر میں ہیلتھ اسکریننگ، بیداری اور کمیونٹی آؤٹ ریچ سرگرمیوں کا ایک سلسلہ منظم کیا، جس کا بنیادی مقصد بچوں اور قبائلی برادریوں کی صحت، غذائیت اور مجموعی فلاح و بہبود کو بہتر بنانا تھا۔ راشٹریہ بال سواستھیہ کاریہ کرم (RBSK) کے تحت موبائل ہیلتھ ٹیموں (MHTs) نے مڈل اسکول بخش بستی بنیاری، گورنمنٹ مڈل اسکول آرگام، بوائز مڈل اسکول تحصیل اور گریز کے سوتی کلشے اور تلیل علاقوں کے مختلف اسکولوں میں بچوں کی صحت کا معائنہ کیا۔ ٹیموں نے عام طبی معائنے کے علاوہ بچوں میں پیدائشی نقائص، غذائی کمزوریاں، بیماریاں اور نشوونما میں تاخیر یا معذوری (چار Ds) کی اسکریننگ کی۔ اس کے علاوہ آنیمیا مکت بھارت (Anemia Mukt Bharat)، قومی پیٹ کے کیڑوں کے خاتمے کا دن (National Deworming Day) اور بچوں کی صحت کے دیگر اقدامات کے بارے میں بیداری کے اجلاس بھی منعقد کیے گئے۔ مڈل اسکول بخش بستی بنیاری میں بچوں کو ان کی عمر کے مطابق پیٹ کے کیڑے مارنے کی ادویات اور آئرن فولک ایسڈ (IFA) کے سپلیمنٹس فراہم کیے گئے۔

قومی و بین الاقوامی خبریں

سابق وزیراعظم حسینہ کی متوقع واپسی پر کشیدگی

کے دوران بنگلہ دیش میں تشدد بھڑک اٹھا، ایک شخص ہلاک



ڈھاکہ: پولیس نے منگل کے روز بتایا کہ بنگلہ دیش میں گزشتہ رات پیش آنے والے مختلف واقعات میں ایک شخص ہلاک اور کم از کم آٹھ گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں۔ یہ واقعات ایسے وقت میں پیش آئے ہیں جب معزول وزیراعظم شیخ حسینہ کی اگلے مہینے متوقع واپسی کے حوالے سے کشیدگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

نامعلوم افراد نے کئی بسوں سمیت متعدد گاڑیوں کو آگ لگا دی اور ساتھ ہی مختلف مقامات پر دیسی ساخت بم دھماکے کیے۔ پولیس کے مطابق جنوب مغربی شہر فرید پور میں کھڑی ایک بس کو آگ لگائے جانے کے دوران، اس کے اندر سویا ہوا بس ڈرائیور دھوئیں کے باعث دم گھٹنے سے ہلاک ہو گیا۔

پولیس نے کئی واقعات کا ذمہ دار عوامی لیگ جس کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کر دی گئی ہے کے کارکنوں اور اس سے منسلک تنظیموں کو ٹھہرایا ہے۔ یہ واقعات اس وقت پیش آئے جب بنگلہ دیش کی حکومت نے کہا کہ وہ ان اطلاعات کا جائزہ لے رہی ہے جن کے مطابق حسینہ نے نئے پاسپورٹ اور قومی شناختی کارڈ کے لیے درخواست دی ہے۔

وزیر مملکت برائے امور خارجہ ہمایوں کبیر نے پیر کے روز انہیں پاسپورٹ جاری کرنے کے امکان کو مسترد کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ بنگلہ دیش دہشت گردوں کو پاسپورٹ فراہم نہیں کرتا، اور اس بات پر زور دیا کہ ڈھاکا چاہتا ہے کہ انہیں ایک حوالگی معاہدے کے تحت بھارت سے واپس لایا جائے۔

بنگلہ دیش پولیس نے منگل کے روز بتایا کہ عوامی لیگ اور اس سے منسلک تنظیموں کے سینکڑوں کارکنوں نے منگل کی صبح شریعت پور ضلع میں مدار پال کے جوڈیشل کمپلیکس پر حملہ کیا، جس کے بعد وہاں موجود ججوں اور عملے کے ارکان کو بحفاظت نکال لیا گیا۔ حکام کے مطابق حملہ آوروں نے عدالت کی عمارت کو آگ لگانے کی کوشش کی۔

ادھر، ڈھاکا کے ایک ہسپتال کے ترجمان نے بتایا کہ ہسپتال میں 22 سال کی عمر کے ایک طالب علم کا علاج جاری ہے، جو 5 اگست کو بنگلہ دیش میں ہونے والی بغاوت کے دوران پولیس کی فائرنگ سے زخمی ہوا تھا۔ ترجمان کے مطابق طالب علم کے جسم پر چلنے کے ظاہری نشانات تو نہیں ہیں، تاہم زہریلا دھواں سانس کے ذریعے اندر جانے کی وجہ سے ان کے پھیپھڑوں کو مختلف شدت کے کسی (سانس سے متعلق) نقصانات پہنچے ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ طالب علم کی حالت تشویشناک ہے اور ان کا طبی معائنہ کرنے کے لیے ایک میڈیکل بورڈ تشکیل دیا گیا ہے۔

بنگلہ دیش میں آتشزدگی کے دوران دھواں بھر جانے سے مدرسے کے 79 طلباء بیمار، 4 کی حالت تشویشناک



ڈھاکہ: منگل کے روز بنگلہ دیش کے ایک مدرسے میں آگ لگنے کے بعد دھواں سانس کے ذریعے اندر جانے سے کم از کم 79 طلباء بیمار ہو گئے، جن میں سے چار کی حالت تشویشناک ہے۔ نیوز پورٹل پی ڈی ٹی نیوز 24/7 نے فائر سروس ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے رپورٹ دی ہے کہ آگ دارالحکومت ڈھاکہ سے تقریباً 16 کلومیٹر دور نارائن گنج میں واقع جامعہ اشرفیہ مدرسہ میں لگی۔

ریزیڈنٹ فزیشن ڈاکٹر سلطان محمود شکدر نے بتایا کہ طلباء کو ڈھاکا میں نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف برن اینڈ پلاسٹک سرجری لے جایا گیا، جہاں 63 طلباء کو داخل کر لیا گیا جبکہ 16 طلباء کو ابتدائی طبی امداد ملنے کے بعد ڈسچارج کر دیا گیا۔

انہوں نے بتایا کہ 14 سے 22 سال کی عمر کے چار طلباء انتہائی نگہداشت کے یونٹ (آئی سی یو) میں زیر علاج ہیں، جن میں سے ایک کو مکینیکل وینٹی لیشن کے ذریعے لائف سپورٹ پر رکھا گیا ہے۔ ہسپتال کی جانب سے جاری کردہ ایک بیان میں شکیدر نے کہا کہ کسی بھی طالب علم کے جسم پر جلنے کے ظاہری نشانات تو نہیں ہیں، تاہم زہریلا دھواں سانس کے ذریعے اندر جانے کی وجہ سے ان سب کو مختلف شدت کے کسی (سانس سے متعلق) نقصانات پہنچے ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ طلباء کی حالت کا جائزہ لینے کے لیے ایک میڈیکل بورڈ تشکیل دیا گیا ہے، اور ڈاکٹروں کو تشویشناک حالت میں مبتلا ان طلباء کی جانچ کے لیے کم از کم 72 گھنٹے درکار ہوں گے۔ اخبار ڈھاکہ ٹریبیون نے فائر سروس کے ڈپٹی آفیسر شاہجہاں کے حوالے سے رپورٹ دی ہے کہ آگ پانچ منزلہ مدرسے کی عمارت کی دوسری منزل پر بجلی کے شارٹ سرکٹ کے باعث لگی۔

عمارت میں دھواں تیزی سے پھیل گیا، جس سے وہاں موجود طلباء میں افراتفری مچ گئی۔ حکام کے مطابق، جب طلباء باہر نکلنے کے لیے تیزی سے بھاگے تو دھوئیں کے باعث کئی طلباء کو سانس کی نالیوں میں تکلیف یا چوٹیں آئیں۔ آگ پر قابو پا لیا گیا ہے۔ علاج کے لیے ہسپتال پہنچنے والے طلباء موجودہ لائبریری مکمل طور پر جل گئی ہے۔

انڈیگو نے سعودی عرب کے 4 شہروں کے لیے پروازوں کی معطلی میں توسیع کر دی

نئی دہلی: ہوا بازی حفاظتی اور سکیورٹی جاری وجوہات کا حوالہ دیتے ہوئے بجٹ ایئر لائن انڈیگو نے سعودی عرب کے چار اہم شہروں کے لیے اپنی کمرشل پروازوں کی معطلی میں مزید توسیع کر دی ہے، جس کے تحت جدہ اور مدینہ منورہ کے لیے پروازیں 21 نومبر تک، جبکہ ریاض اور دمام کے لیے 30 نومبر تک معطل رہیں گی۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر سفری ہدایت نامہ جاری کرتے ہوئے ایئر لائن نے بتایا کہ مسافروں اور عملے کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے سکیورٹی ماحول کے تفصیلی جائزے کے بعد یہ آپریشنل تبدیلیاں کی گئی ہیں۔

ایئر لائن نے اپنی ایڈوائزری میں اعلان کیا کہ حفاظتی اور سکیورٹی امور کے محتاط جائزے کے بعد انڈیگو نے جدہ اور مدینہ کے لیے 21 نومبر 2026 (بشمول اس تاریخ کے) اور ریاض و دمام کے لیے 30 نومبر 2026 تک اپنی پروازوں کی معطلی میں توسیع کر دی ہے۔ بجٹ ایئر لائن نے واضح کیا کہ متاثرہ مسافروں کو ٹکٹوں کی متبادل بکنگ، ریفنڈ یا متبادل انتظامات کی سہولت فراہم کرنے کے لیے ہیلپ ڈیسک پر مکمل تعاون کیا جا رہا ہے۔

کمپنی کا کہنا تھا کہ بکنگ کے وقت فراہم کردہ رابطہ تفصیلات کے ذریعے متاثرہ مسافروں کو بروقت مطلع کیا جا رہا ہے۔ ہم اپنے سارے فین کو بابر رکھنے اور اس دوران ضروری مدد فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہیں۔ آپریشنل ضوابط کا اعادہ کرتے ہوئے ایئر لائن نے مزید کہا کہ ہمارے مسافروں اور عملے کا تحفظ ہماری اولین ترجیح ہے۔ ہم صورتحال پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہیں اور ضرورت پڑنے پر مزید تفصیلات شیئر کریں گے۔ یہ فیصلہ سعودی عرب اور حوثی باغیوں کے درمیان 2022 کے جنگ بندی معاہدے کے خاتمے کے بعد دوبارہ شروع ہونے والی جھڑپوں کے دوران سامنے آیا ہے، جس نے یمن کی طویل خانہ جنگی کو روک رکھا تھا۔ اس کے بعد سے دونوں

آسام میں کولکتہ-سائرنگ ایکسپریس کی 5 بوگیاں پٹری سے اتر گئیں؛ تمام مسافر محفوظ



گوہاٹی: بدھ کی علی الصبح گوہاٹی کے مضافات میں دگارو ریلوے اسٹیشن کے قریب کولکتہ-سائرنگ ایکسپریس کی کم از کم پانچ بوگیاں پٹری سے اتر گئیں۔ ریلوے حکام کے مطابق یہ واقعہ صبح تقریباً 6 بج کر 54 منٹ پر پیش آیا جب میزورم کے علاقے سائرنگ سے کولکتہ جانے والی یہ ٹرین اپنے انجن سمیت پٹری سے اتر گئی۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی ہنگامی ایسے فزیشن ریلوے کے سینئر افسران جائے وقوعہ پر پہنچ گئے اور امدادی و بحالی کے کارروائیاں شروع کر دی گئیں۔

ریلوے کے ایک ترجمان نے اپنے بیان میں بتایا کہ لوکو پائلٹ رفتار پر قابو نہ رکھ سکا، جس کے باعث یہ حادثہ پیش آیا۔ ترجمان کے مطابق 11 نومبر 2026 کو صبح تقریباً 06:54 بجے، جب ٹرین نمبر 13125 کولکتہ-سائرنگ ایکسپریس کو ایک دوسری ٹرین کو راستہ دینے کی خاطر آسام کے دگارو ریلوے اسٹیشن پر لایا جا رہا تھا تو لوکو پائلٹ رفتار کو قابو میں نہ رکھ سکا، جس کے نتیجے میں ٹرین کا انجن اور 5 بوگیاں پٹری سے اتر گئیں۔

بیان میں مزید کہا گیا کہ تمام مسافر مکمل طور پر محفوظ ہیں اور کوئی شخص زخمی نہیں ہوا۔ مسافروں کو ایک متبادل ٹرین کے ذریعے ان کی منزلوں کی طرف روانہ کیا جا رہا ہے۔

امدادی اور بحالی کا کام فوری طور پر شروع کر دیا گیا ہے، جبکہ جنرل منیجر دیگر اعلیٰ حکام کے ہمراہ جائے حادثہ کے لیے روانہ ہو چکے ہیں۔ تاہم ایسٹ فرنٹیئر ریلوے کے چیف پبلک ریلیشنز آفیسر کیپٹن کشور شرما نے بھی تصدیق کی کہ اب تک کسی جانی نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ہے، اگرچہ ان کا کہنا تھا کہ چھ بوگیاں پٹری سے اتری ہیں۔

امریکہ: برطانوی فضائی اڈے سمیت دہشت گردانہ حملوں کی سازش پر 3 افراد پر فردِ جرم عائد

نیویارک: امریکی حکام نے منگل کے روز تین افراد پر یورپ اور امریکا میں یہودی برادریوں اور برطانوی رائل ایئر فورس (آر اے ایف) کے فوجی اڈے فیئر فورڈ کو نشانہ بنانے کے لیے تقریباً 20 حملوں پر مشتمل دہشت گردی کی سازش کے الزامات عائد کیے ہیں۔



مین ہٹن کی وفاقی عدالت میں کھولی گئی ایک کمپلی فرد جرم میں ایرانی و عراقی دوہری شہریت کے حامل محمد باقر سعدہ داؤد الساعدی، ایرانی شہری حسن مہاجری اور عراقی شہری محمد امین الکسنی کو نامزد کیا گیا ہے۔

نیویارک میں امریکی اٹارنی جنرل میتھیو ولڈ نے ایک پریس ریلیز میں بتایا کہ الساعدی، جنہیں روواں سال موسم بہار میں حراست میں لیا گیا تھا، تہران میں برطانیہ میں واقع آرمے

جے کے بینک بھرتی تنازع: عمر کی بالائی حد 30 سال کرنے اور ریزرویشن کے نفاذ کی شدید مخالفت



جموں: (عامر ناتقترے) جموں و کشمیر بینک کی جانب سے ایک بڑی بھرتی میں بالائی عمر کی حد 30 سال مقرر کرنے کے فیصلے پر اپوزیشن سیاسی جماعتوں اور بے اینڈ کے اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی طرف سے شدید ردعمل سامنے آیا ہے۔ اس اقدام سے یہ خدشات پیدا ہو گئے ہیں کہ یہ فیصلہ 30 سال سے زیادہ عمر والے امیدواروں کو موقع سے محروم کر دے گا جو برسوں سے سرکاری ملازمتیں حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

بے اینڈ کے بینک نے پروبیشنری آفیسرز (پی او) اور بینکنگ ایسوسی ایٹس کی تقریباً 1400 اسامیوں کو پُر کرنے کے لیے درخواستیں طلب کی ہیں۔ ان میں جموں و کشمیر میں 323 پروبیشنری آفیسرز اور 1033 بینکنگ ایسوسی ایٹس کی آسامیاں، جب کہ لداخ میں بالترتیب 20 اور 21 آسامیاں شامل ہیں۔

سال 2020 میں 1800 سے زائد اسامیوں کے اشتہار کے بعد، یہ بینک کی طرف سے اس بڑے پیمانے پر کی جانے والی پہلی بھرتی ہے۔ تاہم، ہزاروں بے روزگار ملازمت کے خواہشمندوں کے لیے یہ اعلان مایوسی کا باعث بن گیا ہے۔

بھرتی میں بالائی عمر کی حد 30 سال مقرر کرنے پر بہت سے لوگوں نے شدید ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے احتجاج درج کرایا ہے۔

پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) کے رہنما اور پولامہ کے قانون ساز وحید پرہ نے اس اقدام کو ان ہزاروں امیدواروں کے ساتھ سراسر ناانصافی قرار دیا ہے جو برسوں سے صبر کے ساتھ اسامیوں کا انتظار کر رہے تھے۔

سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں، وحید پرہ نے کہا کہ جے کے بینک کی طرف سے پی او اور بینکنگ ایسوسی ایٹ کی آسامیوں کا حالیہ نوٹیفکیشن دیکھنا انتہائی تشویشناک ہے۔

انہوں نے لکھا کہ عمر کی حد 20 سے 30 سال رکھنا ان ہزاروں (30 سال سے) زیادہ عمر والے امیدواروں کے ساتھ سراسر ناانصافی ہے جو برسوں سے صبر کے ساتھ انتظار کر رہے ہیں۔ جب سے ایس ایس بی 40 سال تک کی عمر کی اجازت دیتا ہے، تو جے کے بینک کے امیدواروں کو کیوں سزا دی جا رہی ہے؟

پرہ نے مزید کہا کہ اس کے علاوہ، جے کے بینک جیسے تجارتی ادارے میں ریزرویشن پالیسیوں کا نفاذ ہمارے مقامی نوجوانوں کی میرٹ کی بنیاد پر ترقی کو نقصان پہنچاتا ہے۔ مطالبات سادہ ہیں: بالائی عمر کی حد بڑھا کر 40 سال کی جائے، اس بھرتی میں ریزرویشن کو منسوخ کیا جائے، اور ہمارے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو ایک منصفانہ اور برابر کا موقع دیا جائے۔

ضلعی پولیس رام بن نے سری نگر میں لاپتہ 14 سالہ بچے کو ڈھونڈ نکالا



رام بن: (نوازرونیال): جموں وکشمیر کے ضلع رامبن میں ضلعی پولیس رام بن نے 4 نومبر 2026 کو ضلع کے ایک چائلڈ کیئر ادارے سے لاپتہ ہونے والے 14 سالہ بچے کو سری نگر سے تلاش کر کے بہ حفاظت بازیاب کرنے کا دعوہ کیا ہے۔ ضلع پولیس رامبن کی جانب سے منگل کے روز یہ جانکاری دی گئی۔

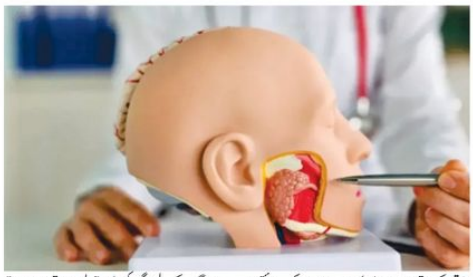
بازیاب کیے گئے بچے کی شناخت رفاقت ولد محمد اسحاق، ساکن کالاکوٹ، ضلع راجوری کے طور پر ہوئی ہے جو پالاش چائلڈ کیئر انسٹی ٹیوٹ، گنگا رامبن سے لاپتہ ہو گیا تھا۔ اس سلسلے میں پولیس اسٹیشن دھرماکنڈ میں ایف آئی آر نمبر 24/2026، بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعہ 137(2) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔

مقدمہ درج ہونے کے بعد پھانہ دھر محلہ کی پولیس ٹیموں نے لاپتہ بچے کی تلاش کے لیے وسیع پیمانے پر کارروائی شروع کی اور ضلع راجوری و سرینگر کے مختلف علاقوں میں مسلسل تلاش کی کوششیں کیں۔ مسلسل پیروی اور مربوط کوششوں کے نتیجے میں پی ایس آئی تنویر احمد کی سربراہی میں پولیس ٹیم نے سرینگر کے خانیار علاقے کے گولی پورہ سے بچے کو کامیابی کے ساتھ تلاش کر کے بازیاب کر لیا گیا۔ تمام ضروری قانونی کارروائیاں مکمل کرنے کے بعد 10 نومبر کو بچے کو بحفاظت پالاش چائلڈ کیئر انسٹی ٹیوٹ، گنگا

دنیا کی پہلی مصنوعی زبان جو انسان کی طرح ذائقہ محسوس کرتی ہے!

ڈاکٹر مریم

سائنس دانوں نے دنیا کی پہلی مصنوعی زبان ایجاد کر لی ہے جو مائع ماحول میں، بالکل انسانی زبان کے خلیوں کی طرح ذائقوں کو پہچاننے اور ان میں تمیز کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ تحقیقی جرنل PNAS میں شائع ہونے والی تحقیق کے مطابق یہ ایجاد خود کار نظاموں کے لیے نئے امکانات فراہم کرتی ہے، جیسے خوراک کی حفاظت کی نگرانی، بیماریوں کی ابتدائی شناخت اور لیبارٹری میں مائع نمونوں کے تجزیہ کے لیے استعمال وغیرہ۔ یہ مصنوعی زبان عصبی حساب کتاب کے لیے بھی ایک اہم قدم ہے، یعنی ایسا نظام جو انسانی دماغ کے سمجھنے کے عمل کی نقل کرتے ہیں۔ مصنوعی زبان انتہائی باریک گرافین آکسائیڈ کی تہوں پر مبنی ہے، جو ذائقے کے آئنوں کو فلٹر کرنے کا کام کرتی ہیں۔ روایتی فلٹرز کے برخلاف یہ تہیں آئنز کی حرکت کو سست کرتی ہیں، جس سے نظام ذائقے کو پہچان کر اپنی یادداشت میں محفوظ کر لیتا ہے۔ تجربات میں یہ مصنوعی زبان چار بنیادی ذائقوں میٹھا، کھٹا، نمکین اور کڑوا کو 7.5 فی صد سے 87.5 فی صد درستی کے ساتھ پہچاننے میں کامیاب رہی۔ مرکب ذائقوں جیسے کافی اور کوکا کولا میں درستی 96 فی صد تک پہنچ گئی کیونکہ ان کی کیمیائی ساخت پیچیدہ لیکن نظام کے لیے قابل شناخت تھی۔ یہ پہلا موقع ہے کہ مائع میں سنسر اور معلومات کی پروسیسنگ ایک ساتھ کی گئی ہیں۔ پہلے کے نظام میں ڈیٹا کو پروسیسنگ کے لیے الگ کمپیوٹر استعمال ہوتا تھا اور زیادہ تر ایکٹرانک اجزاء مائع میں خراب ہو جاتے تھے، جس کی وجہ سے سنسر اور پروسیسنگ الگ الگ کی جاتی تھیں۔ نیا نظام اس مسئلے کو گرافین آکسائیڈ کی تہوں کے ذریعے حل کرتا ہے جو مائع میں غرق رہ کر دونوں کام انجام دیتی ہیں۔ کام کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کیمیائی مرکبات مائع میں تحلیل ہو کر آئنز میں تبدیل ہوتے ہیں، پھر یہ آئنز مائیکرو چینلز سے گزرتے ہیں جو انسانی بال سے ہزاروں گنا باریک ہیں۔ یہ چینلز ہر ذائقے کے لیے منفرد پیٹرن پیدا کرتے ہیں۔ نظام وقت کے ساتھ یہ پیٹرنز سیکھ کر بالکل انسانی دماغ کی طرح ذائقوں کی پہچان میں بہتری لاتا ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ ٹیکنالوجی بیماریوں کی ابتدائی شناخت کے لیے استعمال کی جاسکتی ہے، جیسے بایو کیمیکل ذائقوں کے ذریعے بیماریوں کی تشخیص، دوائیوں کے اثرات کی جانچ اور ان مریضوں کی مدد جنہوں نے نیورولوجیکل مسائل یا فاجع کے بعد ذائقہ کھو دیا ہو۔ اس ایجاد کو خوراک کی حفاظت، مشروبات کے معیار کے کنٹرول اور پانی کے معیار کی نگرانی کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یونگ یان، چین کے ٹیکنیکل سینئر فار منیو سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے کیمسٹری پروفیسر اور تحقیقی مطالعے کے محققین میں سے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ یہ ایجاد قدرت سے متاثر شدہ نئے آنکھ آلات کے ڈیزائن کے لیے ایک ماڈل پیش کرتی ہے جو مائع ماحول میں کام کرتے ہوئے ایک ساتھ سنسر اور معلومات کی پروسیسنگ کر سکتے ہیں، بالکل انسانی اعصابی نظام کی طرح۔



انٹرویو

ای۔ ٹینڈر نوٹس

ٹینڈر نوٹس نمبر۔ 87-2026-27-DRM-JAT(to be opened on 30-11-2026 No.)

بھارت گیس راشٹرپتی کی جانب سے کام کرتے ہوئے نیچے دیئے گئے عنوان والی ٹینڈروں کے خلاف کھلے ٹینڈرز ای۔ ٹینڈرز طلب کرتے ہیں اور یہ دستیاب ہیں جن کی آخری تاریخ 30-11-2026 کو 15.00 بجے تک ہے۔ بولی دھندگان اپنی اصل دستخط شدہ بولیاں صرف اختتام کی تاریخ اور وقت تک ہی جمع کرسکیں گے۔ ان ٹینڈروں کے خلاف میونیل آفر کی اجازت نہیں ہے اور موصول ہونے والے ایسے کسی بھی میونیل آفر کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔ ٹھیکے داروں کو اس ٹینڈر کے خلاف ٹینڈر دستاویز لاگت اور بیعانہ کی رقم کا بھگتان صرف آئی آر ای پی ایس (ireps) پورٹل پر دستیاب بھگتان طریقوں جیسے نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ/ کریڈٹ کارڈ وغیرہ کے ذریعہ سے کرنے کی اجازت ہے۔

ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیلات	مشہر قیمت (Rs.)	آفر کی ویلڈٹی	مدت تکمیل کام
87-2026-27-DRM-JAT	سینئر ڈویژنل انجینئر۔ کو آرڈینیشن جموں توی کے دائرہ اختیار علاقہ میں ٹریک رینوویشن کاموں (. T R R CTR وغیرہ) کے تحت مین اور لوپ لائنوں پر 260 میٹر پمپنگ پاکسی بھی لمبائی کی ریلوں (60 کلو گرام یا اس سے زیادہ بھار والی، نئی یا استعمال میں لائی گئی ریلوں) کی فلیٹ بٹ ویلڈنگ کا کام	37348626.95	60 دن	12 ماہ

نوٹ۔ 1 ٹھیکیداروں کو صلاح دی جاتی ہے کہ وہ بولی پیش کرنے سے پہلے اس ٹینڈر کے خلاف جاری کسی بھی تصحیح (Corrigendum) کیلئے آئی آر ای پی ایس (ireps) ویب سائٹ ضرور دیکھیں۔ 2 اگر مقدی اشتہار میں کوئی خامی پائی جاتی ہے تو انگریزی اشتہار جائز ہوگا۔

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ 3945/2026

انٹرویو

ای۔ ٹینڈر نوٹس

سینئر ڈویژنل انجینئر برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ، سوئم/ لیبر ورہ کے ذریعہ صدر منڈل ہونہار ہندکی جانب سے درج ذیل عنوان اوپن ای۔ ٹینڈر طلب کرتے ہیں، جو www.ireps.gov.in پر دستیاب ہے اور جن کے بند ہونے کی تاریخ 30.11.2026 دوپہر 15:00 بجے تک ہے۔ ٹینڈر دہندہ صرف ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ اور وقت تک ہی اپنی اصل پارٹم شدہ ٹینڈر دستاویز اپ لوڈ کر سکیں گے۔ اس ٹینڈر کے خلاف ہونے والی کسی بھی تجویز پر غور نہیں کیا جائے گا۔ مکمل ٹینڈر نوٹس دیکھنے، ٹینڈر ڈاکیومنٹس اور بیعانہ کی ادائیگی صرف www.ireps.gov.in پر دستیاب ادائیگی ذرائع جیسے نیٹ بینکنگ / ڈیبٹ کارڈ / کریڈٹ کارڈ وغیرہ کے ذریعہ سے ہی کر سکیں گے۔ ڈیمانڈ ڈرافٹ، چیکس، پے آرڈر، وغیرہ کے ذریعہ سے بیعانہ کی ادائیگی منظور نہیں کی جائے گی۔ زیادہ جانکاری www.ireps.gov.in پر لاگ ان کریں۔

ٹینڈر کی قسم	ٹینڈر سیکشن	بولی سسٹم
اوپن	کام	سنگل بولی سسٹم
ٹینڈر اپلوڈ کرنے کی تاریخ	بولی شروعات کی تاریخ	بولی تکمیل کی تاریخ/وقت
06.11.2026	16.11.2026	30.11.2026 کو 15:00 بجے

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیل			
1.	210-2026-27-ADEN-I-JUC	معاون ڈویژنل انجینئر/ جالنہ عہ کے تحت سینئر سیکشن انجینئر/ ایل۔ وے/ جالنہ عہ سیکشن میں ٹریک کی دیکھ بھال (مینٹی نینس) سے جڑے مختلف ایل۔ وے کا کام۔			
		اشتہار کی قیمت (روپے)	بیعانہ رقم (روپے)	آفر کی ویلڈٹی	تکمیل کی مدت
		68,41,931.95	1,36,800.00	60 دن	12 ہفتے
2.	211-2026-27-ADEN-II-ASR	سالانہ ٹریک مینٹی نینس مشین (جیسے ٹیمپنگ مشین، بیلاسٹ اسکریننگ مشین، ڈیگنگ مشین) کیلئے کام سے پہلے اور بعد کی مرکزمیوں، اور T28 مشین کے ذریعہ TTR کا کام شامل ہے۔"			
		اشتہار کی قیمت (روپے)	بیعانہ رقم (روپے)	آفر کی ویلڈٹی	تکمیل کی مدت
		2,02,55,878.15	4,05,100.00	60 دن	12 ہفتے

معاون ڈویژنل انجینئر۔ دوئم/ امراتسر کے تحت امراتسر۔ کیمسر کرن سیکشن پر TTO میں، پرانی اور جرجر بلاسٹ کی جگہ نئی اسٹیشن بلاسٹ کی تعمیر، اور پانی کی سپلائی اور پانی کی نکاسی سسٹم کا انتظام۔"

مساوی کام کی قسم: "CTR/TRR/TFR/TTR" جس میں ٹریک کو اوپر اٹھانا، اسکریننگ، ٹریک کا اسٹریچ کرنا (destressing) ٹریک مینٹی نینس مشینوں (جیسے ٹیمپنگ مشین، بیلاسٹ اسکریننگ، ڈیگنگ مشین) کیلئے کام سے پہلے اور بعد کی مرکزمیوں، اور T28 مشین کے ذریعہ TTR کا کام شامل ہے۔"

نوٹ: 1۔ ٹینڈر دہندہ سے پہلے ٹینڈر دہندہ ٹینڈر کے تعلق میں جاری کئے گئے کسی بھی ترمیم نامہ کی جانچ کریں۔ 2۔ ہندی میں کسی بھی غلطی کیلئے انگریزی ٹائپ کا مستند مانا جائے گا، اور انگریزی شمار ہی معتبر ہوگا۔

نمبر: 210-2026-27-ADEN-II-ASR/ 210-2026-27-ADEN-JUC تاریخ: 06.11.2026

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ 3949/2026

وہ سپر فوڈز جو جلد پر حیرت انگیز اثرات مرتب کرتی ہیں

ڈاکٹر سلیم

ہماری جلد دلہن بننگی ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم گھنٹے بیوٹی پروڈکٹ کا استعمال شروع کر دیا جائے بلکہ متناسب اور صاف ستھری خوراک کے استعمال کے ذریعے جلد کو خوبصورت اور چمکدار بنایا جاسکتا ہے۔ ایسی بہت سی غذائیں موجود ہیں جو جلد پر براہ راست اثرات مرتب کرتی ہیں اور اگر آپ ان غذاؤں کو اپنی روزمرہ کی خوراک میں شامل کرلیں تو وزن کنٹرول کرنے کے ساتھ جلد کو خوبصورت بنانے میں مدد گار ثابت ہوگی۔ ہرے پتوں والی سبزیاں وہ سپر فوڈز ہیں جو جلد کو ضروری غذائی اجزا فراہم کرتی ہیں۔ پالک وٹامن کے اور زنک سے بھرپور ہوتی ہے اور جسم میں دوران خون کو بہتر بنا کر انفلامیشن کو کم کرنے اور جلد کو خشکی اور ایٹلی سے محفوظ رکھتی ہے۔ ہرے پتوں والی سبزیاں نہ صرف بینا بولیزم اور ہاشمے کو بہتر بناتی ہے بلکہ جلد کو بھی خوبصورتی اور رعنائی بخشتی ہیں۔ ٹماٹر جلد کی خوبصورتی کے لیے بہترین پھل ہے۔ یہ صرف کھانوں کو ہی لذت نہیں دیتا بلکہ جلد پر سے بڑھتی عمر کے اثرات کو کنٹرول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ٹماٹر لائیکوپین کا بہترین ذریعہ ہے اور لائیکوپین اینٹی ایجنگ اینٹی اوکسیڈنٹ ہے۔ ٹماٹر وٹامن کے، اے، ای، ون، بی سیون، بی، زنک، پوٹاشیم، فاسفورس، آئرن، فولیٹ اور میگنیشیم فراہم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے لہذا صحت فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ جلد کو خوبصورتی بھی فراہم کرتا ہے۔ بادام قدرتی وٹامن ای فراہم کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔ دن میں 10 سے 15 بادام روزانہ استعمال کرنے سے جلد بھتکی، جھریوں اور بڑھتی عمر کے اثرات سے محفوظ رہتی ہے۔ وٹامن ای اور کیلشیم کی کثیر مقدار ہونے کے سبب یہ کوکھن کی پیداوار میں مدد دیتا ہے جو اسے بالوں، دانتوں، ناخنوں اور جلد کے لئے بہترین سپر فوڈ ثابت کرتے ہیں۔ سیلمن میں اومیگا تھری فیٹی ایسڈ کثیر مقدار میں پائے جاتے ہیں جو اعراض قلب اور بلڈ پریشر کے مسائل سے محفوظ رکھنے کے لیے ضروری ہیں۔ یہ فیٹی ایسڈز کولیجن پروٹین کی پیداوار میں مدد دیتے ہیں اور اس طرح جلد کو صحت مند اور جھریوں سے پاک بناتے ہیں۔ اس کے علاوہ سیلمن میں سیلینیم بھی پایا جاتا ہے جو جلد کو سورج کی نقصان دہ شعاعوں سے محفوظ رکھتا ہے اور جلدکی نمی کو برقرار رکھتے ہوئے اسے نرم و ملائم بناتا ہے۔ یہ سپر فوڈ اپنے اندر وٹامن ڈی کی بھی کثیر مقدار سموئے ہوئے ہوتی ہے جو کیلشیم، میگنیشیم اور فاسفیٹ کے ہڈیوں میں جذب ہونے میں مدد دیتا ہے۔ مالٹے وٹامن سی سے بھرپور ہوتے ہیں اور جلد کے لیے بہترین کلینزنگ ایجنٹ ثابت ہوتے ہیں۔ مالٹے جلد کی ساخت کو بہتر بناتے ہیں اور کولیجن کو بحال کرنے کے جلد کی ٹون کو بہتر اور جلد کو جھریوں سے پاک بناتے ہیں۔ ماہرین دن میں کم از کم ایک مالٹا ضرور کھانے کا مشورہ دیتے ہیں۔



آنکھوں کی صحت کیلئے بہتر غذا بھی لازم

ڈاکٹر وجیہا بیگ

ہم اکثر آنکھوں کی صحت پر اسی وقت توجہ دیتے ہیں جب کوئی مسئلہ واضح طور پر نظر آجائے۔ جب تک آنکھوں میں دھندلا پن، درد یا ڈنگ نہ ہو، شاید ہی کوئی آنکھوں کی ڈاکٹر آنچل گپتا کا کہنا ہے کہ اگر آپ اپنی خوراک کو درست رکھیں تو آپ آنکھوں کی مجموعی صحت کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ آیئے جانتے ہیں کہ وہ کون سی چیزیں ہیں جو آنکھوں کے لیے بہت فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہیں۔

ایک چیز آپ کی آنکھوں کو ہمیشہ صحت مند رکھے گی

آنکھوں کی ڈاکٹر آنچل گپتا کا کہنا ہے کہ اگر کوئی ایسی چیز ہے جو آپ کی آنکھوں کو ہمیشہ صحت مند رکھ سکتی ہے تو وہ ہے بیٹا کیروٹین۔ دراصل بیٹا کیروٹین ایک بہت طاقتور اینٹی آکسیڈنٹ ہے، جو زیادہ تر رنگ برنگی سبزیوں اور پھلوں میں پایا جاتا ہے۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ جب آپ بیٹا کیروٹین سے بھرپور کھانا کھاتے ہیں تو یہ وٹامن اے میں بدل جاتا ہے جو آنکھوں کی صحت کے لیے بہت فائدہ مند ہے۔

کون سے پھل اور سبزیوں میں بیٹا کیروٹین ہوتا ہے؟

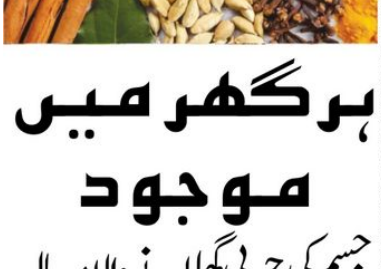
رنگین سبزیوں اور پھلوں میں بیٹا کیروٹین موجود ہوتا ہے۔ سبزیاں جیسے گاجر، شکرقندی، سرخ اور سبز شملہ مرچ، پالک اور کیلے بیٹا کیروٹین کے اچھے ذرائع ہیں۔ اس کے علاوہ آم، پپیتا، تربوز، کینالوپ اور خوبانی جیسے پھل بھی بیٹا کیروٹین کے اچھے ذرائع ہیں۔ آپ انہیں اپنی معمول کی خوراک میں کئی طریقوں سے شامل کر سکتے ہیں۔ یہ آپ کی آنکھوں کی مجموعی صحت کا خیال رکھیں گے۔

فوائد کیا ہیں؟

ڈاکٹر آنچل کا کہنا ہے کہ اپنی خوراک میں بیٹا کیروٹین شامل کرنے سے آنکھوں کی مجموعی صحت بہتر ہوتی ہے۔ یہ آنکھوں کو اندر سے پرورش دیتا ہے اور ریٹنا کو بہتر رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ بیٹا کیروٹین رات کے اندھے پن کو روکنے اور ریٹینا کی حفاظت کا کام کرتا ہے۔ یہ آکسیڈیٹو تناؤ کو بھی کم کرتا ہے، جو آنکھوں کو صحت مند رکھتا ہے۔ یہ آنکھوں کو برے حالے اور خراب ماحول سے ہونے والے نقصان سے بھی بچاتا ہے۔



آنکھوں کی صحت پر اتنی توجہ دیتا ہو۔ آج کل آنکھوں پر بوجھ اتنا بڑھ گیا ہے کہ ان کی خصوصی دیکھ بھال کی ضرورت ہے۔ اسکرین ٹائم میں اضافہ اور غلط خوراک کی وجہ سے آنکھوں کے مسائل بھی بڑھ رہے ہیں۔ آج کل چھوٹی عمر میں بھی آنکھوں پر بڑی عینک لگانا معمول بن گیا ہے۔



ہر گھر میں موجود جسم کی چربی گھلانے والا مسالہ

ڈاکٹر مسرور وانی

کھانے پینے کے غیر صحت بخش رجحانات کے سبب جسمانی وزن میں اضافہ اور چربی آج کل ایک بڑی تعداد کے لیے دردِ سر بن چکی ہے۔ تاہم کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کے کچن میں موجود ایک سستا سا مسالہ جسم کی چربی گھلانے میں انتہائی مفید ہے۔ ایک پالی وڈا اکا ردار چینی کو وزن کم کرنے کے لیے اپنا خفیہ ہتھیار قرار دیتے ہیں، اور بلا رہنے کا سہرا اس مسالے کو دیتے ہیں۔ تاہم کیا ہر کچن میں پائے جانے والے اس عام مسالے کے چربی گھلانے کے دعووں کے پیچھے کوئی سائنسی سچ ہے؟ ایک معروف ڈاکٹر نے ایک ویڈیو شیئر کر کے بتایا ہے کہ کیا دارچینی واقعی وزن میں کمی میں مدد کرتی یا یہ صرف ایک اور صحت کا افسانہ ہے۔ ایک انٹرویو کے دوران اداکار نے شیئر کیا تھا کہ میں دارچینی کھا رہا ہوں، یہ میرا لیٹ برنر ہے، ان کی ویڈیو پر ردِ عمل ظاہر کرتے ہوئے ایک ڈاکٹر نے بتایا کہ دارچینی سب سے زیادہ قدرتی چربی گھلانے والی چیز ہے، یہ آپ کے جسم کو زیادہ تیزی سے چربی جلانے میں مدد دیتی ہے۔ تاہم مذکورہ ڈاکٹر نے دارچینی کے عمومی استعمال میں ایک غلطی کی نشاندہی کی۔ انہوں نے کہا کہ دیسی کھانوں میں لوگ دارچینی کی ٹہنیوں کا استعمال کرتے ہیں جس میں اچھے نامیاتی مرکبات ہوتے ہیں لیکن بنیادی طور پر یہ ذائقہ دینے کے کام آتی ہے۔ چنانچہ اصل فائدے کے لیے اس کا پاؤڈر لینا ضروری ہے اور جب پاؤڈر دارچینی کی بات آتی ہے، تو آپ حقیقت میں کتنا استعمال کر سکتے ہیں؟ اس کے فوائد حاصل کرنے کے لیے صحیح مقدار کو جاننا ضروری ہے۔ ڈاکٹر نے مزید کہا کہ دارچینی کی چربی جلانے، انسولین آکسیڈینٹ، اور بڑھاپے کو روکنے والی خصوصیات سے صحیح معنوں میں فائدہ اٹھانے کے لیے 100 ملی گرام قدرتی سپلیمنٹ کا انتخاب کرنا بہتر ہے۔ فروری 2019 میں جرنل کلینیکل نیوٹریشن میں شائع ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق معلوم ہوا کہ دارچینی کے تکمیلی وزن کم کرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔ جن لوگوں نے دارچینی لی ان کا وزن تقریباً ایک کلو کم ہوا، ان کے پیٹ کا سائز تقریباً 4.2 سینٹی میٹر کم ہوا، اور جسم کی چربی میں بھی تھوڑی بہت کمی دیکھی گئی ہے۔ اس کے اثرات 50 سال سے کم عمر کے لوگوں پر ان لوگوں میں زیادہ مضبوط تھے جن کا وزن زیادہ تھا، کم از کم 12 ہفتوں تک روزانہ 2 گرام یا اس سے زیادہ دارچینی لینے سے بہترین نتائج سامنے آئے۔

خوراک کا انتخاب کیسے پھیپھڑوں کے کینسر کے خطرات پر اثر ڈالتا ہے

ڈاکٹر شمس الحق

خوراک کا انتخاب پھیپھڑوں کے کینسر کے خطرات پر کئی طرح سے اثر ڈال سکتا ہے، کیونکہ کچھ غذائیں جسم میں سوزش، آکسیڈیٹو اسٹریس (oxidative stress) اور مدافعتی نظام کی کارکردگی کو بڑھا یا گھٹا سکتی ہیں۔

1. خطرہ کم کرنے والی غذائیں:

اینٹی آکسیڈینٹس سے بھرپور پھل اور سبزیاں (خاص طور پر گاجر، ٹماٹر، بروکلی، پالک، شملہ مرچ) میں موجود وٹامن C، وٹامن E اور بیٹا کیروٹین خلیوں کو ڈی این اے کے نقصان سے بچاتے ہیں۔

اومیگا-3 فیٹی ایسڈز (مچھلی، اخروٹ، فلیکس سیڈز) بھی سوزش کو کم کرتے ہیں جو کینسر کی افزائش کو روک سکتی ہے۔



اسی طرح فائبر سے بھرپور خوراک (دالیں، گندم، اوٹس) وغیرہ آنتوں کے مائیکرو بایوم کو بہتر بنا کر مدافعتی نظام مضبوط کرتی ہیں۔

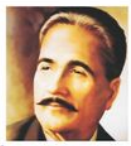
اسی طرح گرین ٹی میں موجود catechins کینسر مخالف اثرات رکھتے ہیں۔

2. خطرہ بڑھانے والی غذائیں:

پروسیسڈ اور سرخ گوشت (ساسیج، بیکن، برگر، گائے یا بکرے کے گوشت میں موجود نائٹریٹس اور ہائی ٹمپریچر پر پکنے سے بننے والے کیمیکلز پھیپھڑوں کے خلیات کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

زیادہ شکر اور ریفائنڈ کاربوہائیڈریٹس جیسے سافٹ ڈرنکس، سفید ڈبل روٹی، کیک وغیرہ انسولین کی سطح بڑھا کر کینسر خلیات کے پھیلاؤ میں مدد دے سکتے ہیں۔

زیادہ نمکین یا منجمد کھانوں میں زیادہ سوڈیم اور کیمیائی preservatives سوزش بڑھاتے ہیں جبکہ فراٹس فیٹس (فرائیڈ اسٹیپس، فاسٹ فوڈ) مدافعتی نظام کمزور کرتے ہیں اور سوزش کو بڑھاتے ہیں۔



اے طائرِ لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی



روزنامہ

روزنامہ صورت حال

ہسپتالوں میں کرمی کا انتظام

وادی کشمیر میں درجہ حرارت نقطۂ انجماد سے نیچے چلے جانے کے باوجود سرکاری ہسپتالوں میں بیماروں اور ان کے تیمارداروں کیلئے گرمی کے انتظامات نہ ہونے کے برابر ہیں جس کے باعث بیماروں اور تیمارداروں کو شدید جسمانی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ سرکاری شفاخانوں میں بیماروں کو ہر طرح کی سہولیت بہم پہنچانے کے انتظامیہ کے دعوے ایک ایک کر کے من گھڑت ثابت ہو رہے ہیں۔ شہرِ سرینگر کے چند ایک بڑے ہسپتالوں میں اگرچہ ہیٹنگ سسٹم دستیاب ہے تاہم برقی رو منقطع ہو جانے کے ساتھ ہی ان بڑے بڑے طبی مراکز میں بھی بیماروں کو گرمی کے بدلے سرد ہواؤں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور بیمار بیڈوں پر ٹھٹھر کر رہ جاتے ہیں۔

ایک جائزہ رپورٹ کے مطابق کشمیر وادی میں طبی سہولیات کا فقدان پہلے ہی پایا جاتا تھا اور اس حقیقت سے بھی کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ سرکاری ہسپتالوں میں تعینات اکثر ڈاکٹر اور نیم طبی عملہ زیادہ تر نجی کلینکوں، پرائیوٹ ہسپتالوں، نرسنگ ہوموں اور لبارٹریوں پر اپنی خدمات انجام دے کر روپیہ کمانے کی مشین میں تبدیل ہو گئے ہیں تاہم جاڑے کا موسم شروع ہونے کے ساتھ ہی وادی کشمیر کے چھوٹے بڑے سرکاری ہسپتال بیماروں کیلئے وبال جان بن گئے ہیں اور ان ہسپتالوں میں داخل بیماروں کو یخ بستہ سرد ہواؤں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جس کے نتیجے میں ان کی بیماریاں مزید بڑھ جاتی ہیں اور ان کی صحت یاب پر ایک موٹا سوالیہ لگ جاتا ہے۔ اکتوبر کے آخری ہفتے سے سردیاں شروع ہو چکی ہیں اور سرکاری ہسپتالوں میں بیماروں کو گرمی دستیاب رکھنے کیلئے سرکار اور ہسپتالوں کی انتظامیہ کی جانب سے بڑے بڑے دعوے کئے گئے کہ نہ صرف بیماروں کو حیات بخش ادویات فراہم کرنے، جراحی کی جدید سہولیات بہم پہنچانے اور دوسری سہولیات دستیاب رکھنے کیلئے اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور یہ کہ بیماروں کو سرکاری ہسپتالوں میں مفت کھانا تک فراہم کیا جاتا ہے۔ تاہم جائزہ رپورٹ کے مطابق زمینی صورتحال اس کے بالکل برعکس ہے۔ وادی میں جاڑے کا موسم شروع ہونے کے ساتھ ہی تمام ضلع اور تحصیل صدر مقامات پر قائم کئے گئے ڈسٹرکٹ، سب ڈسٹرکٹ ہسپتالوں میں بیماروں کو گرمی دستیاب رکھنے کیلئے کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی ہے اور برقی رو بدرقرار رکھنے پر ہی اکتفا کیا جا رہا ہے۔

اگر چہ وادی کے ہر اسپتال میں انتظامیہ کی جانب سے جنریٹر اور سولر لائٹس دستیاب رکھی گئی ہیں تاہم ان میں سے اکثر ہسپتالوں میں نصب کئے گئے جنریٹر بیکار پڑے ہیں اور ان کی مرمت کیلئے یا تو اقدامات نہیں اٹھائے گئے ہیں یا پھر ایندھن کے کمی کی باعث اور فنڈس دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے ان جنریٹروں کو بھی استعمال میں نہیں لایا جا رہا ہے۔ وادی کشمیر میں قائم سرکاری اسپتال شفاخانے کم اور زچہ خانے زیادہ بن گئے ہیں جہاں بیماروں کا پیٹ تو چاک کیا جاتا ہے لیکن کئی وجوہ سے ان میں سے بعضوں کو دوبارہ جراحی کرانے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔

وادی کے دور دراز علاقوں میں جن شفاخانوں کو قائم کیا گیا ہے وہاں علاج و معالجہ کی بہتر سہولیات نہیں دستیاب ہیں۔ ان مراکز میں ٹیسٹ کرانے کی بات ہی نہیں، ضروری مشینیں زنگ آلودہ ہو گئی ہیں اگر کہیں مشینیں درست حالت میں بھی ہیں تو وہاں ان مشینوں کو چلانے والے دستیاب نہیں، ان مراکز میں گرمی کا کوئی انتظام نہیں۔

اگر چہ وادی کے چند بڑے ہسپتالوں میں ہیٹنگ سسٹم نصب کیا گیا ہے تاہم برقی رو منقطع ہو جانے کے بعد کنکریٹ کی یہ عمارتیں برف بنانے والی فیکٹریوں میں تبدیل ہو کر رہ جاتی ہیں جس کے نتیجے میں ان ہسپتالوں میں داخل بیماروں اور ان کے تیمارداروں کو ٹھٹھرنے کی شکایت کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ گزشتہ کئی دنوں سے وادی سے شائع ہونے والے اخباروں میں شہ سرخیوں کے ساتھ یہ خبریں شائع ہو رہی ہیں کہ سرکاری ہسپتالوں میں بیماروں کو گرمی پہنچانے کیلئے انتظامیہ کی جانب سے اقدامات نہیں کئے گئے ہیں تاہم محکمہ ہیلتھ کے سربراہ کے کانوں تک جوں نہیں رینگتی۔

دیمکوں کی ملکہ سے ایک ملاقات



گزشتہ سے پیوستہ

اور ہاں خوب یاد آیا تم نے کبھی سرسید احمد خان کو بغیر داڑھی کے دیکھا ہے؟ نہیں دیکھا تو "آثار الصنادید" کی وجہ جلد دیکھ لو جو سامنے پڑی ہے۔ ایک دن خیال آیا کہ سرسید داڑھی اور اپنی مخصوص ٹوپی کے بغیر کیسے لگتے ہوں گے۔

اس خیال کے آتے ہی میں نے بڑے جتن کے ساتھ سرسید احمد خان کی ساری داڑھی نہایت احتیاط سے کھائی۔ پھر ٹوپی کا صفایا کیا۔ اب جو سرسید احمد خان کی تصویر دیکھی تو معاملہ وہی تھا۔ بیس تصویر کے پردے میں بھی عریاں نکلا۔ اب یہ تصویر میرے آرٹ کا ایک نادر نمونہ ہے۔ مجھے تصویروں میں مسکراہٹیں بہت پسند آتی ہیں۔ مونا لیزا کی مسکراہٹ تو اتنی کھائی کہ کئی بار بدہضمی ہوگئی۔

زمانے کو اس کی مسکراہٹ آج تک سمجھ میں نہیں آئی۔ مجھے اس کا ذائقہ سمجھ میں آیا۔ عجیب کھٹ میٹھا سا ذائقہ ہے۔ کھاتے جاؤ تو بس کھاتے ہی چلے جاؤ۔ پیٹ بھلے ہی بھر جائے لیکن نیت نہیں بھرتی۔"

میں نے کہا "تم تو آرٹ کے بارے میں بھی بہت کچھ جانتی ہو۔"

بولی "جب آدمی کا پیٹ بھرا ہو تو وہ آرٹ اور شاعری کی طرف راغب ہوتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ کیڑوں مکوڑوں کا پیٹ بھر جائے تو وہ بھی یہی کرتے ہیں۔ تب احساس ہوا کہ انسانوں اور کیڑوں مکوڑوں میں کوئی زیادہ فرق نہیں ہے۔ خیر اب تو تم لوگ بھی اپنی زندگی کی حشرات الارض کی طرح ہی گزار رہے ہو۔"

میں نے کہا "اب جب کہ تم پینے خاصے اردو ادب کو چاٹ لیا ہے تو یہ بتاؤ یہ تمہیں کیسے لگتا ہے؟"

بولی "شروع شروع میں یہ میرے پلے نہیں پڑا تھا۔

بڑا ریاض کیا۔ مقتدمین کے دیوان چاٹے۔ مشکل یہ ہوئی کہ میں نے سب سے پہلے دیوان غالب پر ہاتھ صاف کرنے کی کوشش کی۔ خاک سمجھ میں نہ آیا۔ لہٰذا مولوی اسماعیل میرٹھی کی آسان اور ردو ہشم نظمیں پہلے ٹوپی جان لیں۔ پھر وہ کیا کہتے ہیں آپ کے مظہر والے شاعر، وہی جو پانی پت میں رہتے تھے مگر وہاں کی جنگوں میں شریک نہیں تھے۔ ارے اپنے وہی مولانا حالی۔

ان کی نصیحت آمیز شاعری پڑھی۔ شاعری کم کرتے تھے نصیحت زیادہ کرتے تھے۔ وہ تو اچھا ہوا کہ تم لوگوں نے ان کی نصیحتوں پر عمل نہیں کیا۔ اگر کیا ہوتا تو آج تمہارے گلے میں بھی روایات کا ایک بوسیدہ سا مفلر ہوتا۔ اب تو خیر سارا ہی اردو ادب میری مٹھی میں ہے۔ سب کو چاٹ چکی ہوں۔ ایک بار غلطی سے جوش ملیح آبادی کی ایک رباعی چاٹ لی طبیعت میں ایسا بھونچال آیا کہ سارا وجود آپے سے باہر ہونے لگا۔

اس کے اثر کو زائل کرنے کے لئے چارو ناچار، جاں نثار اختر کی گھر آنگن والی شاعری چاٹنی پڑی۔ ویسے تو میں نے دنیا کی ہر دیش ساری زبانوں کی کتابیں چاٹ لی ہیں لیکن اردو شاعروں میں ہی یہ وصف دیکھا ہے کہ اپنے معشوق کو کبھی چین سے بیٹھنے نہیں دیتے۔ کوئی معشوق کے گیسو سنوارنا چاہتا ہے تو کوئی انہیں بکھیر دینا چاہتا ہے۔ کوئی وصل کا طالب ہے تو کوئی ہجر کی لذتوں میں سرشار رہنا چاہتا ہے۔

کوئی معشوق کو کوٹھے پر بلانے کا قائل ہے تو کوئی اس کا دیدار بھی نہیں پوں کرنا چاہتا ہے جیسے چوری کر رہا ہو۔ تم لوگ آخر معشوق سے چاہتے کیا ہو۔ اسے ہزار طرح پریشان کیوں کرتے ہو۔ اردو شاعری میں معشوق خود شاعر سے بھی زیادہ مصروف نظر آتا ہے۔ یہ پان کس اور زبان کے معشوق میں نظر آتی۔ اردو شاعروں کا عشق بھی عجیب و غریب ہے۔ عشق کرنا ہو تو سیدھے سیدھے عشق کرو بھائی۔

کسی نے کہا ہے تم سے کہ معشوق کی یاد آئے تو آسمان کی طرف دیکھ کر تارے گننے لگو۔ اس کی یاد نے زور مارا تو گریبان پھاڑنے کے لئے بیٹھ جاؤ۔ اپنا گریبان پھاڑنے کے لئے بیٹھ جاؤ۔ معلوم ہے پکڑا کتنا مہنگا ہو گیا ہے۔ سیدھے سیدھے معشوق کے پاس جاتے کیوں نہیں۔ اپنے دل کا مدعا بیان کیوں نہیں کرتے۔ عاشق، بزدل اور ڈرپوک ہوتو ایسے ہی چوہے بلے کر کے اپنے دل کو بہلاتا رہتا ہے۔" میں نے کہا "اردو ادب پر تو تمہاری گہری نظر ہے۔"

بولی "اب جو کوئی اس کی طرف نظر اٹھائے کر دیکھتا ہی نہیں تو سوچا کہ کیوں نہ میں ہی نظر رکھوں۔"

پوچھا "داغ دہلوی کے کلام کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟"

بولی "ان کا کلام گانے کے چکر میں اچھی خاصی پیمیاں طوائفیں بن گئیں۔ مجھے تو طبلہ اور سارنگی کے بغیر ان کا کلام سمجھ میں ہی نہیں آتا۔"

پوچھا "اور ہمارے فانی بدایونی؟"

بولی "ان کے غم پر بے پناہ ہنسی آتی ہے۔ عجیب مضحکہ خیز غم ہے۔"

"اور مولانا آزاد؟"

بولی "زندگی بھر ٹھاٹ سے عربی لکھتے رہے اور لوگ اسے اردو سمجھ کر پڑھتے رہے۔ عربی کے کسی ادیب کو اردو میں شاید ہی اتنی شہرت ملی ہو۔"

میں نے کہا "یہ بتاؤ تمہیں اردو کی کتابیں کیسی لگتی ہیں؟"

بولی "تمہارا جواب لیتو گرافی کے ذریعہ چھپایا ہے اسے کھاؤ تو نویں لگتا ہے جیسے باسی روٹی کے ٹکڑے چبا رہی ہوں۔

پھر جگہ جگہ کتابت کی غلطیاں کباب میں ہڈی کی طرح چلی آتی ہیں۔ لیکن جو کتابیں اردو اکیڈمیوں کے جزوی مالی تعاون کے ذریعے چھپنے لگی ہیں وہ بہت لذیذ ہوتی ہیں۔ میں تو جزوی امداد کی چاٹ میں کل کتاب ہی کھا جاتی ہوں۔ ان میں ادب ہو یا نہ ہو کھانے میں لذیذ ہوتی ہیں کیونکہ مفت خوری میں جو مزہ ہے وہ محنت کی کمائی میں کہاں۔ اعزازی زندگی گذارنے کی شان ہی جداگانہ ہوتی ہے۔

ہاں ایک بات اور، اردو کا مصنف اور شاعر اپنی کتابوں کے دیباچوں میں بات بات پر اس قدر شکریے کیوں ادا کرتا ہے۔ پبلیشر اور سرپرستوں وغیرہ کا شکریہ تو خیر پھر بھی برداشت کیا جا سکتا ہے لیکن اردو کا مصنف اس سائیکل رکشاوالے کا بھی شکریہ ادا کرنے پر مجبور نظر آتا ہے جس میں بیٹھ کر وہ کتاب کی پروف ریڈنگ کرنے جایا کرتا تھا۔ اس کا شکریہ ادا کرنے سے تو بہتر ہے کہ اردو کا مصنف سائیکل رکشاوالے کو کرایہ ادا نہیں کرتا۔

بھی تو اتنا کر گزرا کرو ہاتھ جوڑ جوڑ کر ممنون ہوتا رہتا ہے۔ میں نے تو یہاں تک دیکھا کہ ایک شاعر نے اپنے مجموعہ کلام کی اشاعت کے لئے چمڑے کے ایک بیوپاری کا یوں شکریہ ادا کیا تھا جیسے چمڑے کا یہ بیوپاری نہ ہوتا تو اردو ادب دربدر ٹھوکریں کھاتا پھرتا اور وہ بھی ننگے پاؤں۔ بھیا چمڑے کا کاروبار اور چمڑی کا کاروبار دو الگ الگ چیزیں ہیں۔

تم اپنی شاعری میں چمڑی کا کاروبار کرتے ہو۔ پھر چمڑے کے بیوپاری کو اس کی ساری خباثتوں کے ساتھ ادب میں کیوں لے آتے ہو؟"

میں نے کہا "کیا تم یہ چاہتی ہو کہ اردو کے ادیب اور شاعر کسی کا شکریہ نہ ادا کریں؟"

بولی "شکریہ ادا کرنا اچھی بات ہے لیکن اصل میں جس کا شکریہ ادا ہونا چاہئے اس کا تو ادا کرو۔"

میں نے پوچھا "مثلاً کس کا؟"

شرما کر بولی "مجھے کہتے ہوئے لاج آتی ہے۔

اردو کے ادیبوں اور شاعروں کو تو اب میرے سوا کسی اور کا شکریہ ادا نہیں کرنا چاہئے کیونکہ بالآخر اب میں ہی ان کی کتابوں میں پائی جاتی ہوں، ورنہ انہیں پوچھتا کون ہے؟"

دیمکوں کی ملکہ کی بات بالکل سچی تھی۔ میں نے ٹھہرا کر کہا "تم بالکل ٹھیک کہتی ہو۔ اچھی یاد آیا کرمیری کوئی کتاب چھپی تو اس میں تمہارا شکریہ ضرور ادا کروں گا۔"

بس گرو بولی "اتنی سی بات چیت کے بعد بھی تم اپنی کتاب چھپوا گے۔ بڑے بے شرم اور ڈھیٹ ہو۔ مرضی تمہاری۔ ویسے میرا شکریہ ادا کرنے کے بجائے کتاب ہی میرے نام معنون کر دو تو کیسا رہے گا۔" یہ کہہ کر دیمکوں کی ملکہ "کلیات میر" کی گہرائیوں میں کہیں گم ہوئی اور میں لائبریری سے باہر نکل آیا۔

حکیم ابن بے طوطا کے نام۔۔



قمر بخاری

مائی ڈیئر حکیم ابن بے طوطا۔

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے اور آپ کا دواخانہ حسب معمول ان دنوں بھرپور رش لے رہا ہوگا کیونکہ سردیوں کے اس موسم میں جب شادی بیاہ کی تقریبات زیادہ منعقد ہو رہی ہوتی ہیں تو لوگوں کا رجحان حکیموں کی طرف اس لئے زیادہ ہو جاتا ہے کہ کھانے پینے میں بے احتیاطی کے سبب پیٹ کی باہر کی خرابی متاثر ہوتا ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ہمارا خاندان آپ کے خاندان کے ساتھ دیرینہ تعلق رکھتا ہے۔ آپ کے والد حکیم طوطا فال والے میرے والد کے گہرے دوست تھے۔ وہ ہمیں بتایا کرتے تھے کہ حکیم طوطا فال والے روحانی علاج میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے اور میرعیوں کے مسائل موقع پر جا کر ہی حل کر دیا کرتے تھے۔ والد صاحب کے ساتھ ان کی دوستی اسی علاج معالجے کی وجہ سے ہوئی تھی۔

ایک بار ابا جی کے کان میں شدید درد تھا اور کئی ڈاکٹروں سے علاج کرانے کے باوجود انہیں افاقہ نہ ہوا تو کسی نے حکیم طوطا فال والے کے بارے میں بتایا کہ وہ موقع پر ہی پتہ چلا کر علاج فی سبیل اللہ کرتے ہیں لہٰذا ابا جی کے کان کا مسئلہ انہوں نے نمک کی کان میں لے جا کر حل کر دیا تھا۔

میں جانتا ہوں کہ آپ نے اپنے والد کے کام کو آگے بڑھاتے ہوئے روحانی کے ساتھ ساتھ جسمانی علاج میں اپنی مہارت کا سکہ منوا لیا ہے اور لوگ آپ کو حکیم ابن بے طوطا کے نام سے جانتے ہیں۔ مجھے وہ دن بھی نہیں بھولتے جب میں اپنی شادی کے دن ملے ہوئے پر آپ کے پاس آیا تھا کیونکہ ان دنوں بیوی پارلر اور جلدی امراض کے ماہرین نہیں ہوا کرتے تھے لہٰذا حکیموں کے پاس دن و رات کی سہولت دستیاب تھی۔

آپ نے میری حالت سے اندازہ لگا کر میرے لئے خفیہ خانے میں پڑی ہوئی دوائی کی شیشی مجھے پکڑاتے ہوئے کہا تھا کہ آپ کی جملہ بیماریوں کا حل اس میں موجود ہے۔ میں نے آپ کو تفصیلات بتانے کی کوشش کی تھی کہ مجھے درامل چہرے پر دانے نکل آئے ہیں لہٰذا مجھے دانوں والی کریم کی ضرورت ہے لیکن آپ کو چونکہ بہرے پن کی وجہ سے کم سنائی دیتا ہے اس لئے آپ نے دانوں کی بجائے ناداں والی کریم دے دی تھی۔

اس کریم کے استعمال سے میرا چہرہ مزید بگڑ گیا تھا اور سوجا سوجا سا لگنے لگا تھا۔ شادی کے دن قریب آن پہنچے تھے لہٰذا میں آپ کے پاس دوبارہ آیا اور میں نے اونچی آواز میں آپ کو سمجھانے کی کوشش کی کہ مجھے "جلد ہی" مسئلہ ہے لیکن صد افسوس اس مرتبہ بھی آپ نے مجھے جلدی مسئلے کی بجائے "جلد کی" مسئلے والی دوائی دے دی تھی۔ میرے بیٹھے ہوئے ایک نوعمر لڑکے نے بتایا تھا کہ وہ ایک قوالی پارٹی کے ساتھ تالیاں بجاتا ہے لیکن اس کی ہتھیلی پر ایک بڑا سا دانہ نکل آیا ہے جس کی وجہ سے وہ تالی بجانے کے قابل نہیں رہا لہٰذا آپ نے اسے کوئی ایسی دوائی دے دی تھی کہ اب وہ جگہ جگہ تالیاں بجا کر اور لہرا لہرا کر لوگوں سے باتیں کرتا دکھائی دیتا ہے۔

حکیم صاحب میں نے آپ جیسا سمجھدار معالج کہیں نہیں دیکھا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ایک بار میں نے آپ سے اپنا مسئلہ بیان کرتے ہوئے کہا تھا کہ مجھے شدید گرمی کا مسئلہ ہے اس کا حل بتائیں تو آپ نے کوئی دوائی دیئے بغیر مجھے تین دانہ دلایا تھا کہ تمہارا یہ مسئلہ جلد حل ہو جائے گا لہٰذا پھر دن بعد پتہ چلا کہ آپ نے میرے "جگر" کی گرمی ٹھیک کر دی ہے اور وہ میرا بھرکی دوست بننے میں جگر کہہ کر بلاتا تھا وہ آپ کے ایئر کنڈیشنڈ دواخانے میں آپ کے پہلو میں بیٹھ کر ٹھنڈے ٹھار ماحول میں حکمت کے اسرار و رموز سیکھ رہا ہے۔

ان دنوں لوگ اسے حکیم ایم اے جگر کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ آپ کو کم سنائی دینے کی وجہ سے بعض اوقات دلچسپ صورت حال بھی سامنے آیا کرتی تھی خاص طور پر میرے گیارہ سالہ چھوٹے بھائی کو تو آپ جانتے ہیں جن دنوں اس کی داڑھ نکلنے کی تھی اور وہ شدید درد محسوس کر رہا تھا تو میں نے آپ کے پاس لے کر آیا تھا۔ میں نے کہا تھا حکیم صاحب کوئی دوا تجویز کریں اس کی تو داڑھ ہی نہیں نکل رہی۔ آپ نے کوئی ایسی دوائی دی کہ گیارہ سالہ بچے کی تین دن بعد داڑھی نکل آئی۔ یوں میرے کو لوگوں نے گیارہ سال کی عمر میں ہی صوفی کہنا شروع کر دیا تھا۔ میں حکمت کے ساتھ ساتھ آپ کی دانشوری کا بھی قائل ہوں۔ آپ کو یاد ہوگا ایک بار میں نے آپ کو بتایا تھا کہ میرا اپنا ہونے والا بچہ گیارہ سال کا ہو گیا ہے تو آپ نے میرا بازو سیڑھی کے ساتھ کس کر باندھ دیا تھا تاکہ سیڑھی کے ذریعے پٹھا آسانی سے اتر آئے۔

اس کامیاب علاج کے بعد یقین کریں میرے بازو کے حالانکہ کان بھی نہیں تھے لیکن میرے باوجود پورا ہفتہ بازو "سن" رہا تھا۔ آپ کے ساتھ گزارے ہوئے وہ سب لمحات ایک فلم کی طرح مجھے یاد آ رہے ہیں۔ ایک بار میں آپ کے پاس آیا، ان دنوں مجھے بہت بھوک لگا کرتی تھی۔ میں نے آپ کو بتایا کہ ہر وقت پیٹ میں چوہے دوڑتے رہتے ہیں لہٰذا آپ نے اپنے گلینک کی پالتو اور خالتو بلی کو پکڑ کر میرے پیٹ پر اتنے زور سے نچایا کہ وہ دن اور آج کا دن چوہوں نے ناچنا چھوڑ دیا۔

اسی روز بالا پیتر آپ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ اسے مچھروں کی مشکل ہے مگر آپ نے اسے کوئی ایسی دوائی دے دی تھی کہ وہ ہر وقت مچھروں کی تلاش میں رہنے لگ گیا تھا۔ آپ کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ آپ بیماری کی جڑ تک پہنچتے ہیں۔ آپ کو یاد ہو گا جب فجو فجری میں میری آنکھیں اندر کو دھنس گئی تھیں اور گال پچکے ہوئے دکھائی دیتے تھے جبکہ چلتے پھرتے مجھے سانس چڑھ جایا کرتی تھی آپ نے میری آنکھیں، بگل اور جسم چیک کرنے کی بجائے میرے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو چیک کرتے ہوئے لمبی آہ بھر کر کہا تھا کہ میاں دیکھو اس مشینی دور میں آپ زیادہ کام اپنے ہاتھوں سے کرتے ہیں اور میں نے خاموشی سے سر جھکا لیا تھا کیونکہ غربت کی وجہ سے ابا جی مشینیں خرید کر دینے کی پوزیشن میں نہیں تھے۔

حکیم صاحب مجھے چاچو پیسن موکری آپ کے سامنے بے بسی آج تک یاد ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ جب تک دن میں کئی بار میں سگریٹ کے غرارے نہ کر لوں تو مجھے چین نہیں آتا۔ آپ نے اسے اس گندی عادت سے منع تو نہیں کیا تھا لیکن نصیحت ضرور کی تھی کہ غرارے ضرور کرو لیکن کوشش کرو کہ غرارے سے دھواں نکلتا ہوا محسوس نہ ہو۔ خیر اندیش، آپ کا دیرینہ مریض مرید حسین۔

اپنے حصے کی کوئی شمع جلاتے جاتے

بقول منیر نیازی صاحب

ہمیشہ دیر کر دیتا ہوں میں ہر کام کرنے میں
ضروری بات کرنی ہو، کوئی وعدہ نبھانا ہو

راقم بھی ہمیشہ دیر کر دیتا ہے، جیسا کہ میں نو مبر کو وعدے والے ایک سیمینار کا وعدہ ایفاء کرنے میں دیر کر دی۔ دراصل غیر سرکاری فلاحی اداروں ایف ایل آئی (فورم فار لیٹریٹ اینڈ اسٹیٹ) اور بی سی ڈی پی (گاؤری کمیونٹی ڈیولپمنٹ پروگرام) نے بچوں کے عالمی دن کے موقع پر ایک سیمینار کا انعقاد کیا تھا جس میں علمائے کرام، صحافی برادری، ڈاکٹروں اور سماجی کارکنوں کے ساتھ راقم کو بھی شرکت کا شرف حاصل ہوا۔ یہ سیمینار پاکستان کے ایک درافتادہ علاقے کالام میں منعقد ہوا جہاں بچوں کے حقوق اور ان کی فلاح و بہبود کے حوالے سے آگاہی نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس لیے یہ سیمینار انتہائی اہمیت کا حامل تھا اور اسی لیے شرکاء نے عہد کیا تھا کہ اس بارے آگاہی کی پیداری میں بھرپور حصہ ڈالیں گے۔ مگر کیا کریں "ہمیشہ دیر کر دیتا ہوں" اور آج پورے ایک ماہ بعد قلم قبیلہ دینے کا موقع ملا۔

قارئین کرام! مجموعی طور پر وطن عزیز میں بچوں کے حقوق کس طرح پامال ہوتے ہیں، اس کا اندازہ صرف اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ پاکستان میں ڈھائی کروڑ سے زائد بچے اسکولوں سے باہر ہیں، جبکہ آئین پاکستان کی شق 25-A میں عوام کے ساتھ معاہدہ ہوا ہے کہ سولہ سال تک کے بچوں کی تعلیم حکومت وقت کی ذمہ داری ہوگی۔ مزے کی بات تو یہ ہے کہ ایک دوسرے کو سیاسی بات دینے کے لیے آرٹیکل 63، 62 پوری پارلیمنٹ کو سر پر اٹھایا جاتا ہے، غداری اور صادق و امین کی اشتقات پر دائر کردہ مقدمات سے پورکم کورٹ بھر دیا گیا ہے مگر مجال ہو کہ کسی نے ایک آرٹیکل تعلیم کی شق کے حوالے سے بھی ہوا ہو؟

سب سے بڑا سوال یہاں سر اٹھاتا ہے کہ اگر حکمران آپ کے بچوں سے کیے گئے بنیادی تعلیم کے وعدے سے ہی مکر جائے تو وہ صادق اور امین کیسے رہے؟ اور کیا ملکی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھنے والی تعلیم کو ہی نظر انداز کر دینا غداری نہیں ہوگی؟

ایسے مسلسل دھوکہ دہی اور مکر فریب کے باعث صورت حال اس نہج پر پہنچ چکی ہے کہ ہمارے بچے دن بھر کوڑوں کے ڈھیر سے رزق تلاشنے میں مصروف ہیں۔ چائے کا ڈھابہ ہو، مستری خانہ ہو یا دیہاڑی مزدوری ہو "چھوٹے چھوٹے" کی آواز گونجتی رہتی ہے۔ ترقی یافتہ ممالک ان ناتوانوں کندھوں پر کتابوں کے بوجھ کو ہلکا کرنے کی تدبیریں سوچ رہے ہیں اور ہم ہیں کہ ان کے کندھوں پر سنوں کے حساب سے بار لاد کر کمائی کا ذریعہ بنا تے ہیں، جبکہ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ ان سے ہونے والی اصل کمائی ان کی تعلیم کے بعد ہی ہوتی ہے، جو نہ صرف ایک خاندان کی کمائی ہوگی بلکہ پورے ملک کی کمائی اور ترقی ہوگی۔

چلیے! اگر سوات کو ہستان کی طرح پاکستان کے دیگر دیہاتوں میں شہور و آگاہی کی کمی تصور کرتے ہیں کہ جہاں بچوں سے مشقت لی جاتی ہے، لیکن صورت حال تو پارلیمنٹ کے سامنے ہی روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ آپ روز ٹریفک اشاروں پر گاڑی کے شیشوں پر پونچھا پھیرتے ہوئے بچوں کو دیکھتے ہوں گے۔ آپ بیچز میں لت پت، پھٹے پرانے بدبودار کپڑوں میں ملبوس بچوں اور بچیوں کو ناکارہ اشیاء بیچتے ہوئے دیکھتے ہوں گے۔ گاڑی مرمت کرتے ہوئے آپ خود بار بار "چھوٹے چھوٹے" کی آواز لگاتے ہوں گے۔ مگر کیا کریں اس ملک کو شاید ہی بھر لوگوں نے اپنی جاگیر سمجھ رکھا ہے۔ جن کے بچے باہر ملکوں میں پڑھتے ہیں اور پھر پاکستان میں تو ان کے قد کاٹھ کی فوکریاں بھی نہیں ہوتیں، اس لیے دوسرے ممالک میں وہ خوب کماتے بھی ہیں۔ رہی بات عام آدمی کی تو ان کی دیہاڑی مزدور جانے اور ان کے بچے جانیں۔

بچوں میں منہ اور دانتوں کی صفائی بے حد کیوں اہم ہے



ڈاکٹر شازیہ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی جسمانی نعمتوں میں دانت ایک ایسی نعمت ہیں جو ننھا کا بھر پور لطف اٹھانے کے ضمن میں نہایت ہی اہم کردار ادا کرتے ہیں اور اس نعمت سے محروم لوگوں کے لئے لذیذ سے لذیذ تر ضیافت رتی برابر بھی معنی نہیں رکھتی۔ طبی علوم میں دانتوں کے امراض اور ان کے علاج کا شعبہ ایک اہم ترین شعبہ ہے اور اس کی اہمیت دیگر شعبہ جات کے مقابلے میں کسی بھی طور کم نہیں ہے۔

ماہرین جب دانتوں کی صحت، انہیں لگنے والی بیماریوں اور ان کے علاج سے متعلق معاملات کا ایک وسیع تر جائزہ لیتے ہیں تو یہ بات ابھر کر سامنے آجاتی ہے کہ بچوں میں دانتوں کا صحت مند ہونا اسی طرح ضروری ہے جس طرح بڑوں میں ہے۔ عام مشاہدہ یہ ہے کہ بچوں میں دانتوں کی صحت ایک اہم ترین مسئلہ ہے جس طرف زبردست دھیان دینے کی ضرورت ہے۔ اگر نونہالوں کو درپیش دانتوں سے متعلق مسائل کو نظر انداز کیا جائے تو آگے چل کر یہ بڑی پریشانی کا باعث بن سکتے ہیں۔ بچوں کے دانتوں کا ڈاکٹر ہونے کی حیثیت میں مجھے ہر روز ایسے والدین سے سابقہ پڑتا ہے جن کے بچوں کو دانتوں کے ضمن میں کوئی نہ کوئی مسئلہ درپیش ہوتا ہے۔ کئی ایسے والدین ہیں جو بچوں کے دانتوں کو لاحق مسائل اور امراض کو نجیدہ نہیں لیتے ہیں اور بالغوں کے مقابلے میں بچوں کی دندانی صحت کو ترجیحات میں شامل نہیں رکھتے ہیں۔ ایسے والدین کی رائے ہے کہ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ بچوں کے ناقص یا امراض مبتلا دانت خود بخود ٹھیک ہو جائیں گے۔ اس سلسلے میں والدین یہ دلیل دیتے ہیں کہ دودھ کے دانت عارضی ہوتے ہیں اور آگے چل کر یہ دانت گر جائیں گے اور ان کی جگہ قدرتی طور نئے اور صحت مند دانت اُگ آئیں گے اور اس سوچ کے زیر اثر دودھ کے دانتوں کو لاحق امراض کو نظر انداز کیا جاتا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ سوچ بالکل غلط ہے۔ بیشتر والدین یہ جان کر حیران ہوتے کہ بچوں میں دانتوں کی سڑن نہایت ہی کم عمر میں شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ ایک سال کے کم عمر بچوں کے دانت بھی سڑ سکتے ہیں۔ یہ بات صحیح ہے کہ دودھ کے دانت مستقل نہیں ہیں اور ایک خاص عمر کو پہنچنے پر یہ دانت گر جاتے ہیں مگر اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ دودھ کے دانتوں کا خیال رکھنا کم ضروری ہے۔ جبکہ حقیقت میں بچوں میں دانتوں کا خیال رکھنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا بڑوں میں ضروری ہے جو سن بلوغت میں صحت مند دانتوں کے حصول کے لئے نہایت ہی اہم ثابت ہو سکتا ہے۔

بچوں میں دودھ کے دانت کب نکلتے ہیں

بچوں میں دودھ کا پہلا دانت چھ سے بارہ مہینے کی عمر میں ابھرتا ہے اور باقی بیس ابتدائی دانت عام طور پر تین سال کی عمر تک نکل آتے ہیں۔ اس عرصے کے دوران بچوں کو کافی تکلیف کا سامنا رہ سکتا ہے۔ اس وقت جبڑوں میں تناؤ اور درد ایک بچے کے لئے کافی تکلیف دہ ہو سکتا ہے۔ اس حالت میں بچے کافی بے چین ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں بچوں کو اس تکلیف سے راحت دلانے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک اگلی کو اچھی طرح صاف کر کے اس سے بچے کے جبڑوں کی ہلکے ہاتھ سے مالش کی جائے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک بھیگا گرم ٹھنڈا کپڑا لے کر اسے بچے کے جبڑے پر پھیر لیا جائے۔ اس سلسلے میں بازار میں دستیاب Teething یا Teething Ring Gel کا استعمال بھی کارآمد ثابت ہو سکتا ہے۔

پہلا ڈاکٹری مُلاحظہ

عمومی طور بچے کو Dentistry میں داخل ہونے والی سڑی سے متعارف کرانا اور بچوں کے والدین کے لئے ان کے دانتوں کے حوالے سے جانکاری کا حصول نہایت ہی اہم باتیں ہیں۔ بہتر ہے کہ ایک یا دو سال کی عمر میں دانتوں کی جانچ کے لئے ڈاکٹر کے پاس لے جایا جائے۔

بوتل اور دانتوں کی سڑن

جب آپ کا بچہ بوتل منہ میں رکھ کر سو جاتا ہے جس میں دودھ، جوس یا غذائی سیال موجود ہو یا شہد ملا ہوا pacifier یا ماں کا نپل منہ میں رکھ کر سو جائے تو ان اشیاء کی رطوبت بچے کے دانتوں کے اوپر ایک پرت بناتی ہے۔ نیند کی حالت میں منہ کے اندر موجود Bacteria اس رطوبت میں موجود مٹھاس کو تیزاب میں تبدیل کر دیتا ہے جس کے نتیجے میں بال آخر دانتوں میں سڑن شروع ہو جاتی ہے۔ والدین کو اس بارے میں تب تک پتہ ہی نہیں چلتا ہے جب تک یہ سڑن خطرناک زخ اختیار کر لیتی ہے۔ اس صورتحال سے بچنے کے لئے والدین کو چاہئے کہ اگر کوئی ایسی چیز بچے کے منہ میں ہو تو سوتے ہی بچے کے منہ سے یہ چیز باہر نکالیں جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ متبادل ادویات:

1۔ ایک سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد مرحلہ وار طریقے سے بوتل سے چھٹکارا دلانا۔

2۔ پیاس بجھانے کے لئے بچے کو سادہ پانی پلانا۔

3۔ بوتل سے پلائی جانے والی چیزوں میں پانی ملا کر خطاس کی مقدار آہستہ آہستہ کم کر کے بچے میں خالص پانی پینے کی عادت ڈالنا۔

4۔ ہر دفعہ دودھ پلانے کے بعد بچے کے جبڑوں اور دانتوں کو بھیگے کپڑے سے صاف کرنا۔

5۔ پہلے یوم پیدائش کے ساتھ ہی بچے کو ماں کے نپل یا بوتل سے پینے کے بجائے پیالی سے پینے کی طرف مائل کرنا۔

بچے کے دانتوں/دودھ کے دانتوں کی دیکھ بھال اور علاج کیوں ضروری ہے:

1۔ دودھ کے دانت بچے کے اندر بولنے چالنے اور چبانے کی صلاحیت تعمیر کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

2۔ اگر ان کے علاج میں کوتاہی برتی جائے تو آگے چل کر اس کا منفی اثر مستقل دانتوں کی صحت پر پڑ سکتا ہے۔ دودھ کے دانت دراصل مستقل دانتوں کے ابھرنے کے لئے راستہ بناتے ہیں۔

3۔ ایک بچے کی خوبصورت مسکان کا تعلق بالواسطہ اُس کے اچھے دانتوں کے ساتھ وابستہ ہے اور یہ مسکان ہی ہے جو اس بچے کے اندر خود اعتمادی اور شخصیت کی تعمیر کے سلسلے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔

والدین کے اندر جانکاری کی اہمیت:

دانتوں کی صحت کے حوالے سے والدین کے پاس جانکاری ہونا اس لئے ضروری ہے کیونکہ والدین ہی بچوں کو سکھا سکتے ہیں کہ منہ کو صاف ستھرا رکھنا کتنا اہم ہے اور یہ عادت ایک صحت مند بالغ انسان بننے کے لئے بہت مدد گار ہوتے ہیں۔ ایسے عادات بہت ہی کم عمر میں بچوں کے اندر ڈال دیے جا سکتے ہیں۔ آپ اپنے بچے کو کسی بھی طرح سے کھلاتے یا پلاتے ہوں، چاہے اپنی چھاتی سے دودھ پلا کر یا بوتل سے، جتنا جلد ممکن ہو بچے کے منہ اور دانتوں کی صفائی کو ایک معمول بنائی ماں تاکہ آپ کے بچے کے اندر اس حوالے سے بیداری اجاگر ہو۔ ابتدائی دور میں بچے دیکھ بھال دانتوں کو بیماری سے دور رکھتا ہے۔ یہ طبی دانتوں کو کئی طرح کے امراض مثلاً پیلاہٹ (Plaque)، کیڑوں کی بیماری اور کھوکھلا ہونے سے بچانے کے سلسلے میں حفاظتی قدم کا کردار ادا کرتا ہے۔

اس لئے:

1۔ دانت ظاہر ہوتے ہی بچوں میں منہ کو صاف رکھنے کی عادت ڈالیں۔ ایک گیلے مگر صاف کپڑے یا گاز (gauze) سے بچے کے منہ اور دانتوں کو ہلکے سے صاف کرنا اپنا معمول بنائیں۔

2۔ اپنے بچے کو دن میں کم از کم دو بار دانتوں کی اندرونی و بیرونی سطح کو سڑن سے بچانے والے ٹوتھ پیسٹ سے برش کرنا سکھائیں۔

3۔ بچوں کے دانتوں کے درمیان یا جبڑوں میں کسی بھی طرح کے غذا کے باقیات ہرگز نہ رہنے دیں۔ اس سے دانت سڑ سکتے ہیں اور انہیں دیگر قسم کے امراض بھی لاحق ہو سکتے ہیں جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔

3۔ بچوں کے اندر دانت صاف کرنے کی عادت پروان چڑھانے کے لئے انہیں اپنی پسند کے رنگ لذت یا کارٹونوں والے ٹوتھ برش اور پیسٹ کا استعمال کرنے دیں۔ یہ چیزیں خریدتے وقت بچوں کی پسند کا خاص خیال رکھیں تاکہ وہ برش کرنے کی طرف مائل ہوں۔

4۔ بچے کو برش کرتے وقت کوئی گانا یا موسیقی سنائیں تاکہ اس کا سن اس عمل میں لطف محسوس کرے اور وہ کم از کم دو منٹ تک برش کرتا رہے۔

5۔ دانتوں کو سڑن سے محفوظ رکھنے کے لئے بچے کی ہر میٹھی یا چپکنے والی چیز کھانے کے بعد برش یا کلی کرنے کے لئے اس کی حوصلہ افزائی کریں۔

6۔ بچوں کو میٹھی چیزیں زیادہ کھلانے یا پلانے سے پرہیز کریں، خاص کر غذا کھلانے کے دوران۔ ایسا کرنا دانتوں میں بیماری اور سڑن کا باعث بن سکتا ہے۔

7۔ بچے میں دن کے دوران زیادہ سے زیادہ پانی پینے کی عادت ڈالیں۔ اس سلسلے میں بچے کو اپنے سن پسند پیالی میں پانی دیں۔ پانی کی اچھی مقدار پینے سے بچے کا منہ صاف رہتا ہے اور اس طرح دانت سڑن یا بیماری سے محفوظ رہتے ہیں

ٹوتھ پیسٹ کا استعمال کب شروع کیا جانا چاہئے۔

جتنا جلد ممکن ہو اتنا ہی بہتر ہے۔

جوں ہی بچے کے دانت ظاہر ہوں فلورائڈ والے ٹوتھ پیسٹ کے ہلکی پرت کے ساتھ موزوں سائز اور نرم ریشوں والے ٹوتھ برش سے کم از کم دو بار باقاعدگی کے ساتھ ان کی صفائی کریں۔ ایک بار جب بچے تین سے چھ سال کی عمر کو پہنچ جائی تو ٹوتھ پیسٹ سے چھ مقدار بڑھا کر مٹر کے دانے کے برابر کریں اور برش کرنے میں ان کی مدد کریں۔ یاد رکھیں کہ چھوٹے بچوں میں خود سے باشرطریقے سے دانتوں کو برش کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ دانت صاف کرنے میں ان کی اعانت کریں۔ عمر بڑھنے کے ساتھ ان میں یہ صلاحیت خود بخود پیدا ہو جاتی ہے۔ جس طرح بچے جوتے کا تسمہ باندھنا سیکھتے ہیں وہ اسی طرح برش کرنا بھی سیکھ جاتے ہیں لیکن ابتدا میں انہیں اس کے لئے والدین کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک اور بات جس کا خیال رکھنا ضروری ہے وہ یہ کہ بچے منہ کے اندر ٹوتھ پیسٹ سے بننے والی جھاگ کو ہرگز نہ نگلیں۔

انگوٹھا یا Pacifier چوسنے کی عادت زیادہ عرصے کے لئے جاری رہنا بچے کے لئے اچھا نہیں ہے۔ عام طور پر یہ عادت خود بخود چھوٹ جاتی ہے لیکن اگر یہ عادت جاری رہے تو اس کو روکنے کے سلسلے میں مدد کرنا ضروری ہے۔

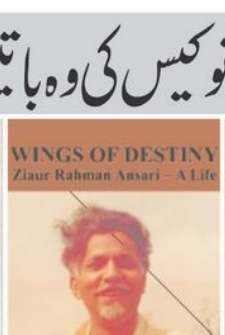
ایک ڈنٹسٹ کے لئے بچے کے منہ اور دانتوں کی صحت کا بہتر خیال رکھنے والے والدین ایک رول ماڈل کی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ یہ عمل سیکھنا ایک طویل اور مرحلہ وار سلسلہ ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ لگن، محبت اور صبر کے ساتھ بچوں کو دانت اور منہ صاف کرنا سکھایا جائے تاکہ یہ بچے منہ اور دانتوں کو صاف رکھنے کی ایک بوجھ سمجھ کر اس سے نجات حاصل نہ کریں۔ مقصد یہ ہے کہ والدین اور بچوں دونوں میں اس حوالے سے آگہی بڑھنے کا جذبہ پیدا کیا جائے اور زندگی صحت کے ضمن میں ایک خوشحال کنبہ تعمیر کیا جائے۔

آئیے عہد کریں کہ اپنے بچے کو تحفے میں تاعمر قائم رہنے والی مسکراہٹ کے اہتمام میں چٹ جائی عاں۔

ورق در ورق:

شاہ بانو کیس کی وہ باتیں جو اب تک ان کہی تھیں







شاہ بانو کیس کی شہادت

انصاری کا تذکرہ ضرور ہوتا ہے۔ بابری مسجد کی شہادت اور مسلمانوں کے خلاف دیگر اقدام کے جواز کے طور پر اس بل کو پیش کیا جاتا ہے اور ضیاء الرحمان انصاری کو مورد الزام ٹھہرایا جاتا ہے۔ ضیاء الرحمان انصاری اندرا گاندھی اور اجیتا گاندھی کے دور حکومت میں کابینہ کے رکن رہے۔ ان کا انتقال 1992ء میں ہوا تھا۔

اب جب کہ سیاسی سطح پر مسلمانوں کی اقتدار سے بے دخلی کا سلسلہ دراز سے دراز تر ہوتا جا رہا ہے، ضیاء الرحمان انصاری سے متعلق سوانحی مواد اور ان کی سیاسی اور سماجی خدمات کے تفصیلی تذکرہ کی اشاعت پذیر ہونا نہ صرف ایک قابل نیک بلکہ یوں بھی ہے کہ انصاری صاحب سے متعلق جو غلط فہمیاں رواج پا گئی ہیں ان کا ازالہ بھی ضروری ہے۔ ضیاء الرحمان انصاری کے فرزند صبیح الرحمان صاحب، ایک مشہور ماحولیاتی سائنس داں ہیں اور انہوں نے برٹش کولمبیا یونیورسٹی میں تدریسی فرائض بھی انجام دیے ہیں، اپنے والد سے متعلق غلط فہمیوں اور مغرضانہ پروپگنڈا کا پردہ چاک کرنے کے بجائے بطور خواہاں ہیں اور اس ضمن میں انہوں نے اپنے والد کی سوانح عمری بعنوان: Wings of Destiny: Ziaur Rehman Ansari – A Life لکھی ہے جو حال ہی میں ہابرو اسکرائبس پبلی کیشنز دہلی نے شائع کی ہے۔

پانچ ابواب پر مشتمل 267 صفحات کو محیط اس کتاب کا بنیادی مقصد شاہ بانو کیس سے متعلق ضیاء الرحمان انصاری کے نقطہ نظر کی معروضی وضاحت ہے تاکہ مصنف کے بقول غلط فہمیوں اور حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے کی روش کا محاسبہ کیا جا سکے۔

فصیح الرحمان کا خیال ہے کہ ضیاء الرحمان کی سیاسی خدمات کے دستاویزی شواہد اور شاہ بانو مقدمہ سے متعلق ان کے نقطہ نظر کی صحیح تناظر میں وضاحت اور پس منظر کی تشریح اب تک مکمل طور پر نہیں ہو سکی ہے، لہٰذا ضیاء الرحمان انصاری کی شبیہ بھی پوری طرح اجاگر نہیں ہو سکی ہے۔

مضمون کے مطابق آزادیٔ رائے کی آڑ میں ہر قسم کی غلط تشریح اور مطالعہ انگیز تعبیر اور ان کی تقریر کے منتخب اقتباسات کی مدد سے جو بیانیہ تیار کیا گیا اس پر بد دیانتی کے سائے لرزاں ہیں۔ ضیاء الرحمان کی خدمات اور ان کے نقطۂ نظر کی صحیح وضاحت سے عوام کو واقف کرانا کتاب کا مقصد اولین ہے۔ فصیح الرحمان نے کتاب کا چوتھا باب ”شاہ بانو کیس پر مباحثہ: ضیاء الرحمان کا تناظر“ میں بڑی شرح و بسط کے ساتھ شاہ بانو مقدمہ کے قانونی مضمرات پر روشنی ڈالی ہے اور سپریم کورٹ کے فیصلے کے اقتباسات بھی درج کیے ہیں اور پھر پارلیامنٹ میں اس مسئلہ پر بحث کو بڑی تفصیلی کے ساتھ درج کیا ہے۔

اس ضمن میں مسلم پرسنل لا بورڈ کی راجیو گاندھی کو عرضداشت اور دفعہ 125 اور 127 میں ترمیم سے متعلق غلام محمود بنات والا کے پیش کردہ بل کا بھی تفصیلی اندراج کیا گیا ہے۔ فصیح الرحمان نے لکھا ہے کہ یہ تصور بالکل غلط ہے کہ راجیو گاندھی کی ایما پر ضیاء الرحمان انصاری نے بل کی حمایت میں زبردست تقریر کی اور سپریم کورٹ کے فیصلہ کو رد کرانے میں اہم رول ادا کیا۔ مصنف کے مطابق ضیاء الرحمان انصاری سپریم کورٹ کے فیصلے سے خود بدل تھے اور وہ اس کے خلاف بولنا چاہتے تھے۔ ان کو اس بات کا شبہ تھا کہ شاید شاہ بانو کیس میں مسلم پرسنل لا بورڈ کے نقطۂ نظر کی حمایت راجیو گاندھی کو پسند نہ آئے۔

فصیح الرحمان کے مطابق اس سلسلہ میں ضیاء الرحمان انصاری نے جب راجیو گاندھی سے ملاقات کی اور بنات والا کے پیش کردہ بل پر اظہار خیال کی اجازت چاہی تو اس وقت محمد یٰسین پارلیامنٹ عزیز قریشی صاحب موجود تھے۔ ان کے مطابق ضیاء الرحمان صاحب نے راجیو گاندھی سے کہا کہ اگر بل پر تقریر کی اجازت دینے میں انہیں تامل ہے تو وہ بلا تکلف ان کا استعفیٰ منظور کر لیں اور وہ استعفیٰ کا خط لے کر گئے تھے۔ راجیو گاندھی نے استعفیٰ کا خط لے کر کوڑے دان میں پھینک دیا۔ کتاب میں ضیاء الرحمان انصاری کی باعمل تقریر متن عمل کیا گیا ہے جو انہوں نے 22/نومبر 1985ء کو پارلیامنٹ میں کی تھی۔

یہ ان کی پہلی تقریر تھی جس میں شادی، طلاق اور نان نفقہ کے شرعی نقطہ نظر کی وضاحت کی گئی تھی۔ ضیاء الرحمان نے کہا کہ قرآن مخلص رسوم، طرز معاشرت اور روایات سے متعلق کتاب نہیں ہے بلکہ یہ ان ہدایتوں پر مشتمل ہے جن پر عمل کر کے انسان معاشرہ کو بہتر طور پر چلا سکتا ہے۔ صبیح الرحمان نے مرکزی وزیر کے نقطۂ نظر کا رد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان کا خیال تھا کہ پرسنل لا بھی معاشرتی تبدیلی کے ساتھ تبدیل کیے جا سکتے ہیں کہ اسلام کے نزدیک معاشرہ کی اجتماعی حیثیت ہے جو نامیاتی اور ارتقا پذیر ہے۔

اگر معاشرہ ضرورت محسوس کرے تو تبدیلی یقیناً کی جا سکتی ہے تاہم یہ تبدیلی ان واضح قرآنی احکام سے متغائر نہ ہو جن کی مکمل تفصیل موجود ہے۔ ضیاء الرحمان نے اپنی تقریر میں اس امر کا شدود مد کے ساتھ اظہار کیا کہ اسلام پر مُوقر زندگی پر توجہ مرکوز کرتا ہے اور عزت نظر ہر گونی مجسمویت نہیں کرتا۔ مطلقہ عورت کا اپنے سابق شوہر (جس سے اب اس کا کوئی تعلق نہیں ہے) سے زندگی بھر نان نفقہ لینا انسانی حرمت کے منافی ہے۔ یہ نقطۂ نظر مذہبی سے زیادہ معاشرتی اور اخلاقی ہے اور اس پر پورے معاشرہ کے تصور کائنات کی صاف چھاپ نظر آتی ہے۔

مطلقہ عورت کی نگہداشت کی ذمہ داری ضیاء الرحمان کے مطابق عورت کے والدین، بھائی بہنوں اور دیگر رشتہ داروں پر ہے کہ اسے وراثت میں حصہ ملتا ہے۔ اگر کسی عورت کا کوئی رشتہ دار نہیں ہے تو پھر ذمہ داری معاشرہ اور حکومت کی ہے۔ یہ نقطۂ نظر محل نظر ہے کہ اگر مطلقہ عورت کو نان نفقہ اس کا سابق شوہر ادا کرتا رہتا ہے اس سے کس شرعی حکم کی عدول ہوتی ہے، اس کی قرار واقعی وضاحت نہیں ہے۔ فصیح الرحمان کی وضاحت بھی زیادہ قابل قبول محسوس نہیں ہوتی۔

کتاب کا تیسرا باب بڑی تفصیلی ہے ساتھ ساتھ شاہ بانو مقدمہ کے متعلقات اور اس سے متعلق مباحثات کی وقت نظر کے ساتھ وضاحت کرتا ہے اور ان حقائق سے بھی واقف کراتا ہے کہ جنے ذرائع ابلاغ نے زیادہ لائق اعتنا نہیں سمجھا۔ صبیح الرحمان کی کتاب معروضیت اور غیر جذباتی لہجہ کی بنا پر اس تکلف ان کا استعفیٰ منظور کر لیں اور وہ استعفیٰ کا خط لے کر گئے تھے۔ راجیو گاندھی نے استعفیٰ کا خط لے کر کوڑے دان میں پھینک دیا۔ کتاب میں ضیاء الرحمان انصاری کی باعمل تقریر متن عمل کیا گیا ہے جو انہوں نے 22/نومبر 1985ء کو پارلیامنٹ میں کی تھی۔

یہ ان کی پہلی تقریر تھی جس میں شادی، طلاق اور نان نفقہ کے شرعی نقطہ نظر کی وضاحت کی گئی تھی۔ ضیاء الرحمان نے کہا کہ قرآن مخلص رسوم، طرز معاشرت اور روایات سے متعلق کتاب نہیں ہے بلکہ یہ ان ہدایتوں پر مشتمل ہے جن پر عمل کر کے انسان معاشرہ کو بہتر طور پر چلا سکتا ہے۔ صبیح الرحمان نے مرکزی وزیر کے نقطۂ نظر کا رد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان کا خیال تھا کہ پرسنل لا بھی معاشرتی تبدیلی کے ساتھ تبدیل کیے جا سکتے ہیں کہ اسلام کے نزدیک معاشرہ کی اجتماعی حیثیت ہے جو نامیاتی اور ارتقا پذیر ہے۔

اگر معاشرہ ضرورت محسوس کرے تو تبدیلی یقیناً کی جا سکتی ہے تاہم یہ تبدیلی ان واضح قرآنی احکام سے متغائر نہ ہو جن کی مکمل تفصیل موجود ہے۔ ضیاء الرحمان نے اپنی تقریر میں اس امر کا شدود مد کے ساتھ اظہار کیا کہ اسلام پر مُوقر زندگی پر توجہ مرکوز کرتا ہے اور عزت نظر ہر گونی مجسمویت نہیں کرتا۔ مطلقہ عورت کا اپنے سابق شوہر (جس سے اب اس کا کوئی تعلق نہیں ہے) سے زندگی بھر نان نفقہ لینا انسانی حرمت کے منافی ہے۔ یہ نقطۂ نظر مذہبی سے زیادہ معاشرتی اور اخلاقی ہے اور اس پر پورے معاشرہ کے تصور کائنات کی صاف چھاپ نظر آتی ہے۔

مطلقہ عورت کی نگہداشت کی ذمہ داری ضیاء الرحمان کے مطابق عورت کے والدین، بھائی بہنوں اور دیگر رشتہ داروں پر ہے کہ اسے وراثت میں حصہ ملتا ہے۔ اگر کسی عورت کا کوئی رشتہ دار نہیں ہے تو پھر ذمہ داری معاشرہ اور حکومت کی ہے۔ یہ نقطۂ نظر محل نظر ہے کہ اگر مطلقہ عورت کو نان نفقہ اس کا سابق شوہر ادا کرتا رہتا ہے اس سے کس شرعی حکم کی عدول ہوتی ہے، اس کی قرار واقعی وضاحت نہیں ہے۔ فصیح الرحمان کی وضاحت بھی زیادہ قابل قبول محسوس نہیں ہوتی۔

کتاب کا تیسرا باب بڑی تفصیلی ہے ساتھ ساتھ شاہ بانو مقدمہ کے متعلقات اور اس سے متعلق مباحثات کی وقت نظر کے ساتھ وضاحت کرتا ہے اور ان حقائق سے بھی واقف کراتا ہے کہ جنے ذرائع ابلاغ نے زیادہ لائق اعتنا نہیں سمجھا۔ صبیح الرحمان کی کتاب معروضیت اور غیر جذباتی لہجہ کی بنا پر اس کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ضیاء الرحمان صاحب بہت جلد بھاگ کی طرح پیچیدگی جاتا تھا۔

اس ضمن میں انہوں نے ستمبر 1978ء کا ایک واقعہ لکھا ہے کہ اندرا گاندھی کان پور آئی تھیں اور ضیاء الرحمان انصاری نے شکاگنج (اناؤ) جا کر ان کا استقبال کیا اور ان کے ساتھ سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا۔ کار میں مختصر قدموں بھی تھیں اور اندرا گاندھی نے ضیاء الرحمان کو بھی کار میں بٹھا لیا اور اناؤ پہنچنے پر اناؤ کے کانگریسی لیڈر گوپی ناتھ دکشت کو اندرا گاندھی سے ملنے آئے۔ اندرا جی نے انہیں بھی کار میں سوار کرا لیا، کار میں بیٹھتے ہی دکشت جی نے شکوہ کیا کہ انہیں اندرا گاندھی کے دورے کی کوئی اطلاع نہیں تھی۔ اس پر محسنہ قدوائی نے انصاری صاحب سے پوچھا کہ انہوں نے اندرا گاندھی کی آمد سے سب کو مطلع کیوں نہیں کیا۔

اس پر انصاری غصہ سے آگ بگولا ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ وہ اناؤ کا کانگریس کمیٹی کے کوئی عہدے دار نہیں ہیں اور سب کو مطلع کرنا ان کے فرائض منصبی میں شامل نہیں ہے۔ اندرا گاندھی نے انصاری کا غصہ ٹھنڈا کیا۔ انصاری صاحب اندرا جی کے ساتھ لکھنؤ جانے والے تھے مگر جب گاڑی اناؤ سرحد سے نکلنے لگی تو انصاری صاحب اندرا گاندھی سے اجازت لے کر کار سے اتر آئے اور ان کے ساتھ لکھنؤ نہیں گئے۔ ضیاء الرحمان انصاری کے شخصی اور سوانحی کوائف ان کی پسندو ناپسند اور ترجیحات سے متعلق نادر معلومات سے اس کتاب کے صفحات پُر ہیں۔

ضیاء الرحمان انصاری ایک اچھے مقرر تھے اور ان کا مطالعہ خاصا وسیع تھا، خصوصاً اردو اور فارسی شعر و ادب کا۔ صبیح الرحمان صاحب نے اس ضمن میں بہت سی تفصیلات پیش کی ہیں۔ علم، عرض اور ان موسیقی سے بھی انصاری صاحب کی گہری دلچسپی کا پتہ چلتا ہے۔ اسی طرح بعض علمی اداروں مثلاً ندوۃ دارالعلوم بندے ان کے گہرے تعلق کا بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

ضیاء الرحمان انصاری ایک کامیاب سیاست داں تھے اور ان کو علوم و فنون سے بھی گہرا تعلق تھا۔ یہ کتاب اس نکتہ کو متواتر پیش کی شواہد کے ساتھ آشکارا کرتی ہے۔ اس سفل پرور اور طالع آزما سیاست دانوں کے دور میں ضیاء الرحمان کو بعض تحفظات کے باوصف یاد رکھنا اور اصل اپنی تہذیبی شناخت کی بازیافت کرنا، جس کے لیے مصنف صبیح الرحمان داد و تحسین کے مستحق ہیں۔ اس کتاب کے اردو ترجمہ کی بھی ضرورت ہے، توقع ہے کہ مصنف اس طرف بھی توجہ کریں گے۔

(تبصرہ نگار علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ ماس کمیونیکیشن میں پروفیسر ہیں۔ ان کے بفتہ وار کالم ورق در ورق کی ساری قسطیں آپ یہاں پڑھ سکتے ہیں۔)

فرمانِ الٰہی

ڈاکٹر مولانا صباح اسماعیل (ندوی، علیگ) | قسط: 1118

عذاب کا انتظار مت کرو!

اللّٰهُ الَّذِی......تَأْكُلُونَ (79) وَلَكُمْ فِيهَا......تَحْمَلُونَ (80) وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَأَيَّ آيَاتِ اللّٰهِ تُنكِرُونَ (81) أَفَلَمْ يَسِيرُوا......يَكْسِبُونَ (82) فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ......يَسْتَهْزِئُونَ (83) فَلَمَّا رَأَوْا......مُشْرِكِينَ (84) فَلَمْ يَكُ......الْكَافِرُونَ (85)

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے چوپائے پیدا کیے تاکہ تم ان میں سے کچھ پر سواری کرو اور ان میں سے کچھ کو تم کھاتے بھی ہو۔☆

اور ان میں تمہاری دوسری منفعتیں بھی ہیں اور اس لیے بھی بنائے ہیں کہ ان کے ذریعہ سے اپنے دلوں کے کسی مقصد تک پہنچو اور ان پر اور کشتیوں پر تم سوار کیے جاتے ہو۔☆

اور وہ تم کو اپنی بے شمار نشانیاں دکھاتا ہے تو تم اللہ کی کن کن نشانیوں کا انکار کرو گے؟☆

کیا یہ لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے کہ کیا انجام ہوا ان لوگوں کا جو ان سے پہلے گزرے ہیں۔ وہ ان سے زیادہ تھے زمین میں اپنے آثار کے اعتبار سے اور بڑھ چڑھ کر تھے اپنی قوت کے لحاظ سے تو انہوں نے جو کچھ کمایا دھرا وہ ان کے کچھ بھی کام نہ آیا۔☆

پس جب ان کے پاس ان کے رسول نہایت واضح دلیلوں کے ساتھ آئے تو وہ اپنے اسی علم پر نازاں رہے جو ان کے اپنے پاس تھا اور ان کو اس عذاب نے گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔☆

پس جب انھوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو بولے کہ ہم اللہ واحد پر ایمان لائے اور ان چیزوں کے ہم منکر ہوئے جن کو ہم اللہ کا شریک گردانتے تھے۔☆

پس ان کا ایمان جو وہ عذاب دیکھ چکنے کے بعد لائے ان کے لیے کچھ نفع دینے والا نہیں بنا۔ یہی اللہ تعالیٰ کی سنت ہے جو اس کے بندوں میں پہلے ظاہر ہوتی رہی ہے اور اس وقت کفر کرنے والے خسارے میں رہے۔☆

آیت: 79 تا 85 ---- سورہ: مومن ---- پارہ: 24

یہ سورہ مومن کی آخری آیتیں ہیں۔ گزشتہ آیتوں میں کفار و مشرکین کا یہ مطالبہ سامنے آیا تھا کہ اللہ کے رسول ان کے سامنے کوئی عذاب کیوں نہیں لے آتے۔ وہاں ان کو بتایا گیا تھا کہ جس عذاب کا تم مطالبہ کر رہے ہو وہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔

"بھلا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ کی آیات کے باب میں جھگڑتے ہیں! وہ کہاں پھیر دیے جاتے ہیں! انھوں نے کتاب کی تکذیب کی اور ان چیزوں کی بھی جن کے ساتھ ہم نے اپنے رسولوں کو بھیجا تو عنقریب ان کو معلوم ہو جائے گا! جب کہ ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور زنجیریں ہوں گی، وہ گھسیٹے جائیں گے۔ گرم پانی میں، پھر آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔ پھر ان سے پوچھا جائے گا، کہاں ہیں وہ جن کو تم شریک ٹھہراتے تھے۔ اللہ کے سوا۔ وہ کہیں گے، وہ سب ہم سے کھوئے گئے بلکہ ہم تو پہلے کسی کو پکارتے ہی نہ تھے۔ اس طرح اللہ کافروں کے حواس گم کر دے گا۔ یہ اس سبب سے کہ تم زمین میں ناحق اتراتے اور اکڑتے رہے۔ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، اس میں ہمیشہ رہنے کے لیے۔ کیا ہی برا ٹھکانا ہے متکبروں کا! تو آپ ثابت قدم رہیں، بے شک اللہ کا وعدہ حق ہے۔ یا تو ہم نے ان کے بارے میں جو وعدہ کیا ہے اس کا کچھ حصہ آپ کو دکھا دیں گے، یا آپ کو وفات دے دیں گے تب بھی ان کی واپسی ہماری ہی طرف ہوگی۔ اور ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے جن میں سے کچھ کے حالات آپ کو سنا دیے اور ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جن کے حالات آپ کو نہیں سنائے۔ اور کسی رسول کے بس میں نہ تھا کہ وہ کوئی نشانی اللہ کے اذن کے بغیر لے آئے۔ پس جب اللہ کا حکم آ جائے گا، حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس وقت اہل باطل خسارے میں پڑیں گے۔"

اب یہاں ارشاد ہوا ہے کہ تم اس وقت کا انتظار مت کرو جب اللہ کا عذاب تمہارے سامنے آ جائے۔ جس کو بھی ایمان لانا ہے وہ اللہ کی نشانیاں دیکھ کر عذاب و عقاب سے پہلے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے۔ یہ اللہ کی سنت ہے کہ وہ ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں کرتا جو عذاب کو سر پر مسلط دیکھنے کے بعد ایمان کا اعلان کرتے ہیں۔ کیا اللہ کے بے شمار احسانات و انعامات اس بات کیلئے کافی نہیں ہیں کہ انسان ان پر غور و فکر کے ذریعہ خدائے حقیقی کی عظمت و کبریائی کو تسلیم کرے اور اس کی تابعداری و فرمانبرداری کا حلف اٹھائے؟

"اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے چوپائے پیدا کیے تاکہ تم ان میں سے کچھ پر سواری کرو اور ان میں سے کچھ کو تم کھاتے بھی ہو۔ اور ان میں تمہاری دوسری منفعتیں بھی ہیں اور اس لیے بھی بنائے ہیں کہ ان کے ذریعہ سے اپنے دلوں کے کسی مقصد تک پہنچو اور ان پر اور کشتیوں پر تم سوار کیے جاتے ہو۔ اور وہ تم کو اپنی بے شمار نشانیاں دکھاتا ہے تو تم اللہ کی کن کن نشانیوں کا انکار کرو گے؟ کیا یہ لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے کہ کیا انجام ہوا ان لوگوں کا جو ان سے پہلے گزرے ہیں۔ وہ ان سے زیادہ تھے زمین میں اپنے آثار کے اعتبار سے اور بڑھ چڑھ کر تھے اپنی قوت کے لحاظ سے تو انہوں نے جو کچھ کمایا دھرا وہ ان کے کچھ بھی کام نہ آیا۔ پس جب ان کے پاس ان کے رسول نہایت واضح دلیلوں کے ساتھ آئے تو وہ اپنے اسی علم پر نازاں رہے جو ان کے اپنے پاس تھا اور ان کو اس عذاب نے گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔ پس جب انھوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو بولے کہ ہم اللہ واحد پر ایمان لائے اور ان چیزوں کے ہم منکر ہوئے جن کو ہم اللہ کا شریک گردانتے تھے۔ پس ان کا ایمان جو وہ عذاب دیکھ چکنے کے بعد لائے ان کے لیے کچھ نفع دینے والا نہیں بنا۔ یہی اللہ تعالیٰ کی سنت ہے جو اس کے بندوں میں پہلے ظاہر ہوتی رہی ہے اور اس وقت کفر کرنے والے خسارے میں رہے۔"☆☆☆

انسان کیلئے سیدھا راستہ

انسان کے فکر و عمل کے راستے ایک اور یکساں نہیں ہیں، اور اس اختلاف کا اندازہ لگانے کے لئے اگر ایک بہت بڑے ہال میں لوگوں کے ایک بڑے ہجوم کو جمع کر کے یہ پوچھا جائے کہ انسان کی اصل ضرورت کیا ہے تو بھانت بھانت کے جوابات آئیں گے۔ کوئی کہے گا روٹی، کپڑا، مکان۔ کوئی کہے گا عزت، شہرت، دولت۔ کوئی کہے گا عیش و عشرت اور عافیت و آرام۔ کوئی کہے گا صلح و امن، اور کوئی کہے گا جنگ۔ کوئی کہے گا غلبہ و اقتدار، اور کوئی کہے گا کھلی آزادی۔ کوئی کہے گا جمہوریت اور کوئی کہے گا بادشاہت اور آمریت۔ کم ہی لوگ ہوں گے جو کہیں گے کہ ان کو سیدھا راستہ اور اس کے لئے رہنمائی چاہئے۔

حقیقت ہے کہ سارے راستے بیک وقت تو حق نہیں ہو سکتے۔ سچائی تو ایک ہی ہے اور صحیح نظریہ حیات صرف وہی ہو سکتا ہے جو اس سچائی کے مطابق ہو۔ اور عمل کے بے شمار ممکن راستوں میں سے صحیح راستہ بھی صرف وہی ہو سکتا ہے جو صحیح نظریہ حیات پر مبنی ہو۔ اس صحیح نظریے اور صحیح نظریے اور صحیح راہ عمل سے واقف ہونا انسان کی سب سے بڑی ضرورت ہے، بلکہ اصل بنیادی ضرورت یہی ہے۔ کیونکہ دوسری تمام چیزیں تو انسان کی سب سے بڑی ضرورت ہے، بلکہ اصل بنیادی ضرورت یہی ہے۔ کیونکہ دوسری تمام چیزیں تو انسان کی صرف ان ضرورتوں کو پورا کرتی ہیں جو ایک اونچے درجے کا جانور ہونے کی حیثیت سے اس کو لاحق ہوا کرتی ہیں۔

اس کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ اگرچہ "سیدھا راستہ" انسان کی بنیادی ضرورت ہے، مگر وہ اپنی اس ضرورت کو پہچانتا ہے اور نہ بطور خود پہچان سکتا ہے۔ اس لئے وہ جہل اور نادانستگی کی وجہ سے اپنی خواہشات کے مطابق زندگی کا ایک راستہ متعین کر لیتا ہے، جبکہ یہ

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم صحیح اور سیدھا راستہ اپنائیں۔ سیدھی راہ پر چل کر ہی انسان دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ سیدھی راہ پر چلنا ہی ہماری زندگی کا مقصد ہونا چاہئے۔ اللہ عمل کی توفیق دے۔ آمین

انسانی کردار سازی اور قرآن

تجمل حسین البرکات علی گڑھ



قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے انسانی زندگی کیلئے ضابطۂ حیات کے طور پر اتارا اور ایسا جامع بنایا کہ اس میں اب کسی تبدیلی کی ضرورت باقی نہ رہی، پھا چھاپنے نزول کے وقت سے لے کر دنیا کے باقی رہنے تک قرآن انسانیت کیلئے "ہدی للناس"، "شفاء لما فی الصدور" اور "بیان للناس" ہے۔

کردار اصطلاحی طور پر ان امتیازی خصوصیات کو کہتے ہیں جو انفرادی طور پر انسان میں نشوونما پاتی ہیں جن کا تعلق انسانی زندگی کے اس ردعمل سے ہے جو مخصوص حالات میں ظاہر ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں سب سے زیادہ زور اس بات پر دیا گیا ہے کہ رب العالمین نے اس کائنات کو اور تمام مخلوقات کو ایک اعلیٰ مقصد کے تحت بنایا اور انسان کو اس زمین پر اشرف المخلوقات بنایا اور اس کے بلند مقام کو اس طرح روشناس کیا۔

ترجمہ: "اور بیشک ہم نے اولاد آدم کو عزت دی اور ان کی خشکی اور تری میں سوار کیا اور ان کو ستھری چیزیں روزی دیں اور ان کو اپنی بہت مخلوق سے افضل کیا۔ انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کی واحد وجہ یہ ہے کہ اس کے پاس عقل اور اخلاق و کردار کا وہ ملکہ ہے جو اس کو دوسری تمام مخلوقات سے یکسر علیحدہ کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن جہاں عبادت کے دائرہ میں شرک سے روکتا ہے اور ایک خدا کی عبادت کا حکم دیتا ہے وہاں وہ اخلاق و کردار کے دائرہ میں جھوٹ بولنے، وعدہ خلافی، خیانت، بدی، رشوت، بغض و حسد اور دوسری برائیوں سے بھی منع کرتا ہے"۔

(بنی اسرائیل: 70)

قرآن مجید ان بری باتوں کے خلاف جن خوبیوں کو اختیار کرنے کی ہدایت دیتا ہے ان میں سچ بولنا، عفت و پاک بازی، عفو و درگزر اور ایثار و قربانی جیسے نیک اوصاف کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ انسان جس حد تک ان اوصاف سے متصف ہو جائے اسلام اسے اس حد تک انسانی معیار کی بلندی قرار دیتا ہے اور ایک صحت مند توانا معاشرہ انسانی کے وجود کیلئے یہ ہدایت کرتا ہے۔

ترجمہ: "بیشک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کے دینے کا اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بری بات اور سرکشی سے تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ کہیں تم دھیان دو"۔

(النحل-90)

قرآن نے صرف احکام و ہدایات دینے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اس مقصد کے تحت اپنے آخری پیغمبر کو اخلاق و کردار کا پیکر بنا کر بھیجا اور تمام لوگوں کیلئے نمونۂ عمل قرار دیا، فرمایا جاتا ہے۔

ترجمہ: "بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے"۔ (الاحزاب-21)

تاریخ شاہد ہے کہ اخلاص و للہیت، خوف خدا، صبر و عزیمت، عفو و درگزر، عدل و مساوات اور فحشاء و منکر سے اجتناب گویا اس طرح کی سیکڑوں درخشاں قرآنی تعلیمات ہیں جو اس بات کی صداقت پر مہر ہے کہ انسانی کردار سازی میں قرآن مجید کا کوئی مثیل و معاون نہیں۔

قرآن کریم عالم گیر اور آفاقی ہے اس کی تعلیمات اپنے اندر جامعیت اور آفاقیت کی شان رکھتی ہیں، اس لئے یہ تمام انسانوں کیلئے کتاب ہدایت ہے اور بلاشبہ انسانی کردار سازی میں اس کا عشر عشیر رول بھی کسی کتاب اور قانون کے حصہ میں نہیں آسکتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو، بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہو، بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے"۔ (الحجرات-13)

یعنی نسب میں تفاخر و تفاضل کی کوئی وجہ نہیں، سب برابر ہو ایک جد اعلیٰ کی اولاد ہو۔ شاخوں اور قبیلوں میں تقسیم کرنے کا مقصد یہ ہے کہ کوئی اپنا نسب اپنے باپ دادا کے سوا دوسرے کی طرف نہ کرے یہ نہیں کہ نسب پر تفاخر کرے اور دوسروں کی تحقیر کرے اس لیے کہ عزت و فضیلت کا مدار پرہیز گاری پر ہے نہ کہ نسب پر۔ (خزائن العرفان)

اسلام نے کل انسانیت کیلئے ایسا نظام وضع کر دیا ہے خواہ وہ زندگی کے کسی بھی حصہ سے تعلق رکھتا ہو قابل عمل اور دے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بسنے والی مخلوق میں انسانوں اور جنوں کی ہدایت کیلئے اپنے احکامات نازل فرمائے اور انہیں اپنے دیے گئے ضوابط کے مطابق چلنے کا حکم دیا ہے۔ اگر بغور ان احکامات کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ تمام احکامات اپنی مکلف مخلوق کی اصلاح کیلئے نازل فرمائے تاکہ معاشرے میں اس کا وجود امن کی علامت بنا رہے اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں تھا جب تک انسانی ذہن و قلوب کی تطہیر نہ کر دی جائے۔

انسانی نفس کیلئے اللہ تعالیٰ نے مختلف ذرائع سے تعلیم و تربیت کا اسلوب اختیار کیا جو کہ انسانی ذہنوں کے قریب تر تھا اور وہ وسائل قائم کیے جن سے انحراف کیا جا سکتا تھا۔ اس کی ایک مثال امانات کے متعلق قرآن کی اس آیت سے بھی دی جاسکتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ: "بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو بیشک اللہ تمہیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے، بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے"۔ (النساء-58)

گویا اس طرح قرآن مجید نے متعدد جگہوں پر تعمیر انسانیت میں معاون اور معاشرتی خرابیوں پر تنبیہ کی ہے اور نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ ان کے مداوا کے طریقوں کی طرف رہنمائی کی ہے، اس کی ایک مثال قرآن کے اس ارشاد سے دی جاسکتی ہے، ارشاد ہے:

ترجمہ: "اے محبوب! معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو"۔ (الاعراف-199)

اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء اور آسمانی صحائف کے ذریعہ حضرت انسان کو اس کے نفس کی اصلاح کی خاطر مبعوث اور نازل فرمایا، قرآن کریم آسمانی صحائف کی آخری کڑی ہے جو قیامت تک کیلئے ضابطۂ حیات کی حیثیت رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب میں انسانیت نفس کو موضوع بنا کر انسان کے ان تمام محاسن و عادات کو بھی بیان کر دیا ہے جن سے انسانی شخصیت اور کردار کی تعمیر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں توحید و رسالت، ارکان اسلام و احکامات و عبادات، معاملات اور اخلاقیات سے متعلقہ مسائل بیان کر کے ان کے ذریعہ تعمیر انسانیت اور کردار سازی کی ہے۔

قرآن کریم ہر طبقہ کے فرد کی نفسیات اور شخصیت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنا مدعا بیان کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اتنی صدیاں گزرنے کے باوجود اب تک ہر دور میں قرآن کسی بھی ماحول اور زمانی تغیر کی وجہ سے بے سود اور خاموش کتاب نہیں رہا۔ یہی قرآن کا اعجاز اور امتیاز ہے کہ وہ انسان کے زندہ مسائل پر بات کرتا ہے اور ان کا حل پیش کرتا ہے۔ کسی بھی دور میں قرآن کے اس اعجاز کو اس کے مخالفین بھی جھٹلا نہ سکے بلکہ انہیں اس سے متاثر ہو کر ایمان لانا پڑا۔ قرآن کا انسانی کردار میں یہ اثر تاقیامت جاری رہے گا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

☆☆☆

نعت پاک

سعید رحمانی (کٹک)

مری سوچوں میں طیبہ کا حسیں منظر مہکتا ہے
نبی کا نام لیتا ہوں تو گھر کا گھر مہکتا ہے
چلی آتی ہے ان کی یاد جب میرے خیالوں میں
تو اس کی روشنی سے اپنے دل کا در مہکتا ہے
فضائیں بھی معطر ہیں شمیم جسم اطہر سے
گلوں میں ان کا انداز حیا پرور مہکتا ہے
مہک اٹھتی ہے دنیا نقرئی کرنوں کی خوشبو سے
عرب کے چاند کا جب چہرۂ انور مہکتا ہے
سعید ان کی ثنا کا منفرد انداز ہے یہ بھی
مرے شعروں کے ہر اک لفظ کا پیکر مہکتا ہے

حق و باطل کی معرکہ آرائی اور نواسہ رسولؐ کا مومنانہ کردار

مولانا محمد عبدالحفیظ اسلامی (حیدرآباد)

سچ تو یہ ہے کہ واقعہ کربلا اسلامی تاریخ کا ایک کڑوا باب ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ان حقائق سے کسی کو بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ ابتدائے دنیا سے لیکر آج تک صرف دو ہاتھیں ہی رہی ہیں، ایک ہے حق اور دوسرا باطل اور ان حق و باطل کی ہر زمانے میں کشمکش چلتی آئی ہے۔

اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا اسلامی تاریخ کی حیثیت سے ہمارے سامنے موجود ہے اس طرح ہم غور کریں کہ وہ کیا وجوہات تھیں جن کی بناء پر نواسہ رسول حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے اپنی جان عزیز کو قربان کر دیا مگر باطل طاقت کے سامنے سپر نہیں ڈالا، ہر سال ماہ محرم میں لوگ شہادت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے سلسلہ میں اپنے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں لیکن ان غم گسار حضرات کی اکثریت اس بات کی جانب توجہ نہیں دیتی کہ وہ کیا بات تھی جس کی بناء پر حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے نہ صرف اپنی جان عزیز بلکہ اپنے کنبے کے نونہالوں کو بھی کٹوانا گوارا کر لیا اس تناظر میں اگر ہم دل کی گہرائیوں کے ساتھ غور کریں تو معلوم ہوگا کہ حضرت حسینؓ کی شہادت کے پیچھے ایک مقصد عظیم کارفرما تھا جو انہیں اپنی جان سے زیادہ محبوب بن گیا تھا، وہ یہ کہ زمین اللہ تبارک تعالیٰ کی ملک ہے اور اس پر حکومت بھی اللہ کے احکام اور اس کے آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ رحمت عالم محسن انسانیت ﷺ کے ارشادات مبارک اور آپ کے طریقے کے عین مطابق قائم رہے اور اس کی باگ ڈور ایسے شخص کے ہاتھ میں ہو جو عوام کا منتخب کردہ ہو نہ کہ خود جبری طور پر حکومت کی کرسی پر جا بیٹھ گیا ہو۔

کیونکہ اس طرح کے حالات آج سے تقریباً چودہ سو برس قبل حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے سامنے آئے یعنی خلافت راشدہ کے مبارک و مسعود دور کے خاتمہ کے ساتھ ہی اسلامی دنیا خلافت سے ملوکیت کی طرف منتقل ہو رہی تھی یعنی خلافت کی خوبیاں رو بہ زوال اور ملوکیت کی خرابیاں وجود پا رہی تھیں، مختصر یہ کہ اسلام کی حکمرانی سے انحراف کی کیفیت پائی جانے لگی تھی۔ مثلاً ولی عہدی کا تقرر، خلیفہ کے دستور میں تبدیلی، خلفاء کے طرز زندگی میں تبدیلی، بیت المال کی حیثیت میں تبدیلی، آزادی اظہار رائے کا خاتمہ، عدلیہ کی آزادی کا خاتمہ، شورائی حکومت کا خاتمہ، نسلی و قومی عصبیتوں کا ظہور وغیرہ وغیرہ ان حالات کے وقوع پذیر ہونے کے بعد جب یزید لوگوں پر حکمراں کی حیثیت سے مسلط ہوئے تو ریاست اسلامی مزاج (عدل و انصاف) سے نکل کر ایک بادشاہی طرز زندگی اختیار کرنے لگی۔ یعنی جہاں پر اللہ کے حکم اور نبی کریم ﷺ کی سنت کے عین مطابق عوام کی خواہشات کا پاس و لحاظ رکھا جاتا تھا اب وہاں بادشاہ کی پسند و ناپسند پر عمل درآمد ہونا شروع ہو گیا تھا، جہاں پر خلفاء کی غلطی پر عوام کو یہ حق حاصل تھا کہ اس کی نشاندہی کریں، لیکن اس کی جگہ کسی کو کوئی مجال نہیں کہ بادشاہ کی بڑی سے بڑی غلطی پر اف کہہ سکے، جہاں پر بیت المال امانت سمجھا جاتا تھا اب بادشاہ اپنی ملک سمجھنے لگا۔

جہاں پر عوام کو کھلے عام اپنی رائے کو ظاہر کرنے کی آزادی تھی وہاں پر لوگوں کی زبانوں پر تالے لگائے جانے لگے۔ جہاں پر حکومت کے سارے کام مجلس شوریٰ کے مشوروں سے ہوا کرتے تھے اب وہاں بادشاہ کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا، جہاں پر حکومت کے عہدے مساوی طور پر سب کو ملتے تھے اب وہاں پر بادشاہ نے اپنے بھتیجے اور رشتہ داروں کو عہدے دینا شروع کر دیے تھے اور اس قسم کی کئی دوسری باتیں تھیں جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو سخت ناپسند تھیں اسی لئے حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کی حکومت کو تسلیم نہیں کیا اور اس کو حق ماننے سے بھی انکار کر دیا۔ الغرض یزید نے اپنی حکومت کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ذریعہ عوام میں حق ثابت کرنے کیلئے نواسہ رسول کا استعمال کرنا چاہا اس لئے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو یزید کے ہاتھ پر بیعت کرنے کیلئے مجبور کیا گیا لیکن حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اپنی جان قربان کر دی مگر اسلامی شریعت کے تحفظ کی خاطر باطل طاقت کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا۔ محترم قارئین!! اب ہم تھوڑا غور کریں کہ کیا شہادت حسین رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہمارے لئے صرف ایک واقعہ ہے یا اس میں کچھ درس بھی ہے اس کو صرف ایک واقعہ یا حادثہ سمجھ کر ہم یوں ہی سرسری گذر جائیں یا کچھ آنسو بہا لیں؟ یہ بات ایک حقیقت ہے کہ دنیا میں جتنے بھی واقعات گزرتے ہیں یہ آنے والی نسلوں کیلئے ایک نصیحت ہیں یعنی ان واقعات سے انسان کو اپنی راہ متعین کرنے حق و باطل کو پرکھنے میں مدد ملتی ہے اور اسے تجربہ حاصل ہوتا ہے اسی لئے اللہ رب العالمین کا یہ طریقہ ہے کہ وہ اپنے کلام میں پچھلی قوموں کے واقعات نقل کرتا ہے یعنی باغی قوموں کا ذکر کرتا ہے اور ان کے انجام کو ظاہر کرتا ہے اور فرمانبردار گروہ کا تذکرہ کرتا ہے اور ان کے بہترین انجام کو واضح کرتا ہے۔ یہ سب اس لئے کہ موجودہ اور

فون نمبر: 9849099228
ای میل: mahafeez.islami@gmail.com

یہ لذیذ خشک میوے

بادام، بادام خشک میووں کا بادشاہ کہلاتا ہے اور موسم سرما میں بڑی رغبت سے کھایا جاتا ہے۔ یہ دماغ اور بصارت کے لئے بہت مفید ہے۔ بادام ہر عمر کے افراد کے لئے مفید ہیں۔ یہ اعصاب کو طاقت دیتے اور جسم کی تشوشوما کرتے ہیں۔ بادام کے استعمال سے چربی نہیں بڑھتی۔ بادام دماغی کام کرنے والوں کے لئے فائدہ مند ہیں۔

اخروٹ: اخروٹ اپنی غذائی افادیت کے باعث موسم سرما کے خشک میووں میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ برفانی اور میدانی علاقوں کے لوگ شدید سردی کا مقابلہ کرنے کے لئے اس کو بکثرت کھاتے ہیں۔ یہ دماغ اور اعصاب کو طاقت دیتا ہے اور کھانسی، گلے کے امراض دور کرنے میں مفید ہے۔

چلغوزے: چلغوزے کردے، مثانے اور جگر کو تقویت بخشتے ہیں۔ موسم سرما میں ان کا کھانا پیشاب کی زیادتی کو روکتا ہے۔ چلغوزے موسم سرما کے اثرات کو کم کرتے اور جسم کو حرارت عطا کرتے ہیں۔ چلغوزے کھانے سے پہلے نہ کھائیں، کیونکہ اس طرح بھوک ختم ہو جاتی ہے اور کھانا نہیں کھایا جاتا۔ اس لئے انہیں ہمیشہ کھانے کے بعد کھائیں۔

تل: تل موسم سرما کی ایسی سوغات ہے جن کے کھانے سے سردی اثر نہیں کرتی ہے۔ موسم سرما میں کمزور اور بوڑھے افراد کو پیشاب بار بار آتا ہے۔ اس طرح بعض بچے بھی رات کو سوتے ہوئے بستر گیلا کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے تل کے لڈو کھانا بہت مفید ہیں۔ روزانہ تل کا ایک چمچ کھانا صحت کے لئے

راحیلہ مغل

50 سالہ صدیق احمد اچھے خاصے کھاتے پیتے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے، وہ پیشے کے لحاظ سے کاروبار تھے۔ زندگی اور کاروبار کا پہیہ ابھی طرح چل رہا تھا لیکن اچانک انہوں نے اپنے شوروم پر جانا ہی چھوڑ دیا۔ مزاج میں چڑچڑا پن اتر آیا اور کام سے بے رغبتی پیدا ہونا شروع ہوگئی۔ ان کی اہلیہ نے بتایا کہ گھر میں لڑائی جھگڑے تھے۔

ساس مجھ سے اور میں ساس سے الجھتی تھی، ان کے بھائی الگ پریشان کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کے مزاج میں تبدیلی آ گئی۔ لیکن پریشانی اس وقت بڑھی جب ان کے شوہر نے بات بے بات پر دورہ شروع کر دیا۔"

وہ بتاتی ہیں کہ "ایک دن میری ساس یعنی ان کی والدہ کمرے میں داخل ہوئیں تو یہ الماری کے پیچھے چھپ گئے انکے علاوہ ایک دن گھریلو جھگڑے کے بعد وہ چھری نکال لائے اور کلائی کی رگیں کاٹ کر خودکشی کرنے کی کوشش کرنے لگے۔

اس وقت میں نے فیصلہ کیا بگاڑی نکالی اور ان کو لیکر ایک نجی ہسپتال پہنچ گئی۔ ان کو ایک ماہر نفسیات کو دکھایا جنہوں نے مجھے بتایا کہ میرے شوہر شدید ڈپریشن کا شکار ہیں اور ان کو باقاعدہ علاج کی ضرورت ہے۔

درامل پاکستان کی 34 فیصد آبادی ڈپریشن اور ہسٹوڈاتی یا ظہراہٹ کا شکار ہے جبکہ کچھ ماہرین یہ عمومی کرتے ہیں کہ پاکستان کا ہر دوسرا فرد یا تقریباً 50 فیصد آبادی ڈپریشن کے مرض میں مبتلا ہے۔

ذہنی صحت کے مسائل اور ان کا حل



اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کیا پاکستان میں نفسیاتی عوارض صرف ڈپریشن اور ظہراہٹ تک ہی محدود ہیں؟

اس آرٹیکل میں ہم آپکو اس سوال کے جواب میں ایک اور واقعہ بتاتے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے۔

کہ ذہنی امراض میں مبتلا انسان کس حد تک چلا جاتا ہے۔ 24 سالہ محمد شعیب نے انجینئرنگ میں بیچلرز کرنے کے بعد ماسٹرز میں داخلہ لیا ہی تھا کہ ایک دن وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اسلام آباد اپنے ماموں کے پاس کراچی پہنچ گیا اور کہنے لگا کہ "وہاں جادو گر ہیں جو میرے دشمن ہیں۔"

انہوں نے انٹیجس کے لوگوں کو میرے پیچھے لگا دیا ہے۔ یہ لوگ مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں" محمد شعیب کے ماموں انہیں ایک ماہر نفسیات کے پاس لے گئے۔ ماہر نفسیات نے ان کو بتایا کہ ان کا ہنجما ہوا نوائیڈ شیزوفرینیا (Paranoid schizophrenia) کا شکار ہے۔ یہ ایسا مرض ہے جو دواؤں سے کنٹرول ہو سکتا ہے۔

پاکستان کی تقریباً ڈھائی سے 3 فیصد آبادی شیزوفرینیا کے مرض میں مبتلا ہے جو بڑی حد تک قابل علاج مرض ہے۔

شیزوفرینیا کی علامات میں ڈیلو ژنز (Delusions) اور ہیلو سینیشنز (Hellucinations) شامل ہیں۔ ڈیلوژنز ان خیالات کو کہتے ہیں جن پر مریض کا مکمل یقین ہوتا ہے لیکن ان کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ بعض دفعہ یہ خیالات حالات وواقعات کو صحیح طور پر نہ سمجھ پانے یا غلط فہمی کا شکار ہو جانے کی وجہ سے بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔

مریض کو اپنے خیال پر 100 فیصد یقین ہوتا ہے لیکن تمام لوگوں کو لگتا ہے کہ اس کا خیال غلط ہے یا عجیب وغریب ہے۔

ڈیلوژن کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ لوگوں کو لگتا ہے کہ دوسرے لوگ اس کے دشمن ہو گئے ہیں، انہیں نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔

اسی طرح سے اگر کسی شخص کو کسی شے یا انسان کی غیر موجودگی میں وہ شے یا انسان نظر آنے لگے یا تنہائی میں جب آس پاس کوئی بھی نہ ہو پھر بھی آوازیں سنائی دینے لگیں تو اس عمل کو ہیلوسینیشنز کہتے ہیں۔

شیزوفرینیا میں سب سے زیادہ مریض کو جس ہیلوسینیشن کا تجربہ ہوتا ہے وہ اکیلے میں آوازیں سنائی دینا ہے۔

مریض کے لیے یہ آوازیں اتنی ہی حقیقی ہوتی ہیں جتنی ہمارے لیے ایک دوسرے کی آوازیں ہوتی ہیں۔ ایسی صورتحال میں بعض مریضوں کو چیزیں نظر آنے، ہتوشہ ہیں محسوس ہونے یا الیسا لگنے لگتا ہے جیسے انہیں کوئی چھو رہا ہے۔

پاکستان کے 90 فیصد افراد پوزیٹو مینٹل ہیلتھ سے محروم ہیں جس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ کسی نفسیاتی مرض جیسا کہ ڈپریشن، بھرہاہٹ، بائی پولر ڈس آڈر، شیزوفرینیا کا شکار ہیں بلکہ اس کا مطلب ہے کہ وہ اپنی زندگی سے مطمئن نہیں۔

'پوزیٹو مینٹل ہیلتھ' کا مطلب ہے کہ انسان کو اپنی صلاحیتوں کا اندازہ ہو، روزمرہ کے مسائل سے نبرد آزما ہونے کی صلاحیت رکھتا ہو، دوسروں کے لیے مثبت سوچ رکھتا ہو اور معاشرے کی بہتری کے لیے فعال کردار ادا کرتا ہے۔

دراصل نفسیاتی بیماری کا استعمال بھی ایک نفسیاتی بیماری ہے جس کی شرح تقریباً ڈھائی سے 3 فیصد ہے جبکہ اتنے فیصد لوگ ہی ذہنی پسماندگی یا مینٹل ریٹارڈیشن ((retardationmental کا شکار ہیں۔

شیزوفرینیا اور بائی پولر ڈس آڈر میں مبتلا افراد کی تعداد ایک ایک فیصد ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں لگتا ہے کہ وہ جسمانی طور پر بیمار ہیں، کسی کو معدے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے، کوئی سر درد کا شکار ہوتا ہے اور کوئی عارضہ قلب میں مبتلا ہونے کا وہمی کرتا ہے جبکہ حقیقتاً یہ تمام لوگ جسمانی نہیں بلکہ ذہنی مرض کا شکار ہوتے ہیں۔

کان کے اندر بال نما خلیات کی دوبارہ افزائش سے سماعت کی بحالی



روچیسٹر، منی سوٹا: انسانوں میں عمر کے ساتھ ساتھ سماعت سے محرومی مکمل بہرے پن کی جانب لے جاتی ہے اور اس بیماری کو تھام کرنے کا اب تک کوئی طریقہ دریافت نہیں ہو سکا۔

ماہرین کا خیال ہے کہ کان کے اندر پائے جانے والے بعض بال نما خلیات کو دوبارہ اگا کر سماعت کو لوٹایا جا سکتا ہے اور بعض جانوروں پر تجربات میں کامیابی بھی ملی ہے۔ سننے کے عمل میں آوازی لہریں کان کے اندر داخل ہوتی ہیں اور ایک سٹرطے کر کے طبل گوش (ایئر ڈرم) تک پہنچتی ہیں۔ اس سے طبل گوش پر ارتعاش پیدا ہوتا ہے جو کان کی درمیانی ہڈی سے گزر کر مزید بڑھتا ہے۔ آخری مرحلے میں اندرونی کان میں بال نما خلیات (کوکلیا) ان ارتعاشات کو برقی سگنل میں بدلتے ہیں اور اس طرح ہم آواز سنتے ہیں۔

اب بڑھاپے یا تیز آوازوں میں رہتے ہوئے کوکلیا بالکل تباہ ہو جاتا ہے اور عالمی ادارہ صحت کے مطابق اس وقت دنیا میں 40 کروڑ سے زائد افراد اس کے شکار ہیں جن کی سماعت اونائی نہیں جا سکتی۔

یونیورسٹی آف روچیسٹر میڈیکل سینٹر کی ڈاکٹر پیٹریشیا وائٹ نے 2012 میں ایسے ریسپٹر کا گروہ دریافت کیا جو بعض جانوروں (مثلاً پرندوں اور مچھلیوں) میں سماعت کے اعصاب کی دوبارہ افزائش میں مدد دیتے ہیں۔ انہیں اپنی ڈرمل گرتھ فیکٹر (ای جی ایف) کا نام دیا گیا ہے۔ یہ خلیات سماعت میں مددگار بالوں کے خلیات دوبارہ بنانے میں مددگار ہوتے ہیں۔ لیکن قدرے پیچیدہ جانداروں میں یہ عمل ممکن نظر نہیں آ رہا تھا۔

اب ڈاکٹر پیٹریشیا اور ان کے ساتھیوں نے جینیٹیو سسٹس ایٹرایڈنٹ آئی انفیرمیری کے تعاون سے ممالیوں میں ان ریسپٹرز کو دوبارہ اگانے کے تجربات کئے ہیں۔ ان کے مطابق ای آر بی بی نو نامی ایک خاص ریسپٹر کو کلیے سے سماعت والے خلیات کو دوبارہ پیدا کرتے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے پورے عمل کے طریقے کو بحال کرنے کے تین اہم طریقے بھی ڈھونڈ نکالے ہیں۔

اس کوشش کے نتیجے میں ماہرین کو دودھ پلانے والے (ممالیہ) جانوروں میں پہلی مرتبہ تمام ضروری بال نما خلیات اگانے میں کامیابی ملی ہے۔ اس کے لیے ماہرین نے خلیات ساتھ (اسٹیم سیل) کو استعمال کر کے انہیں مخصوص خلیات میں ڈھالا ہے اور سماعت میں ان کا غیر معمولی مقام ہوتا ہے۔

ڈاکٹر پیٹریشیا وائٹ کے مطابق اس طریقے سے سماعت سے محروم افراد کے لیے امید کی ایک کرن پیدا ہوئی ہے لیکن یہ سماعت کی بحالی ایک پیچیدہ اور صبر آزما طریقہ ہے جس کے لیے پورا نظام سمجھنا ہوگا۔

کولیسٹرول گھٹانے والی بہترین غذائیں

لندن: ماہرین غذائیت کا خیال ہے کہ بعض غذائیں کولیسٹرول گھٹانے میں مددگار ہوتی ہیں اور ان کا باقاعدہ استعمال دل اور جسم کی صحت کا ضامن ہو سکتا ہے۔ ذیل میں دی گئی غذائیں سائنسی لحاظ سے مستند اور مغربی ایل ڈی ایل کولیسٹرول گھٹانے میں اپنا اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

اخروٹ اور دیگر گری دار میوے

بادام، پستے، اخروٹ اور ہیزل نٹ، اولڈ ویسٹی لائیو پروٹین کولیسٹرول اور غیر ضروری شدہ چکنائیوں کو کم کر سکتے ہیں۔ برسوں کی تحقیق سے ان کی افادیت سامنے آ چکی ہے۔

پھلیاں اور جو

جو (اوٹس) اور مختلف اقسام کی پھلیاں (بینز) پورے جسم سے کولیسٹرول نکالنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ دوپہر یا شام کے کھانے میں مختلف پھلیوں اور جو کے سیریل کو ضرور استعمال کیا جائے اور گوشت ترک کر دیا جائے۔

مگرنا شقتی (ایوا کیڈو)

مگرنا شقتی (ایوا کیڈو) اب پاکستان کے بڑے شہروں میں بھی دستیاب ہے۔ مگرنا شقتی امائنو ایسڈز سے بھرپور ہے اور اس میں کئی طرح کے کیمیکل ایل ڈی ایل کولیسٹرول گھٹاتے ہیں۔

اسٹیرول اور اسٹینول والی غذائیں

پودوں میں معمولی مقدار ایسے کیمیکل پائے جاتے ہیں جو کولیسٹرول گھٹانے میں اپنا شافی نہیں رکھتے۔ ان کیمیکلز کو اسٹیرول اور اسٹینول کہتے ہیں۔ ان کی دو یا تین گرام مقدار سے بھی ایل ڈی ایل کولیسٹرول کی شرح میں 10 سے 15 فیصد کمی واقع ہو جاتی ہے۔ تاہم یہ دودھ اور دہی کی مصنوعات یا مارجرین کے رس کے ڈبوں میں شامل کر کے فروخت کئے جاتے ہیں۔ اگر بڑے اسٹور پر آپ کو میل جائیں تو ضرور آزمائیں۔

ذہنی دباؤ میں دماغ کا کردار

ایک عام ذہنی معیار رکھنے والے فرد کے لئے یہ سائنسی حقیقت ہضم کرنا نسبتاً دشوار امر ہے کہ اس کا اپنی بیوی کی طرف محبت سے دیکھنا خود اس کے جسم میں کیسی کیمیائی تبدیلیاں واقع کر دیتا ہے، جبکہ خود اس نے سوائے ایک فطری جذبے کے کچھ بھی محسوس نہیں کیا۔ لیکن سائنسدان کہتے ہیں کہ کسی بھی قسم کا جذبہ اور احساس جسم میں کئی طرح کی سرگرمیاں شروع کر سکتا ہے اور جذباتی حالت کے اعتبار سے انسانی دماغ پچاس سے بھی زیادہ کیمیائی مرکبات نہیں نیورو پیپٹائڈز (Neuropeptides کہتے ہیں، پیدا کر سکتا ہے۔ اس کی سب سے واضح اور سہل مثال اینڈرفرک ہے، دماغ میں یہ کیمیائی مرکب جان توڑ محنت اور ورزش کے بعد جسم کو سکون پہنچانے کے لئے تیار ہوتا ہے، جس میں خواب آور ادویات کی سی خصوصیات ہوتی ہیں۔ بھاگ دوڑ کرنے والوں میں آتھلیٹس کے جسموں میں اس مرکب کی مقدار سستا زیادہ پائی جاتی ہے۔ لیکن سوال، ذہنی دباؤ اور بیماریوں میں تعلق کا پیدا ہوتا ہے۔ آخر ذہنی دباؤ کی حالت میں بیماریاں کیسے لاحق ہو جاتی ہیں؟ انسانی دماغ اور بدن کے درمیان یہ عمل بیماریوں کے خلاف اندرونی مدافعتی نظام کو آخر بھلا کیوں کر اور کس طرح متاثر کرتا ہے؟!

ہر ین ان سوالات کا جواب یوں دیتے ہیں کہ انسانی جسم میں چھوٹے چھوٹے جراثیم اور دیگر مضر صحت عناصر مستقل داخل ہوتے رہتے ہیں۔ اگر ان عناصر کو خون کے ساتھ آزادانہ گردش کی اجازت دے دی جائے تو جسم بیماریوں کی ایک مستقل آماجگاہ بن کر رہ جائے۔

لہذا قدرت نے ان کے خلاف بدن میں اندرونی طور پر ایک حفاظتی نظام قائم کر دیا ہے جس میں دماغ اور بدن میں موجود سفید خلیے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ دونوں اپنے باہمی عمل سے مضر صحت عناصر کا راستہ روک سکتے ہیں، انہیں تباہ کرتے ہیں اور پھر بدن سے باہر لے جانے میں معاونت کرتے ہیں۔ پوں سمجھئے کہ جوں ہی جسم میں کوئی شر پسند خطرناک ارادے لے کر داخل ہوتا ہے بدن کے حفاظتی نظام کا الارم بجنے لگتا ہے اور دماغ کو فوری اطلاع عمل ہو جاتی ہے کہ فلاں جگہ پر ایک تخریب کار نقصان پہنچانے کے لئے تیار بیٹھا ہے۔

لہذا اس کا فوراً سد باب کیا جائے۔ اس اطلاع کے جواب میں دماغ متعلقہ غدود کو فوری کارروائی کے احکامات بھیجتا ہے جس کے بعد وہ غدود کیمیائی مادے خارج کر کے اس تخریب کار کو موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے۔ یہ سارا عمل لمحوں کا محتاج ہوتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ زندگی اور صحت کے لئے بنیادی بھی ہے۔ ذہنی دباؤ اور پریشانی کی حالت میں دماغ کو مضر صحت عنصر کی جسم میں موجودگی سے متعلق اطلاع بہت دیر سے ملتی ہے، جس کے بعد اسے کارروائی کرنے کا وقت بہت کم ہے اور اس عرصے میں شر پسند اپنا کام کر گزرتا ہے۔ یعنی جسم کو بیماری کے لئے تیار کر دیتا ہے۔ علاوہ ازیں ذہنی دباؤ کی حالت میں دماغ سے خود بخود بغیر کسی اطلاع اور مقصد کے کیمیائی مرکبات کا اخراج ہوتا رہتا ہے۔

جو آہستہ آہستہ جسم میں جمع ہوتے رہتے ہیں اور جسم تھوڑے عرصے کے بعد ان کا عادی بن جاتا ہے۔ ایسی صورت حال میں اگر کوئی مضر صحت عضر جسم میں داخل ہو جائے تو دماغ کو مطلوبہ مرکب فوراً ہی مہیا کر دے گا لیکن جسم مدافعتی عمل میں بھرپور حصہ لینے کے قابل نہیں ہو گا اور مضر صحت عنصر بلا روک ٹوک آزادانہ خون کے ساتھ گردش کرتا رہے گا۔

نتیجہ دونوں طرح کی صورت حال میں جسم میں بیماریوں کے خلاف مدافعتی عمل تقریباً نہ ہونے کے برابر رہ جاتا ہے اور بیماریوں کا تناسب بڑھ جاتا ہے۔

گاجر میں چھپے صحت کے راز



آمنہ ماہم

گاجر قدرت کا ایک انمول تحفہ ہے جو انسانی جسم کے لیے مفید غذائی عناصر سے بھرپور ہے۔ اگر اس کو بچوں کی صورت میں روزانہ استعمال کیا جائے تو بہت فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ گاجر کو غریبوں کا سیب کہا جاتا ہے کیونکہ غذائی اعتبار سے یہ مہنگے ترین پھلوں کے بھی ہم پلہ ہے اور آئے دن گاجر اور اس کے رس کے بھی فوائد سامنے آتے رہتے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ گاجر کا رس دیگر پھلوں کے رس کے ساتھ مل کر ان کا ذائقہ اور افادیت بڑھا دیتا ہے۔

گاجر کے جوس کے فوائد سے پہلے یہ جان لیجئے کہ اس میں کونسے اہم غذائی اجزا پائے جاتے ہیں۔ ایک کپ گاجر کے رس میں 94 کلوکیلوریز غذائیت ہوتی ہے، جس میں سے 2.24 گرام پروٹین، 0.35 گرام چکنائی، 21.90 گرام کاربوہائیڈریٹس، 1.90 گرام فائبر، 689 ملی گرام پوٹاشیم، 20 ملی گرام وٹامن سی، 0.217 ملی گرام تھایامین، 0.512 ملی گرام وٹامن بی، 2.2566 ملیگرام وٹامن اے، 36.6 ملیگرام وٹامن کے علاوہ دیگر اجزا پائے جاتے ہیں۔ گاجر کا رس غذائیت سے بھرپور تو ہوتا ہے اسکے علاوہ یہ کئی خوفناک امراض کو روکنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

معدے کا کینسر

گاجر اینٹی آکسیڈنٹس سے بھرپور ہوتا ہے جن کی سرطان روکنے کی صلاحیت سے سب واقف ہیں، ایک مطالعے سے معلوم ہوا ہے کہ گاجر کا رس معدے کے کینسر کو دور رکھنے میں مدد گار ہوتا ہے، اگر مسلسل گاجر کا رس پیا جائے تو معدے کے سرطان کے امکانات 26 فیصد تک کم ہو جاتے ہیں۔

لیوکیمیا کا تدارک

ایک مطالعے سے انکشاف ہوا ہے کہ گاجر کا رس لیوکیمیا کے خلیات (سلز) کو ختم کرنے میں موثر کردار ادا کرتا ہے۔ ایسا اوقات گاجر کا رس لیوکیمیا کے خلیات کو لاحق ہونیوالا خطرہ ٹال دیتا ہے اور ان کے پھیلاؤ کو روکنے کا ہے البتہ اس ضمن میں مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔

چھاتی کے سرطان سے بچاؤ

گاجروں میں کیروٹینوئیڈز کی بڑی مقدار پائی جاتی ہے جو چھاتی کے کینسر کو دوبارہ حملہ کرنے سے روکتی ہے۔ اس کے علاوہ سائنسدان پہلے ہی بتا چکے ہیں کہ خون میں کیروٹینوئیڈز کی مقدار جتنی زیادہ ہوگی، بریسٹ کینسر کے لوٹنے کا خطرہ اتنا ہی کم ہو جاتا ہے۔

اس کیلئے ایک چھوٹا سا مطالعہ کیا گیا، کہ خواتین کو تین ہفتوں تک روزانہ 8 اونس گاجر کا رس پلایا گیا۔ اس کے بعد جب ان خواتین کے خون کا مطالعہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ان کے خون میں کیروٹینوئیڈز کی مقدار بڑھ چکی تھی جب کہ آکسیڈیٹو اسٹریس کی علامات کم تھیں جو کینسر کی وجہ بن سکتی ہیں۔

سانس اور پھیپھڑوں کے امراض میں مفید

گاجر کا رس وٹامن سی سے بھرپور ہوتا ہے اور یہ سانس کے ایک مرض کرونک اوبسٹرکٹیو پلمونری ڈیزیز (سی او پی ڈی) کی شدت کم کرتا ہے۔

بچوں کو تھپک کر کیوں سلایا جاتا ہے؟



ہمارے گھروں میں نوزائیدہ بچوں کو تھپک کر سُلانے کا رواج پرانا ہے مگر نئی تحقیق نے ثابت کر دیا کہ آخر بچوں کو سُلانے کے لئے تھپکی کی ضرورت کیوں پڑتی ہے۔

برطانیہ کی آکسفورڈ اور لوبرپول جان موریں یونیورسٹی کی مشترکہ تحقیق نے یہ بات واضح کر دی کہ نوزائیدہ بچوں کو تھپکنے سے ان کی تکلیف کم ہو جاتی ہے جس سے وہ جلد نیند کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔

حیاتیات کے جریدے 'کرنٹ بائیولوجی' میں شائع ہونے والی اس تحقیق کے مطابق تھپے ہوئے بچوں کو تھپکی دینے کا یہ عمل کسی سائنڈ افیکٹ کے بغیر درد سے نجات کا ذریعہ بنتا ہے۔

برطانوی ماہرین نے تھپکی دینے کے دوران جب بچوں کے دماغ کو کھنگالا تو پتہ چلا ان کے دماغ نے درد کو 40 فیصد کم محسوس کیا۔

ماہرین کے مطابق اس تجربے کے دوران بچوں کو تھپکنے کی رفتار تین سیکنڈ فی سیکنڈ تھی جبکہ والدین قدرتی طور پر ہی بچوں کو اسی رفتار سے تھپکی دیتے ہیں۔

تحقیق میں شامل پروفیسر سلیٹر کا کہنا تھا کہ اگر ہم اعصابی نظام کے بنیادی ڈھانچے کو اچھی طرح سمجھ لیں تو ہم بچوں کو بہتر آرام دینے کے حوالے سے والدین کی رہنمائی کر سکتے ہیں۔ اب یہ ثابت ہو گیا ہے کہ باپکا ساتھ بچوں کے دماغ کے عمل میں تبدیلی لا سکتا ہے۔



سپورٹس صورت حال





کسی بھی عوامی مسئلہ کیلئے "صورتحال" کو ان نمبرات پر فون کریں:
0194-2477545, 9419069641

ٹیم کے بلے بازوں نے ساوتھ زون کے گیند بازوں کو دن بھر دباو میں رکھا

ایسٹ زون نے 385 رنز بنا کر ساوتھ زون پر دباؤ بڑھا دیا

(مانیٹرنگ ڈیسک)

چنئی کے ایم اے چدمبرم اسٹیڈیم میں کھیلے جانے والے دلیپ ٹرافی-2026 کے فائنل میچ کے پہلے دن ایسٹ زون نے شاندار بلے بازی کی اور ساوتھ زون کے خلاف اپنی پوزیشن مستحکم کرلی۔ مشرقی زون نے دن کا اختتام چار وکٹوں کے نقصان پر 385 رنوں پر کیا۔ کپتان اور اسٹار وکٹ کیپر بلے باز ایشان کشن 111 اور کمار کشارا 63 پر ناٹ آوٹ ہیں۔ فائنل میں ایسٹ زون کے کپتان ایشان کشن نے ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کا فیصلہ کیا۔ ٹیم نے جارحانہ انداز میں شروعات کی۔ نوجوان بلے باز دیوسموسر یادو نے تیز رفتار نصف سنچری بنائی۔ 37 گیندوں پر 44 رن بنائے، حالانکہ وہ اپنی نصف سنچری مکمل نہیں کر سکے۔ اس کے بعد ابھیشیک ایشوارن نے ذمہ داری سنبھالی اور 86 گیندوں پر 72 رنوں کی مفید اننگز کھیلی۔ ایسٹ زون کے بلے بازوں نے ساوتھ زون کے گیند بازوں پر دباو برقرار رکھا۔ شیکھر موہن نے بھی شاندار بلے بازی کی اور 85 رن بنائے۔ انہوں نے کپتان ایشان کشن کے ساتھ ایک اہم شراکت قائم کی اور ٹیم کو ایک مضبوط مقام پر پہنچایا۔ جب تک شیکھر آوٹ ہوئے، ایسٹ زون کا اسکور 241 تک پہنچ چکا تھا۔ کپتان ایشان کشن اور کمار کشارا گرانے پھر ٹیم کو بڑے اسکور کی طرف آگے بڑھایا۔ کشارا نے شاندار نصف سنچری بنا کر ٹیم کو 350 رنوں کا ہندسہ عبور کرایا۔ ایشان کشن نے کپتان کی اننگز کھیلی اور شاندار سنچری مکمل کی۔ انہوں نے 122 گیندوں پر اپنی سنچری مکمل کی۔ اس سے پہلے انہوں نے فرسٹ کلاس کرکٹ میں اپنے 4,000 رن بھی مکمل کیے۔ کشن کی جارحانہ اور پراعتماد اننگز نے فائنل کے پہلے ہی دن ایسٹ زون کو مضبوط پوزیشن میں پہنچا دیا۔ پہلے دن کا کھیل مکمل طور پر ایسٹ زون کے حق میں رہا۔ ٹیم کے بلے بازوں نے ساوتھ زون کے گیند بازوں کو دن بھر دباو میں رکھا۔



ہندوستان بمقابلہ جاپان میچ کے لیے براڈکاسٹر کی تلاش

(بیوائن آئی)

جاپان اور بھارت کے درمیان ہونے والے واحد ٹی-20 میچ کے لیے براڈکاسٹر تلاش کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ جاپان کرکٹ ایسوسی ایشن (جے سی اے) نومبیکی پرفیکچر کے ساتو ایتھلیٹک اسٹیڈیم میں 22 نومبر کو ہونے والے میچ کے نشریاتی حقوق حاصل کرنے کے لیے آئی ٹی ڈیجیٹل نیوز کے ساتھ بات چیت کر رہی ہے۔ چونکہ یہ میچ آئی-ٹوئنٹی میں ہونے والے ایشیائی کھیلوں کے ساتھ ہی منعقد ہو رہا ہے، اس لیے اس کی پروڈکشن ہنگژو میں کے لیے لاجسٹک اور انتظامی اعتبار سے ایک چیلنج ہوگی۔ تاہم، سمجھا جا رہا ہے کہ بی سی سی آئی نے نشریاتی حقوق کے لیے آئی ٹی ڈیجیٹل نیوز کے ساتھ مفاہمت کی یادداشت (ایم او یو) پر دستخط کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے۔ جاپان کرکٹ ایسوسی ایشن کے ایک اہلکار نے کہا کہ ہم نے ٹوکیو میں 2020 کے اولمپک کھیلوں کے دوران بھی بھارت کے ساتھ ایک میچ کھیلا تھا، اور ہمارے واحد ٹی-20 بین الاقوامی میچ میں سے ایک تھا۔ ہم اس بار بھی بھارت کے ساتھ ایک میچ کھیلنے کے لیے پرجوش ہیں۔

ساتوک-چراغ نے پہلی بار چائنا ماسٹرز کا خطاب جیت کر تاریخ رقم کی

(ہندوستان سماچار)

ہندوستانی بیڈمنٹن کی اسٹار مردوں کی ڈبلز جوڑی ساتوک سائی راج رنکی ریڈی اور چراغ شیٹی نے اتوار کو تاریخ رقم کرتے ہوئے چائنا ماسٹرز 2026 کا مردوں کا ڈبلز خطاب اپنے نام کرلیا۔ چین کے شین ژین ہی یا میں کھیلے گئے فائنل میں ہندوستانی جوڑی نے چین کے ہی زی ٹنگ اور رین شیانگ یو کی جوڑی کو تین گیم تک جاری رہنے والے سنسنی خیز مقابلے میں 11-21، 21-13، 21-17 سے شکست دی۔ ساتوک اور چراغ نے پہلی مرتبہ چائنا ماسٹرز کا خطاب جیتا ہے۔ اس سے قبل وہ 2023 اور 2025 میں بھی اس ٹورنامنٹ کے فائنل تک پہنچے تھے، لیکن دونوں مرتبہ انہیں رنر اپ بن کر اکتفا کرنا پڑا تھا۔ اس بار ہندوستانی جوڑی نے فائنل کی رکاوٹ عبور کرتے ہوئے پہلی مرتبہ چائنا ماسٹرز کا خطاب اپنے نام کرلیا۔ مقابلے میں ساتوک اور چراغ نے ست آغاز کے بعد شاندار واپسی کی اور فیصلہ کن گیم میں بہترین قفل کا مظاہرہ کرتے ہوئے خطاب پر قبضہ کرلیا۔ تقریباً 70 منٹ تک جاری رہنے والے مقابلے میں ہندوستانی جوڑی نے چینی کھلاڑیوں کی سخت چیلنج کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ پہلے گیم میں ہی زی ٹنگ اور رین شیانگ یو نے جارحانہ انداز میں شروعات کی۔ چینی جوڑی نے تیز رفتار کھیل اور درست شاٹس کی بدولت ہندوستانی کھلاڑیوں پر مسلسل دباؤ بنائے رکھا۔ ساتوک اور چراغ اپنی تال حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کرتے نظر آئے اور پہلا گیم 11-21 سے ہار گئے۔ دوسرے گیم میں ہندوستانی جوڑی نے زبردست واپسی کی۔ ساتوک اور چراغ نے جارحانہ کھیل کے ساتھ اپنے دفاع کو بھی بہتر بنایا اور دوسرا گیم 21-13 سے جیت کر مقابلہ 1-1 سے برابر کردیا۔ فیصلہ کن گیم میں دونوں جوڑیوں کے درمیان زبردست مقابلہ دیکھنے کو ملا۔ ایک وقت اسکور 17-17 سے برابر تھا، لیکن دباؤ کے لمحات میں ہندوستانی جوڑی نے شاندار تحمل کا مظاہرہ کیا۔ ساتوک اور چراغ نے مسلسل اہم پوائنٹس حاصل کرتے ہوئے فیصلہ کن گیم 21-17 سے اپنے نام کیا اور خطاب جیت لیا۔ یہ 2026 کے سیزن میں ساتوک اور چراغ کی جوڑی کا دوسرا خطاب ہے۔ اس سے قبل ہندوستانی جوڑی نے سنگاپور اوپن سپر 750 کا خطاب بھی جیتا تھا۔ بیڈمنٹن ایسوسی ایشن آف انڈیا (بی اے آئی) نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر دونوں کھلاڑیوں کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اسے تاریخی فتح قرار دیا۔ بی اے آئی نے کہا کہ ساتوک اور چراغ نے شاندار واپسی کرتے ہوئے اپنا پہلا چائنا ماسٹرز خطاب جیتا ہے۔

ورلڈ آرچری پیرا سیریز 2026: احمد آباد میں مقابلے کا آغاز

(بیوائن آئی)

گجرات کے معروف سابرمتی ریور فرنٹ پر اتوار کو ورلڈ آرچری پیرا سیریز 2026 کے مقابلے کا باضابطہ آغاز ہوگیا۔ سرکاری پریمیئس اور آلات کی جانچ کے بعد تیراندازوں نے مقابلے کے مختلف راؤنڈز میں حصہ لیا۔ مقابلے کے پہلے روز پیرا ریکرو کوالیفکیشن راؤنڈ اور انفرادی ایلیمینیشن راؤنڈ منعقد کیے گئے۔ مردوں اور خواتین کے ریکرو زمرے میں مجموعی طور پر 39 تیراندازوں نے مقابلے کے دوران اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ مقابلے میں 17 ممالک کے کھلاڑیوں نے شرکت کی، جن میں ہندوستان کے 7 تیراندازوں نے بھی شامل ہیں۔ ہندوستانی کھلاڑیوں نے مقابلے کا آغاز شاندار کارکردگی کے ساتھ کیا۔ پی آر ریکرو مردوں کے کوالیفکیشن راؤنڈ میں ہروید رسنگھ نے 20 تیراندازوں کے درمیان تیسری پوزیشن حاصل کی۔ خواتین کے زمرے میں بھاونا نے 19 تیراندازوں کے درمیان تیسرا مقام حاصل کیا۔ ہندوستان کے تمام آٹھ تیراندازاگلے راؤنڈ میں پہنچ گئے ہیں۔

نائجیریا نے انڈر-19 ویمنز ٹی-20 ورلڈ کپ 2027 کیلئے کوالیفائی کرلیا

(بیوائن آئی)

نائجیریا نے آئی سی سی انڈر-19 ویمنز ٹی-20 ورلڈ کپ افریقہ کوالیفائر کے سنسنی خیز فائنل میں زمبابوے کو 4 رنز سے شکست دے کر اگلے سال ہونے والے عالمی کپ کے لیے کوالیفائی کرلیا۔ اس کے ساتھ نائجیریا نے نو ہزمتھ میں اپنی ناقابل شکست مہم کی مکمل کی۔ دارالسلام میں حاصل کی گئی اس کامیابی کے ساتھ نائجیریا نے اگلے سال بنگلہ دیش اور نیپال کی میزبانی میں ہونے والے آئی سی سی انڈر-19 ویمنز ٹی-20 ورلڈ کپ میں جگہ بنالی۔ وہ جنوبی افریقہ کے ساتھ عالمی نو ہزمتھ میں افریقہ کی نمائندگی کرے گا۔ نائجیریا نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 98 رنز بنائے، جس کے بعد اس کے گیند بازوں نے عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے زمبابوے کو 94 رنز پر آل آوٹ کردیا۔ زمبابوے کی اننگز آخری اوور کی پانچویں گیند پر ختم ہوئی۔ نائجیریا کی کپتان کرسٹیبل پنکووے نے 21 رنز بنائے، جبکہ بیوٹی اوکافی نے 19 اور جیسیکا اتھینی نے 15 رنز کا تعاون دیا۔ زمبابوے کی جانب سے کرسٹین متساما نے 2 اور



تانیا تاشے گاوتمانے ایک وکٹ حاصل کی۔ ہدف کے تعاقب میں سلیم موسیکا (27)، تھمل زنیاما (21) اور ٹیکولیسٹ نابیکا (18) نے اہم اننگز کھیلیں، لیکن زمبابوے کی ٹیم 4 رنز سے ہدف سے دور رہ گئی۔ نائجیریا کی جانب سے یوین چن نے 3 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ جنیفر اکپاندوان اور اینوابفنا اٹیکپے کے 2، 2 کھلاڑیوں کو آوٹ کیا۔ کپتان کرسٹیبل پنکووے نے جذباتی انداز میں کہا: "میچ ختم ہونے کے بعد میں روپڑی کیونکہ میں اپنے جذبات کا اظہار نہیں کرپا رہی تھی۔ اگلا مرحلہ صرف آغاز ہے اور ہم جانتے ہیں کہ آگے مقابلہ مزید سخت ہوگا، میری ٹیم واقعی بہترین رہی ہے۔"

لکھنؤ میں 17.7 کروڑ کی لاگت سے کھلاڑیوں کے علاج کیلئے اسپورٹس انجری سینٹر قائم ہوگا

(مانیٹرنگ ڈیسک)

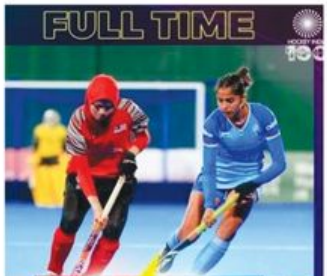
کھیل کے دوران زخمی ہونے والے کھلاڑیوں کو علاج اور بحالی کے لیے اب دیگر ریاستوں کا رخ نہیں کرنا پڑے گا۔ دارالحکومت کے گرو گوبند سنگھ اسپورٹس کالج میں تقریباً 17.7 کروڑ روپے کی لاگت سے اسپورٹس سائنس اینڈ انجری مینجمنٹ سینٹر تیار کیا جارہا ہے۔ یہ ریاست کا پہلا مربوط مرکز ہوگا، جہاں کھلاڑیوں کو چوٹ کے علاج سے لے کر فزیوتھراپی، بحالی، فٹنس، غذائیت، ذہنی صحت اور کارکردگی میں بہتری تک کی سہولتیں ایک ہی جگہ فراہم کرنے کا منصوبہ ہے۔ سینٹر کی تعمیر کے لیے حکومت نے 77.716 لاکھ روپے منظور کیے ہیں۔ فی الحال سول کام جاری ہے، جبکہ ضروری آلات کی خریداری کے لیے ٹینڈر مکمل بھی مکمل ہو چکا ہے۔ سینٹر تعمیراتی کام شروع ہونے کے ایک سال کے اندر مکمل کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ سات جدید ترین مشینوں سے ہوگا ملا جاپور نس سائنس سینٹر میں کھلاڑیوں کے علاج اور صحت یابی کے لیے سات جدید ترین مشینیں نصب کی جائیں گی۔ ان میں ہول باڈی کرائیوتھراپی چیمبر، ریڈیل اور فوکسڈ شاک ویو تھراپی، ٹی ای ای ایس آر تھراپی، ٹینسک کمپریشن تھراپی، کوہیرنٹ مینجمنٹ ایکیگر تھراپی اور کاس-4 طبی لیزر شامل ہیں۔ ہول باڈی کرائیوتھراپی چیمبر میں منفی 120 سے منفی 140 ڈگری سیلسیس تک درجہ حرارت کی سہولت ہوگی۔ اس کے ذریعے کھلاڑیوں کو چوٹ کے بعد جلد صحت یابی اور علاج سے متعلق جدید سہولت فراہم کرنے کا ہدف ہے۔ چوٹ سے میدان میں واپسی تک ماہرین کی نگرانی میں کھلاڑی کے زخمی ہونے سے لے کر علاج، بحالی اور دوبارہ میدان میں واپسی تک ماہرین کی نگرانی رہے گی۔ اس کے ساتھ ہی کھلاڑیوں کی فٹنس کا جائزہ لیا جائے گا اور انہیں غذائیت اور ذہنی صحت سے متعلق مشورے بھی دیے جائیں گے۔ عام لوگوں کو بھی معقول فیس پر علاج اور بحالی کی سہولت فراہم کرنے کی تجویز ہے۔ محکمہ کھیل کے خصوصی سکریٹری کمار وجیت سنہا نے بتایا کہ یہ مرکز ریاست میں اپنی نوعیت کی پہلی مربوط سہولت ہوگی۔ سینٹر کا استعمال کوچز اور کھیل افسران کو تربیت دینے کے لیے بھی کیا جائے گا۔



بھارت نے ملائیشیا کو 11-1 سے شکست دے کر مسلسل دوسری کامیابی حاصل کرلی

(مانیٹرنگ ڈیسک)

بھارت کی جونیئر خواتین ہاکی ٹیم نے اے ایچ ایف جونیئر ایشیا کپ 2026 میں اپنی شاندار کارکردگی جاری رکھتے ہوئے اتوار کو ایبلیٹ پول کے دوسرے مقابلے میں ملائیشیا کو 11-1 کے بڑے فرق سے شکست دے دی۔ بھارتی ٹیم اب 8 ستمبر کو اپنے تیسرے پول میچ میں جاپان کا سامنا کرے گی۔ وہ مرحلہ کی چیمپئن اور موجودہ فاتح بھارتی ٹیم نے اپنے پہلے میچ میں جنوبی کوریا کو 4-1 سے شکست دی تھی۔ ملائیشیا کے خلاف مقابلے میں بھی بھارتی کھلاڑیوں نے بھرپور اعتماد، بہترین تال میل اور تیز رفتار حملہ آور کھیل کا مظاہرہ کیا۔ بھارت کی جانب سے سات مختلف کھلاڑیوں نے گول کیے، جبکہ پنالٹی کارنر اور پنالٹی اسٹروک کا بھی مؤثر انداز میں استعمال کیا گیا۔ بھارت نے میچ کے پہلے ہی منٹ میں برتری حاصل کرلی۔ پوجا ساہو نے پنالٹی اسٹروک کو گول میں تبدیل کرکے ٹیم کو 1-0 سے آگے کردیا۔ چوتھے منٹ میں پورنیما دو نے گول کرکے برتری 2-0 کردی۔ آٹھویں منٹ میں دیپیکا دھان نے گول کیا، جبکہ 14 ویں منٹ میں کرشنا شرما نے بھارت کی برتری 4-0 کردی۔ دوسرے کوارٹر میں بھی بھارتی ٹیم کا دباؤ برقرار رہا۔ 17 ویں منٹ میں پورنیما یادو نے اپنا دوسرا گول کیا۔ اس کے بعد 21 ویں منٹ میں سکھوپریا نے، اور 28 ویں منٹ میں گیتا یادو نے گول کرکے بھارت کی برتری 7-0 کردی۔ ہاف ٹائم تک بھارتی ٹیم واضح طور پر 7-0 سے آگے تھی۔ تیسرے کوارٹر میں ملائیشیا کی 38 ویں منٹ میں نورحمد کی زبیلے اپنا واحد گول کیا، لیکن یہ گول بھارتی ٹیم کی رفتار کو متاثر نہ کرسکا۔ 42 ویں منٹ میں بھارت کو ایک اور پنالٹی اسٹروک ملا، جسے پوجا ساہو نے کامیابی سے گول میں تبدیل کرکے اپنا دوسرا گول مکمل کیا۔ اگلے ہی منٹ میں سانیکا چندرکانت مانے نے گول کرکے بھارت کی برتری 9-1 کردی۔ آخری کوارٹر میں بھی بھارتی کھلاڑیوں نے جارحانہ کھیل جاری رکھا۔ 53 ویں منٹ میں گیتا یادو نے اپنا دوسرا گول کیا۔ اس کے بعد 58 ویں منٹ میں سانیکا نے ایک اور گول داغ کر بھارت کی برتری 11-1 کردی اور ٹیم نے شاندار کامیابی حاصل کی۔ اس فتح کے ساتھ بھارت نے اپنے گروپ میچ جیت کر 6 پوائنٹس حاصل کرلیے ہیں اور ایبلیٹ پول کی پوائنٹس ٹیبل میں سرفہرست مقام حاصل کرلیا ہے۔ چین اور جاپان کے 3-3 پوائنٹس ہیں اور گول کے فرق کی بنیاد پر وہ بالترتیب دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہیں۔ جنوبی کوریا اور ملائیشیا کو دو، دو شکستوں کا سامنا کرنا پڑا ہے اور وہ بالترتیب چوتھے اور پانچویں مقام پر ہیں۔



پورن اور نارائن کی شاندار کارکردگی، ٹی کے آر کی جیت، پلے آف کی امیدیں برقرار

(ہندوستان سماچار)

کیریبین پریمیئر لیگ (سی پی ایل) کے 27 ویں مقابلے میں ترنباگو نائٹ رائیڈرز (ٹی کے آر) نے بارباڈوس رائیلز کو 35 رنز سے شکست دے کر پلے آف میں پہنچنے کی اپنی امیدیں برقرار رکھی ہیں۔ کینسنگٹن اوول میں کھیلے گئے میچ میں ترنباگو نائٹ رائیڈرز نے پہلے بلے بازی کرتے ہوئے کپتان کوئنس پورن کی شاندار نصف سنچری کی بدولت 20 اوور میں 6 وکٹ پر 147 رنز بنائے۔ جواب میں بارباڈوس رائیلز ٹیم کی پوری ٹیم 18.3 اوور میں 112 رنز پر آل آوٹ ہوگئی۔ بارباڈوس نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا۔ ہدف کے لیے اترتی ترنباگو نائٹ رائیڈرز کی جانب سے کپتان کوئنس پورن نے 37 گیندوں پر 7 چھکوں اور 2 چوکوں کی مدد سے 59 رنز کی شاندار اننگز کھیلی۔ اوپنر کرٹن منرو نے 32 گیندوں پر 38 رنز بنائے۔ کیرون پولارڈ نے 15 جبکہ جونھاڈا سلوا نے 10 رنز کا تعاون دیا۔ بارباڈوس کی جانب سے گوڈاکیش موتی نے 3 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ جیب الرحمٰن نے 2 اور جیسن ہولڈر نے ایک وکٹ حاصل کی۔ 148 رنز کے ہدف کا تعاقب کرنے اتری بارباڈوس کی شروعات انتہائی خراب رہی۔ تیسرے اوور میں مسلسل گیندوں پر برینڈن کنگ 16 رنز اور کپتان ذکی کوک بغیر کوئی رن بنائے آوٹ ہوگئے۔ اس کے بعد یو اللہ وکٹ کیپر کبھی کھاتہ کھولے بغیر پویلین لوٹ گئے۔

ہالینڈ کے 300 کلب گول

مانچسٹر سٹی کی ناقابل شکست مہم برقرار

(بیوائن آئی)

مانچسٹر سٹی کے ہارے کے اسٹار اسٹرائیکر ارلنگ ہالینڈ نے ہفتہ کو وٹنری سٹی کے خلاف 1-0 کی کامیابی میں اپنے کلب کیریئر کا 300 واں گول کرکے کئی تاریخ رقم کی۔ اس جیت کے ساتھ سٹی نے جاری سیزن میں اپنی ناقابل شکست مہم برقرار رکھی۔ 26 سالہ ہالینڈ کا یہ مانچسٹر سٹی کے لیے 165 واں گول تھا۔ اس سے قبل انہوں نے بورسیا ڈورٹمنڈ کے لیے 86، ریڈ بل سالزبرگ کے لیے 29 اور مانچسٹر یونائیٹڈ کے لیے 20 گول کیے تھے۔ اگرچہ کئی کامیابیوں کے لیے سخت جدوجہد کرنا پڑی، ہالینڈ نے ایک مختلف معاملے پر اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ انہیں اپنے روایتی لمبے بال یاد آتے ہیں۔ ہالینڈ نے کہا: "یہ بہت آسان ہے۔ میرے خیال میں تبدیلی کا وقت آگیا تھا۔ مجھے یہ انداز پسند ہے۔ یقیناً مجھے اپنے لمبے بال یاد آتے ہیں، لیکن تبدیلی ضروری تھی اور اب تک مجھے یہ اچھا لگ رہا ہے۔ بال دوبارہ بڑھ جائیں گے اور امید ہے کہ پھر لے جیت ہوگا۔" ہالینڈ نے ہارے ہی برازیل کے خلاف ہولڈ کپ کامیابی کو بھی یاد کیا، جس میں انہوں نے دو گول کیے تھے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ٹیموں کے درمیان تاریخی پاس منظری وجہ سے یہ کامیابی ہارے کے لیے خاص اہمیت رکھتی تھی۔ انہوں نے کہا: "یہ ہارے کے لیے خاص تھی کیونکہ آخری بار جب ہم نے ورلڈ کپ میں کھیلا تھا تو ہارا مقابلہ برازیل سے ہی ہوا تھا، اور ہارے واحد گیند ٹیم ہے جسے برازیل کبھی شکست نہیں دے سکا۔ اس لیے یہ بہت خاص تھا۔" ہالینڈ نے کہا کہ برازیل جیسی عظیم قابل قوم کے خلاف کامیابی ایک شاندار یاد ہے۔ انہوں نے برازیلی شائقین سے شکست پر معذرت کرتے ہوئے کہا: "یہ قابل یاد ہے۔" مانچسٹر سٹی کی نئی تشکیل پانے والی ٹیم کے بارے میں ہالینڈ نے نئے کھلاڑیوں کے جلد مکمل مل جانے پر اعتماد ظاہر کیا۔

Printer, Publisher & Owner: Rifat Ayoub, Chief Editor: Noor Mohammad Challo (9419069641), Executive Editor: Imtiyaz Wani (9469121101),
Published From: 2nd Floor Jehlum Market Batamaloo Srinagar, Printed at: Khidmat Offset Press The Bund Sgr. RNI: JKURD2012-48314
Postal Registration No: JKNP-189/SKGPO-2018-20, Contact: 0194-2477545, email:editorsurathal@gmail.com,